اصحاب رسول ﷺ کی عزت و ناموس کا ترجمان

ماہنامہ

خلافت راشدہ

نظام

شیر پور سندھ

ستمبر 2014ء بمطابق ذیقعدہ ۱۴۳۵ھ شمارہ نمبر 9 جلد 5

جو شخص صحابہؓ کا وفادار نہیں ہے
ایمان کا اس میں کوئی آثار نہیں ہے
قرآن و صحابہؓ ہیں فقط راہ صداقت
اس بات میں گنجائش انکار نہیں ہے

پاکستان کو شیعہ سٹیٹ نہیں بننے دینگے

اسلام آباد میں ریلی سے قائد اہلسنت کا خطاب

ممبران پارلیمنٹ کے نام......

پاکستان کا مقدر نظام خلافت ہے

سپاہ صحابہؓ کے یوم تاسیس کے حوالے سے علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کا خصوصی پیغام

محبوب صحابی رسولؐ
حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
مختصر حالات زندگی

جرنیل اہلسنت
حضرت علامہ شعیب ندیم شہیدؒ
یوم شہادت 13 ستمبر

ایرانی حکومت کا اصلی چہرہ
کڑوا سچ

صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان
قرآن کی نظر میں

صحابہؓ کا گستاخ مسلمان نہیں ہو سکتا

مولانا طارق جمیل مدظلہ کا خصوصی بیان

ہمارا مشن اسلام کی نظریاتی سرحدوں کا دفاع ہے
انجینئر اشفاق احمد سیکرٹری جنرل اہلسنت والجماعت پنجاب سے انٹرویو

تعلیمی نصاب سے صحابہؓ کے واقعات نکالنا اسلام دشمنی ہے
قائد کراچی مولانا اورنگزیب فاروقی مدظلہ

صحابہ کرامؓ

جو شخص صحابہ کا وفادار نہیں ہے
ایمان کا اس میں کوئی آثار نہیں ہے
کہتے ہیں سرِ بزم رفیقانِ رسالتؐ
حبشی سے بڑا کوئی بھی سردار نہیں ہے
قرآن و صحابہ ہیں فقط راہ صداقت
اس بات میں گنجائش انکار نہیں ہے
ہوتا نہیں نبیوں کے سوا کوئی بھی معصوم
اس بات پہ ہرگز کوئی تکرار نہیں ہے
آئمہء اطہار طہارت کا جہاں ہیں
کافر کو بھی اس بات سے انکار نہیں ہے

یہ سب جو رفیقانِ نبوتؐ ہیں صحابہؓ
یہ سارے نگہبانِ رسالت ہیں صحابہؓ
وہ کہتے تھے باطل کو مٹا دیں گے جہاں سے
کرتے ہوئے توحید کا اقرار زباں سے
شاگرد رسالت ہیں یہ سب عزم کا شہکار
صدیقؓ و عمرؓ ان میں غنیؓ، حیدر کرارؓ
کعبہ کے محافظ ہیں مدینے کے مکین ہیں
توحید کے یہ سارے زمانے میں امیں ہیں
ہے رو میں بڑے عزم سے کردار کا راہوار
دشمن کے مقابل میں یہ اک آہنی دیوار

حدید مرزا

اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف اور
زندگی کو منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرنے والی 1600 سے زائد اشعار پر مشتمل منفرد کتاب

سٹاک میں دستیاب ہے

مناقب
مرادِ مصطفیٰ

اسلامی تاریخ پر گہری نظر
رکھنے والے عظیم شاعر
حدید مرزا
مرحوم کے قلم سے

150 روپے

ناشر
اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد پاکستان 0300-7916396/041-3420396

ناموس صحابہ و اہل بیت کے تحفظ کا علمبردار
ماہنامہ
نظام خلافت راشدہ
خیرپور سندھ

بانی: علامہ علی شیر حیدری شہید

سرپرست اعلیٰ: قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی
صدر اہلسنت والجماعت پاکستان

نگران: مولانا اورنگزیب فاروقی
مرکزی چیئرمین اہلسنت میڈیا بورڈ پاکستان

ستمبر 2014ء

شمارہ نمبر 9 — جلد 5

فہرست

ضرب حیدری	6
تفسیر آیت مودۃ القربیٰ	7
پاکستان کو شیعہ سٹیٹ نہیں بننے دیں گے	11
پاکستان کا مقدر نظام خلافت ہے	13
مولانا شعیب ندیم شہیدؒ	17
تری دانش ہے افرنگی	19
تعلیمی نصاب سے صحابہ کرامؓ کے واقعات نکالنا اسلام دشمنی ہے	21
ایران کا اصل چہرہ	23
سیدنا ابوہریرہؓ	25
ہمارا مشن اسلام کی نظریاتی سرحدوں کا دفاع ہے	27
جبر کے دن تھوڑے ہیں	29
صحابہ کرامؓ کا گستاخ مسلمان نہیں ہوسکتا	31
صلح حدیبیہ و بیعت رضوان	33
اماموں کے حیرت انگیز کمالات	37
شیعہ کا مکر و فریب	41
غور و فکر کی دعوت	44
نگر نگر مشن ہمارا	45
میری کہانی میری زبانی	47
بزم قارئین	49
آپ کی مشکلات کا روحانی و طبی حل	50

فیضان

امیر عزیمت حضرت العلامہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

مؤرخ اسلام حضرت العلامہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ

شہید ناموس صحابہؓ حضرت العلامہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ

چیف ایڈیٹر: انجینئر طاہر محمود

ایڈیٹر: محمد یونس قاسمی

مجلس مشاورت	مجلس ادارت
☆ سید غازی بریل شاہ (سندھ)	☆ سید محمد عاصم شاہ
☆ مولانا عطا محمد دیشانی (خیبر پختونخواہ)	☆ حاجی غلام مصطفیٰ بلوچ
☆ مولانا محمد اشرف طاہر (پنجاب)	☆ راؤ جاوید اقبال
☆ مولانا محمد رمضان مینگل (بلوچستان)	☆ غلام رسول
☆ مولانا تصدق حسین (آزاد کشمیر)	☆ مولانا عبدالحفیظ فاروقی
☆ مولانا فراز حیدری (گلگت)	☆ محمد معاویہ

فی شمارہ 40 روپے سالانہ 560 روپے

رابطہ کیلئے: صبح 9 تا شام 5 بجے
0306-7810468
0300-7916396
041-3421396
Khelafaterashida@yahoo.com ------- tahirsmi@gmail.com

پبلشر: نظام خلافت راشدہ فاؤنڈیشن اعظم کالونی لقمان خیرپور سندھ

فرمان الٰہی عزوجل

ترجمہ: اور جو شخص مخالفت کرے رسول اللہ ﷺ کی جبکہ اس کے سامنے ہدایت کھل چکی اور چلے مومنوں (صحابہ کرامؓ) کی راہ چھوڑ کر ہم اسے پھیر دیں گے جس طرف پھرتا ہے اور اسے داخل کریں گے جہنم میں اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے لوٹنے کی۔ (النساء آیت 115)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان رسول ﷺ

اے لوگو! خلفاء راشدین ہدایت دہندگان کی پیروی کرو ان کو مضبوطی سے ڈاڑھوں سے تھام لو۔ خبردار نئی باتوں سے بچنا۔ اس لئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے

(کتاب السنة)

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

صدیق اکبرؓ صحابہ کے سردار تھے۔ جب کلمہ نبی کا پڑھا چالیس ہزار درہم نقد پاس ہیں، لاکھوں روپے نقد موجود ہیں لاکھوں روپے کا کپڑا ہے، کاروبار ہے، ایک شوق ہے، ایک قرب ہے، صدیق اکبرؓ کے دل میں اگر کوئی کسی یہودی، عیسائی، مشرک کا غلام کلمہ پڑھ لیتا تو صدیق اکبرؓ کی خواہش ہوتی کہ میں فوراً پیسے دے کر اسے آزاد کراؤں، یہ صدیق اکبرؓ کی خواہش تھی کہ اس کا مالک یہودی، عیسائی یا مشرک اسے تنگ نہ کرے۔

حضرت بلالؓ کو تپتی ریت پر لٹایا ہوا دیکھا تو آٹھ ہزار درہم اور مسطور نامی ایک خوبصورت غلام دے کر صدیق اکبرؓ نے حبشہ کے بلال کو آزاد کرایا، ابوفقیہہ ایک غلام تھا، صحرا پر اسے لٹایا گیا اور اس کے سینے پر دشمن نے پتھر رکھ دیا، اس کی زبان بالشت بھر باہر آ گئی لیکن اس کے باوجود وہ کلمہ نبی ﷺ کا پڑھتا رہا، صدیق اکبرؓ ابوفقیہہ کو چھ ہزار درہم دے کر آزاد کر رہا ہے۔ (خطبات سیرت، از علامہ فاروقی شہید رحمہ اللہ)

فکر جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

ہم جس طبقہ کی وکالت کرتے ہیں یا جس طبقہ سے وابستہ ہیں اس کی تعلیم یہی ہے کہ سچائی کا دامن کسی بھی وقت، کسی بھی لمحہ نہ چھوڑا جائے، بہرحال ہماری کوشش یہی ہوگی کہ میں سچ ہی کہوں اس میں کوئی ایسی ملاوٹ نہ ہو کہ جس کا سچ کے ساتھ تعلق نہیں ہے بلکہ میں اس سے بھی گریز کرتا ہوں کہ میں کوئی لطیفہ بھی بیان نہیں کرتا عموماً بعض اوقات اگرچہ بیان ہو جاتا ہے، لیکن کوشش میری یہی رہتی ہے کہ کوئی ایسا لطیفہ بھی بیان نہ کروں جس کا حقیقت کیساتھ کوئی تعلق نہ ہو، یہ اپنے طور پر میری ایک کوشش ہے کہ منبر و محراب سے وہی آواز بلند ہو، آواز کی صداقت اور سچائی میں شک اور شبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو سامعین خطیب، مقرر یا مولوی کی زبان سے نکلنے والے الفاظ کو قرآن و سنت کا ترجمان سمجھتے ہیں اور اسکے مطابق یقین کرکے زندگی گزارنا شروع کر دیتے ہیں، اگر منبر و محراب سے ایسی گفتگو ہو جائے جس گفتگو کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہو تو جو لوگ اس کو حقیقت سمجھ کر اس پر عمل کریں گے ان تمام کی تباہی اور بربادی کا ذمے دار وہی خطیب ہوگا جس نے حقائق سے ہٹ کر گفتگو کی، کہ اس نے قرآن و سنت کو سامنے نہیں رکھا ہے، میں آغاز ہی میں یہ بات کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنی تمام تر کوتاہیوں، کمزوریوں کے باوجود اور کم علمی کے باوجود تقریباً تعلیم سے فراغت کے بعد مسلسل یہ محنت کی ہے کہ اصحاب رسول کے دشمن کو کیا سمجھنا چاہئے۔

(ٹانڈلیانوالہ میں شان صحابہؓ کانفرنس سے خطاب)

علامہ فاروقی شہید نے فرمایا

یہ پیغمبر انقلاب ہے کہ جس کے انقلاب نے دنیا کی دو بڑی سلطنتوں قیصر و کسریٰ کو تبدیل کر ڈالا کہ چند غریبوں نے قیصر کا سر کاٹا، کسریٰ کا سر کاٹا اور یزدگرد کے ٹکڑے کئے اور چند لوگوں نے افریقہ کے جزیروں میں محمد ﷺ کا دین پہنچایا یہ پیغمبر انقلاب ہے فاران کی چوٹیوں سے جو انقلاب پھوٹا تھا وہ یہاں تک پہنچا، مانسہرہ کے پہاڑوں تک پہنچا، افغانستان کی وادیوں تک بھی پہنچا، افریقہ کے جزیروں تک بھی پہنچا، مکران کے ساحل تک بھی پہنچا اور ایک ایک بستی میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا پیغام لے کر اور اللہ کا قرآن لے کر صحابہ کرام ایسے پہنچے کہ بادشاہوں سے ٹکرائے، چمکتی ہوئی تلواروں کے نیچے آ کر بھی نبی ﷺ کا پیغام نہیں چھوڑا، ابلتی ہوئی دیگوں میں گر کر بھی نبی ﷺ کا پیغام نہیں چھوڑا، دہکتے ہوئے انگاروں پر لیٹ کر بھی نبی ﷺ کا پیغام نہیں چھوڑا، بیویوں کو بیوہ کرا کر بھی نبی ﷺ کا پیغام نہیں چھوڑا، بچے یتیم ہو گئے لیکن نبی ﷺ کا پیغام نہیں چھوڑا۔

(مانسہرہ میں پیغمبر انقلاب کانفرنس سے خطاب)

فرمودات اعظم طارق شہید رحمہ اللہ

اخلاص وللہیت کے ساتھ دین کا کام کرنے والے لوگ اور خدمت اسلام کا فریضہ سرانجام دینے والی جماعتیں ہر میدان کی فاتح ہوا کرتی ہیں اور ان کے پایہ استقلال میں حوادثات زمانہ اور فرعونوں کے مظالم لغزش پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوا کرتے جو جماعتیں دولت اخلاص سے مالا مال ہوتی ہیں، عروج و سربلندی ان کا مقدر ہوتی ہے، ناکامی و نامرادی باہمی اختلاف اور دھڑے بندی کا منحوس سایہ ان سے دور رہتا ہے، اخلاص ہی وہ جذبہ ہے جو قیامت تک ایک کارکن کے دکھ سکھ میں شرکت کرتا ہے اور کارکن کو قیادت پر قربان ہونے کا سبق پڑھاتا ہے، اخلاص وہ شجر سایہ دار ہے کہ جس پر کبھی خزاں کا موسم نہیں آتا اور ایسا چشمہ صافی ہے کہ جس سے ایک دنیا سیراب ہوتی ہے مگر نہ اس کا پانی خشک ہوتا ہے اور نہ ذائقہ بدلتا ہے۔

(ماخوذ از: خطبات جرنیل)

عمران خان اور طاہر القادری کا غیر ملکی ایجنڈا اور حکومت کی ذمہ داری

ملک میں جاری حالیہ سیاسی کشیدگی نے پوری قوم کو بے چینی اور اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان اور عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہر القادری کی طرف سے "میں نہ مانوں" کی تکرار ملک عزیز پاکستان کو بہت بڑی تباہی کی طرف لے جا رہی ہے، معاشی استحکام دوبارہ تنزلی کا شکار ہو چکا ہے۔ جس کے نتیجے میں ملکی معیشت کو تقریباً 500 ارب ڈالر سے زائد کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اس بحران کی تمام ذمہ داری PAT اور PTI کی ہے۔ موجودہ حکومت نے بالغ نظری، تدبر اور ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے PAT اور PTI کے ناجائز مطالبوں کے باوجود کسی قسم کی کوئی سختی نہیں کی۔ انتخابی اصلاحات، کرپشن کا خاتمہ، ہر پاکستانی شہری تک انصاف کی رسائی اور بنیادی ضروریات زندگی کا ہر ایک کو مہیا نہ ہونا، اقربا پروری، رشوت ستانی یہ ایسے مسائل ہیں جن کا خاتمہ ہر پاکستانی کی دلی خواہش اور تمنا ہے، ہر محب وطن اور درد دل رکھنے والا پاکستانی ان سب مسائل کے خاتمے کے لئے فکر مند ہے مگر ان کے حل کے لئے غیر آئینی اقدامات کی کوئی بھی ذی شعور شخص اجازت نہیں دے سکتا۔ آئین اور قانون کے اندر رہ کر کی جانے والی کوششیں ہی بارآور ہوتی ہیں جس کی بے شمار مثالیں ہمیں تاریخ کے اوراق میں ملیں گی۔

عمران خان اور طاہر القادری کی طرف سے اپنے دھرنوں میں ناچ گانے اور فحاشی و عریانی کی محفلیں سجانا، نظریہ پاکستان، پاکستانی کلچر کی مخالفت اور اسلامی تعلیمات کے یکسر منافی ہیں قوموں میں کبھی بھی اس طرح انقلاب نہیں آتا ہم بھی باقی تمام علماء کرام کی طرح اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ اس سیاسی بحران میں سب سے خطرناک بات غیر ملکی مداخلت ہے۔ امریکہ ایران گٹھ جوڑ، ان کے معاہدے اور دوسرے ممالک میں مداخلت کرنا ساری دنیا کے سامنے آشکار ہو چکا ہے پاکستان مسلم ایٹمی پاور ہونے کی وجہ سے کئی دہائیوں سے ان کی ریشہ دوانیوں کی زد میں ہے اور اب ایک مرتبہ پھر اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے پاکستانی خود مختاری کو پامال کرتے ہوئے امریکی حکام کی سرگرمیاں اور ایرانی پروردہ شیعہ تنظیم "وحدت المسلمین" کے دہشت گردوں کا علامہ طاہر القادری کے ساتھ اتحاد پاکستان کو کمزور کرنے کی ایک اور سازش ہے جو کہ انشاءاللہ تعالیٰ ناکام ہوگی۔ ہم پاکستانی حکومت اور ارباب حل وعقد سے گذارش کرتے ہیں کہ ان ملک دشمن سرگرمیوں کو بے نقاب کیا جائے۔ موجودہ بحران سیاسی نہیں سازشی اور دہشت گردی پر مبنی غیر ملکی ایجنڈا ہے اور قومی دھارے کو کسی بھی رخ کی طرف لے جا سکتا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ نام نہاد دھرنوں کے منتظمین کو پاکستان دشمن قرار دیتے ہوئے ان پر غداری کا مقدمہ درج کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

اہلسنت والجماعت کے سربراہ حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی نے اسلام آباد میں بہت بڑی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ دھرنوں اور لانگ مارچ سے اگر حکومت ختم کرنے کی روایت چل پڑی تو پھر ہم اپنے 7 مرکزی قائدین درجنوں رہنماء اور 7000 سے زائد شہدائے ناموس صحابہؓ کے بچوں اور عزیزوں کو لے کر اسلام آباد کی تمام سڑکوں پر بیٹھ جائیں گے اور اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک اصحاب رسولؐ کے دشمن کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔

ملک میں جاری دہشت گردی کے واقعات میں اہلسنت والجماعت کے رہنماؤں اور کارکنوں کی ٹارگٹ کلنگ محب وطن قوتوں کو ناکام کرنے کی گہری سازش ہے۔ ماہ اگست 2014 میں شاعر اہلسنت محسن ساگر فاروقی، قاری عبدالحسن شہیدؒ پشاور، محمد زہیب جھنگوی شہید ٹمرکوٹ، مفتی عبدالمنان شہید کراچی، سمیت سینکڑوں کارکن شہید ہوئے۔ حکومت ان کے قاتلوں کو فوراً گرفتار کرے اور ملک میں جاری اس ٹارگٹ کلنگ کو بند کروائے۔

ضربِ حیدری

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ

آپ ؐ نے فرمایا جو میری امت میں داخل ہونا چاہے۔ وہ میرے ساتھ لاکھ معاہدے کرے نماز پڑھوں گا، روزہ رکھوں گا، حج کروں گا، زکوٰۃ دوں گا، لاکھوں روپے زکوٰۃ دوں گا، اتنی خیرات کروں گا، جہاد کروں گا...... میں کہتا ہوں اور کچھ نہیں پہلے کہو لا الہ الا اللہ ساری باتیں بعد میں جس بات پر جھگڑا ہوا ہے پہلے وہ بات کرو۔ کیا کوئی لا الہ الا اللہ کہے بغیر مسلمان ہو سکتا ہے؟ حضورؐ کی امت میں داخل ہو سکتا ہے؟ پہلے کہو لا الہ الا اللہ...... کیا نہیں کہلایا جاتا تھا؟ باقی ساری باتیں بعد میں ہوتی ہیں۔ اور آپ تو کہتے ہیں حضرت اس بات پر اختلاف ہوتا ہے اس کو چھوڑ دو، ضد سے کیا فائدہ ہے۔ میں آج کہے دیتا ہوں کہ آپ اپنے دل پہ ہاتھ رکھیں ضد سے کیا فائدہ آج مان لیتے ہیں سارے، کہہ دو جھگڑا نہ کرو کہ میاں نواز شریف وزیر اعظم نہیں ہیں، نہیں ہیں وزیر اعظم اور آپ بتلائیں کہ واقعی مسلم لیگ والے کہیں گے چلو نواز شریف وزیر اعظم نہیں، یہ سرکاری فرشتے کہیں گے کہ نواز شریف وزیر اعظم نہیں؟ کہ چلو کوئی بات نہیں ضد سے کیا فائدہ، ضد نہیں کرتے مان لیتے ہیں۔

اگر ہوتے نا اس وقت آپ تو آ کر پکڑتے حضرت نوحؑ کا بازو کہ یار تو نے اعلان کیا انہوں نے نہیں مانا پھر تو نے ایک ایک دروازے پر جا کر کہا انہوں نے نہیں مانا تیرے اوپر پتھراؤ کیا اب ضروری ہے پھر جا کر دوبارہ کہنا؟ ضد چھوڑ دو تم اور چھوڑ دو لا الــه الا الــلــه کہنا ۔ اگر آپ ہوتے نا جناب ابراہیمؑ کے دور میں تو جب ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا جا رہا تھا تو آپ وہاں حضرت ابراہیمؑ سے عرض کرتے! حضرت آپ ہی ضد چھوڑ دیں، ضد بہت بری بات ہے۔

اگر آپ ہوتے جناب نبی کریمؐ کے پاس تو وہاں بھی یہی عرض کرتے کہ حضرت آپ کو لوگ صادق الامین کہتے تھے، کتنی عزت تھی، یہ سب لوگ آپ کی عزت کرتے حضرت کیوں خوانخواہ آپ ضد کر رہے ہیں؟ آپ ہی ضد چھوڑ دیں۔ او ظالم تو ضد کو سمجھا ہی نہیں کسی بات پر ڈٹ جانا اگر وہ بات ناحق ہے تو اس کا نام ضد ہے اگر وہ حق بات ہے تو اس کا نام استقامت ہے۔

ڈٹ جائے فرعون تو ضدی......................ڈٹ جائے موسیٰؑ تو مستقیم ہے۔

ڈٹ جائے نمرود تو ضدی......................ڈٹ جائے ابراہیمؑ تو مستقیم ہے۔

ڈٹ جائے ابولہب تو ضدی......................ڈٹ جائے محمد عربیؐ تو مستقیم ہے۔

ڈٹ جائے ابو جہل تو ضدی......................ڈٹ جائے ابوبکرؓ تو مستقیم ہے۔

ڈٹ جائے عتبہ اور شیبہ تو ضدی......................اور ڈٹ جائے بلالؓ تو مستقیم ہے۔

جب کوئی یوں ڈٹتا ہے کہ گلیوں میں گھسیٹا جا رہا ہے لیکن حق بات سے دستبردار نہیں ہوتا تو......................اسے ضدی کہے تیری مرضی لیکن قرآن کہتا ہے۔ ان الـذیـن قـالـو ا ربنا اللہ ثم استقامو ا تتنزل علیهم الملئکۃ ان لا تخا فو ا و لا تحز نو ا وابشرو ا با الجنۃ الخ فرشتے اس کے پاس جنت کی خوشخبریاں لے کر پہنچتے ہیں۔

غلط بات پہ ڈٹنا ضد اور صحیح بات پر ڈٹنا ایمان ہے۔ کیا واقعی قرآن کا دشمن، قرآن کا منکر کافر نہیں ہے؟۔ کیا میں نے غلط کہا ہے کہ حضورؐ کی ختم نبوت کا منکر کافر نہیں ہے؟۔ کیا اصحاب رسول کو ماں، بہن، بیٹی کی گالیاں دینے والا، صدیق اکبرؓ کو کافر کہنے والا کافر نہیں ہے؟۔ کیا سیدہ عائشہؓ پر لعن طعن کرنے والا کافر نہیں ہے؟۔

مجھے کہنے آتا ہے ضد نہ کر اس کافر کو نہیں کہتا کہ ضد نہ کرے۔ وہ مانے نہ مانے اس کی مرضی لیکن بھونکتا کیوں ہے؟ ہم زور سے نہیں منواتے کافر بنا رہے اپنی ضد پر اڑا رہے جائے جہنم میں ہمیں کوئی پرواہ نہیں لیکن کیا گالیاں بھی برداشت کر لیں؟ ....ہمیں دی ہوئی گالیاں لاکھ مرتبہ برداشت کریں گے ہمیں ملک کا امن عزیز ہے لیکن دوستو! صدیقؓ کی جوتی سے زیادہ عزیز نہیں ہے، امی عائشہؓ کے دوپٹے سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ کھلی بات ہے جناب کہ مجھے گالیاں دی جائیں برداشت ہو سکتی ہیں، میرے دوستوں کو گالیاں دی جائیں برداشت ہو سکتی ہیں لیکن صدیقؓ کی توہین برداشت نہیں ہو سکتی، فاروقؓ، عثمانؓ، حیدرؓ اور دیگر صحابہؓ کی توہین برداشت نہیں ہو سکتی۔ مدنی کریمؐ کی توہین برداشت نہیں ہو سکتی۔

درسِ قرآن

حصہ سوئم

تفسیر آیت مودّۃ القربیٰ

بعونہ تعالیٰ اس میں سورہ شوریٰ کی آیت کریمہ" قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة فى القربى" کی صحیح تفسیر اور تمام موجودہ تفاسیر کی عبارتیں نقل کر کے روزِ روشن کی طرح واضح کر دیا گیا ہے کہ شیعہ جو بحوالہ اس آیت کے محبت اہل بیت کو اجر رسالت کہتے ہیں یہ قرآن مجید کی معنوی تحریف اور بہترین انبیا ﷺ کی نبوت پر نہایت سخت حملہ ہے۔ از: مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی

(۹) تفسیر فتح البیان میں ہے......

ترجمہ:......" سورہ شوریٰ جس کا نام سورہ حم عسق اور سورہ شوریٰ بغیر الف ولام کے سورہ حم عسق بھی ہے اور ترپن آیتیں ہیں اور وہ مکی ہے پوری سورت۔ یہ ابن عباسؓ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم کا قول ہے اور حسن و عکرمہ و عطاء و جابرؓ نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور ابن عباس وقتادہ سے مروی ہے کہ یہ سورت مکی ہے باستثناء چار آیتوں کے کہ وہ مدینہ میں نازل ہوئی تھیں۔ قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة فى القربى الى اخرها.

ف:...... صحیح قول وہی ہے کہ پوری سورت مکی ہے ایک آیت بھی مستثنیٰ نہیں اسی وجہ سے اس قول کو بصیغہ جزم بیان کیا اور دوسرے قول کو بصیغہ تمریض۔

پھر اسی تفسیر میں آیت مبحوثہ کے متعلق وہ تمام اقوال بیان کر کے فیصلہ اس طرح لکھا ہے:

ترجمہ:......" اور پہلا ہی مطلب بسند صحیح ابن عباسؓ سے منقول ہے اور ان سے انکے شاگردوں وغیرہ کی ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے اور ان سے جو نسخ کا قول منقول ہے وہ اس کے منافی نہیں کون مانع ہے کہ مکہ میں یہ حکم قرآنی نازل ہوا ہو کہ کفار قریش آپ سے محبت کریں بوجہ اس قرابت کے جو آپ کے اور انکے درمیان میں تھی اور آپ کی حفاظت کریں پھر یہ حکم منسوخ ہو جائے اور استثناء بالکل جاتا رہا ہو جیسا کہ ہماری منقولہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کبھی تبلیغ کے عوض میں اجرت نہیں مانگی اور جن لوگوں نے اس آیت کو آل محمد ﷺ پر محمول کیا ہے انکا قول اس قابل نہیں کہ ابن عباسؓ سے جو روایت اتنی بہت سندوں کے ساتھ منقول ہے اسکا معارضہ کر سکے اور خدا نے آل محمد ﷺ کو ایسی روایات سے بے نیاز کر دیا ہے بوجہ ان فضائل جلیلہ اور مناقب جمیلہ کے جو انکو حاصل ہیں اور ہم نے انکو انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے اور جس طرح یہ قول معارضہ کی طاقت نہیں رکھتا اسی طرح وہ قول بھی معارضہ کی طاقت نہیں رکھتا کہ مراد مودت سے یہ ہے کہ اللہ پاک سے محبت کریں اور بذریعہ اسکی عبادت کے اس سے تقرب حاصل کریں مگر اس کو اس بات سے قوت دی جاتی ہے کہ وہ تفسیر رسول اللہ ﷺ تک مرفوع ہے۔

ف:...... اس تفسیر میں بھی نہایت توضیح کے ساتھ قول اول کا صحیح ہونا اور جماعت عظیمہ کی روایت سے منقول ہونا مذکور ہے۔

(۱۰): علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح بخاری میں رقم فرماتے ہیں:

ترجمہ:......" بخاری نے اس باب میں طاؤس کی روایت ذکر کی ہے جو ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ ان سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی تو سعید بن جبیرؓ بول اٹھے کہ قرابت مندان آل محمد ﷺ مراد ہیں ابن عباسؓ نے فرمایا کہ تم نے عجلت کی (یعنی تفسیر بیان کرنے میں جلدی کی (یعنی تفسیر تمہاری صحیح نہیں ہے) یہ قول جو سعید بن جبیر نے بیان کیا بواسطہ ابن عباس سے مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے چنانچہ طبری نے اور ابن ابی حاتم نے بروایت قیس بن ربیع اعمش سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے الی آخر الحدیث مگر سند اس روایت کی ضعیف ہے اور یہ روایت قابل اعتبار نہیں بوجہ اس کے کہ اس حدیث صحیح کے مخالف ہے (جو بخاری نے روایت کی ہے) اور (آیت کا صحیح) مطلب یہ ہے کہ (میں تم سے کچھ) نہیں مانگتا سوا اس کے کہ مجھ سے محبت کرو بوجہ میری قرابت کے اور میری حفاظت کرو خطاب صرف قریش سے ہے اور قرابت سے مراد پدری اور مادری رشتہ داریاں ہیں گویا یہ فرمایا کہ میری حفاظت بخیال قرابت کرو اگر بوجہ نبوت کے میری اتباع نہیں کرتے پھر عکرمہ سے سبب نزول میں وہی مضمون سابق نقل کیا ہے اور اس تفسیر کو چند مفسروں نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اسی روایت سے استدلال کیا ہے جو میں نے ابن عباسؓ سے بحوالہ طبرانی و ابن ابی حاتم نقل کی مگر سند اس کی واہی ہے اس میں ایک راوی ضعیف اور رافضی ہے اور زمخشری نے اس مقام پر کچھ حدیثیں ذکر کی ہیں جن کا موضوع ہونا ظاہر ہے اور زجاج نے اسکو رد کر دیا ہے بذریعہ اس روایت کے جو ابن عباسؓ سے اس باب میں منقول ہے اور بذریعہ اس روایت کے جو شعبی نے ابن عباسؓ سے نقل کی ہے اور وہ روایت معتبر ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ استثناء منقطع ہے اور اس کے سبب نزول میں ایک قول اور ہے جس کو واحدی نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ میں آئے تو آپ کو ضرورتیں پیش آتی تھیں اور آپ کے پاس کچھ نہ تھا تو انصار نے آپ کے لیے مال جمع کیا اور کہا کہ یارسول اللہؐ آپ ہمارے بھانجے ہیں اور خدا نے آپ کے ذریعہ سے ہمیں ہدایت دی ہے آپ کو حاجتیں اور ضرورتیں درپیش رہتی ہیں اور آپ کو وسعت نہیں ہے لہٰذا ہم نے آپ کے لیے مال جمع کر دیا ہے جس سے آپ اپنی حاجت روائی کریں مگر یہ روایت کلبی اور انہیں جیسے ضعیف لوگوں کی ہے اور انہوں نے بواسطہ مقسم کے ابن عباسؓ سے بھی نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو انصار کی طرف سے کچھ شکایت پہنچی تو آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ کیا تم گمراہ نہ تھے خدا نے تم کو میرے ذریعہ سے ہدایت کی الی آخر الحدیث اسی میں یہ مضمون بھی ہے کہ وہ لوگ گھٹنوں کے بل گر گئے اور کہا کہ

ہماری جانیں اور ہمارے مال آپ ہی کیلئے ہیں آپ جس طرح چاہیں ان کو استعمال میں لائیں

ہماری جانیں اور ہمارے مال آپ ہی کے لیے ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی یہ روایت بھی ضعیف ہے اور ان سب روایات کو باطل کرتی ہے یہ بات کہ آیت مکی ہے اور قوی روایت اسی کے سبب نزول میں قتادہ سے مروی ہے کہ مشرکوں نے کہا شاید محمد ﷺ کچھ اجرت چاہتے ہوں بمعاوضہ اس کام کے جو کرتے ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور اس کو ثعلبی نے رد کردیا ہے کہ یہ آیت یا تو اللہ سے تقرب حاصل کرنے اور اسکی اطاعت اور اس کے نبی کے اتباع کا حکم دیتی ہے یا آپ کے صلہ رحم کا حکم دیتی ہے بایں طور کہ آپ کو اذیت نہ دی جائے یا آپ کی وجہ سے آپ کے اقارب کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتی ہے اور یہ سب باتیں قائم ہیں منسوخ نہیں ہیں خلاصہ یہ کہ سعید بن جبیر اور جو لوگ انکے موافق ہیں مثل امام زین العابدینؒ اور سدی اور عمرو بن شعیب کے جیسا کہ طبری نے ان سے روایت کیا ہے ان لوگوں نے آیت کو اس بات پر محمول کیا ہے کہ مخاطبین کو حکم ہو رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اقارب سے محبت کرو اور ابن عباسؓ نے اس بات پر محمول کیا ہے کہ خود نبی کریم ﷺ سے محبت کریں بوجہ اس قرابت کے جو آپ کے اور انکے درمیان میں تھی پس پہلی صورت میں خطاب جمیع مکلفین کو شامل ہے اور دوسری صورت میں خطاب صرف قریش سے ہوگا اور اسکی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یہ سورت مکی ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے قل ما اسئلکم علیہ من اجر سے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ آیت عام ہو اور آیت مبحوثہ سے اسکی تخصیص ہو گئی ہو مطلب یہ ہے کہ قریش اپنی قرابتوں کا صلہ کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے ہم سے اس آیت کے متعلق بہت پوچھا تو ہم نے

ابن عباسؓ کو خط لکھ کر دریافت کیا انہوں نے لکھا کہ رسول اللہ قریش میں متوسط النسب تھے کوئی قبیلہ قبائل قریش میں سے ایسا نہ تھا جس سے آپکا نسب نہ ہو لہٰذا اللہ نے فرمایا کہ آپ فرما دیجئے کہ میں تم سے تبلیغ رسالت کی کچھ اجرت نہیں مانگتا بلکہ مودت فی القربیٰ چاہتا ہوں۔ یعنی یہ کہ تم مجھ سے محبت کرو بوجہ اس قرابت کے جو تم سے ہے۔ اور میری حفاظت ہی اسی خیال سے کرو۔ یہاں ایک تیسرا قول اور ہے جسکو امام احمدؒ نے مجاہدؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تم سے اس پر یعنی جو بینات و ہدایت میں لایا ہوں اس کے معاوضہ میں کچھ اجرت نہیں مانگتا سوا اس کے کہ تم اللہ سے تقرب حاصل کرو بذریعہ اس کی عبادت کے اس کی سند ضعیف ہے اور حسن بصری سے بھی اسی کے مثل منقول ہے۔ اس صورت میں اجر بمعنی مجازی ہے اور قربیٰ مصدر ہے مثل زلفی اور بشریٰ کے بمعنی

مجھ سے محبت کرو بوجہ اس کے کہ مجھے تم سے قرابت حاصل ہے

قرابت اور مراد قربیٰ سے اہل قربیٰ ہیں اور لفظ فی کا استعمال ہوا نہ لام کا گویا کہ ان لوگوں کو مکان محبت اور مقر محبت قرار دیا جیسے کہا جاتا ہے کہ لی فی آل فلان ھوی یعنی وہ لوگ میری محبت کے مکان ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ فی سببیہ ہو یہ تقریر اس بنا پر ہے کہ استثناء متصل ہو اور اگر منقطع ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ میں تم سے بالکل اجرت نہیں مانگتا بلکہ تم سے یہ چاہتا ہوں کہ مجھ سے محبت کرو بسبب میری قرابت کے جو تم میں ہے۔

ف:......دیکھو حافظ الحدیث شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی نے اپنی اس کتاب میں جو بخاری کی شروح میں ایسی بے نظیر مانی گئی ہے کہ امت پر بخاری کی شرح قرض تھی اور قرض اس کتاب نے ادا کیا۔ کس تصریح کے ساتھ مودۃ اہل بیت والے قول کو رد کیا ہے۔ اور اس کی روایت کو سند اور متنا دونوں طرح مجروح کر دیا ہے۔ سند تو اس طرح کہ اس کی سند کو ضعیف اور واہی کہا۔ اس کے ایک راوی کو ضعیف اور رافضی بتایا اور بعض روایات کو ظاہر الوضع فرمایا اور متنا اس طرح کہ اس کے مضمون کو احادیث صحیحہ معتمد کے خلاف کہا۔

(۱۱):......حافظ ابن کثیر محدث اپنی تفسیر شہیر بتفسیر ابن کثیر میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ:......"قولہ عزوجل قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ یعنی اے محمد ﷺ ان مشرکین کفار قریش سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغ کے اور نصیحت کے عوض میں کچھ مال نہیں مانگتا کہ تم مجھ کو دو میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھے ایذا نہ پہنچاؤ اور مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اپنے پروردگار کے احکام پہنچاؤں میری مدد نہیں کرتے تو نہ کرو مگر مجھے ایذا تو نہ دو بسبب اس قرابت کے جو میرے تمہارے درمیان ہے۔"

اس کے بعد صحیح بخاری وغیرہ سے دلائل اس مطلب کے نقل کر کے اور امام زین العابدینؒ وغیرہ سے جو مطلب منقول ہے اس کی روایت کا ضعیف اور ناقابل اعتبار ہونا بیان کر کے لکھتے ہیں......

وذكر نزول الآية في المدينة بعيد فانها مكية.

اور یہ کہنا کہ یہ آیت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی بعید از صحت ہے کیونکہ یہ آیت مکی ہے۔

پھر کہتے ہیں......

ترجمہ:......"اور صحیح تفسیر اس آیت کی وہی ہے جو حبر الامۃ ترجمان القرآن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے جیسا کہ ان سے بخاری نے روایت کیا ہے۔

ف:......دیکھو کس تصریح کے ساتھ اس جلیل الشان محدث نے اسی ایک قول کو جو اہل سنت کا مختار ہے حق کہہ کر اس کے خلاف کا باطل ہونا ظاہر کر دیا اور پوری سورت کے مکی ہونے کو بیان کر دیا۔

(۱۲):تفسیر روح البیان میں ہے:

ترجمہ:......"مودۃ سے مراد رسول علیہ السلام کی محبت ہے یہ اس وجہ سے کہ نبی علیہ السلام کے لیے جائز نہیں کہ تبلیغ رسالت کی اجرت طلب کریں وہ کچھ بھی ہو کیونکہ انبیاء علیہم السلام نے اجرت نہیں مانگی۔

(۱۳):علامہ شہاب الدین آلوسی بغدادی اپنی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں:

ترجمہ:......"کہیے میں تم سے اس پر یعنی جو چیزیں میں تمہیں تعلیم کرتا ہوں از قسم تبلیغ و بشارت وغیرہ اس کے عوض میں کچھ اجرت یعنی کسی قسم کا نفع نہیں مانگتا اور اجرت عرف میں مال کے ساتھ مخصوص ہے اور المودۃ فی القربیٰ کا مطلب یہ ہے کہ مجھ سے محبت کرو قربت کے بارے میں یعنی بوجہ اس کے کہ مجھے تم سے قرابت ہے اور اسی معنی کو مجاہدؒ اور قتادہؒ اور ایک جماعت نے اختیار کیا ہے۔

نبی کریمؐ قریش میں متوسط النسب تھے کوئی بھی قریش کا قبیلہ ایسا نہ تھا جس سے آپؐ کی نسبت نہ ہو

پھر جو روایات اس کے متعلق ہیں ان کو ذکر کر کے اور دوسرے معانی کو بیان کر کے اور ان کی تضعیف و تسقیم کے بعد آخری فیصلہ لکھتے ہیں۔

ترجمہ:......"جمہور نے پہلے معنی کو اختیار کیا دوسرے معنی پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ شان نبوت کے مناسب نہیں ہے کیونکہ اس میں تہمت کی بات ہے اکثر طالبان دنیا کا یہ شیوہ ہوتا ہے کہ کوئی کام کرتے ہیں تو اس

میں چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد اور اسکے اہل قرابت کا نفع ہو نیز یہ منافی ہے اللہ پاک کے اس قول کے کہ تو ان سے کچھ اجرت نہیں مانگتا۔

اور آنحضرت ﷺ اجرت نہ مانگنے کے زیادہ سزوار ہیں کیونکہ افضل الانبیاء ہیں اور نفی اجرت کی تصدیق اللہ پاک کے قول قل ما اسئلکم علیه من اجر میں خود ہے۔

(۱۴): تفسیر سراج المنیر میں بھی پہلا قول اسی کو قرار دیا ہے اور نفی اجر کی ہے گویا خلاصہ تفسیر کبیر کا ہے۔

(۱۵): غایۃ البرہان میں ہے: فرمایا میں نہیں چاہتا ہوں تم سے اس پر اجر مگر محبت قرابت داری کی وہ بار بار مقتضی خیر خواہی ہے یہ استثناء منقطع ہے اور آیت (قبل از پیدائش امام حسن وحسین علیہما السلام) مکیہ ہے مکہ میں نازل ہوئی۔

(۱۶): حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی فتح الرحمٰن بترجمۃ القرآن میں بذیل ترجمہ آیت مجوشہ لکھتے ہیں......

بگو نمی طلبم از شما بر تبلیغ قرآن ہیچ مزدے لیکن باید کہ پیش گیرید دوستی درمیان خویشاوندان۔

اور پھر اس پر حاشیہ لکھتے ہیں کہ......

یعنی با من صلہ رحم کنید وایذا نہ رسانید۔

(۱۷): حضرت شاہ رفیع الدین صاحب اپنے ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں:

کہ نہیں مانگتا میں تم سے اوپر سے کے کچھ بدلہ مگر دوستی بیچ قرابت کے۔

(۱۸): حضرت شاہ عبد القادر صاحب اپنے ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں:

تو کہہ میں مانگتا نہیں اس پر کچھ نیگ مگر دوستی چاہیے ناتے میں (اور اس پر حاشیہ لکھتے ہیں) یعنی قرآن پہنچانے پر نیگ نہیں مانگتا مگر قرابت کی دوستی میں تمہارا بھائی ہوں ذات کا مجھ سے بدی نہ کرو۔

(۱۹): شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ منہاج السنۃ میں بجواب شیخ حلی امام اعظم شیعہ فرماتے ہیں:

ترجمہ:......"رافضی کہتا ہے کہ ساتواں برہان اللہ پاک کا یہ قول ہے قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی۔ احمد بن حنبلؒ نے اپنے مسند میں ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جب قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ نازل ہوئی تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے قرابت والے کون ہیں جنکی محبت ہم پر واجب ہے آپ نے فرمایا علیؓ اور فاطمہؓ اور ایسا ہی تفسیر ثعلبی میں ہے اور اس کے مثل صحیحین میں ہے اور علیؓ کے سوا کسی صحابی کی اور خلفائے ثلاثہ کی محبت واجب نہیں لہٰذا علیؓ افضل ہوئے پس وہی امام ہوں گے اور چونکہ انکی مخالفت

نبی کریمؐ نے فرمایا میری مدد نہیں کر سکتے نہ کرو مگر مجھے اذیت نہ دو بسبب اس قرابت کے جو میرے اور تمہارے درمیان ہے

محبت کے منافی ہے اور اسکے احکام کے ماننے ہی سے انکی محبت ہو سکتی ہے لہٰذا وہ واجب الطاعت ہوئے یہی معنی امامت کے ہیں۔

الجواب:

ترجمہ:......"اور جواب کئی طور پر ہے اول یہ کہ اس حدیث کی صحت کا ثبوت مانگا جائے اور رافضی کا یہ کہنا کہ امام احمد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کذب صریح ہے امام احمد کی مسند کے بے تعداد نسخہ موجود ہیں ان میں یہ حدیث کہیں نہیں ہے اور اس سے زیادہ واضح جھوٹ انکا یہ قول ہے کہ یہ حدیث صحیحین میں ہے حالانکہ یہ حدیث صحیحین میں نہیں ہے بلکہ صحیحین میں اور مسند میں اسکے خلاف روایت موجود ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ شخص اور اسکے مثل دوسرے رافضی اہل علم کی کتابوں سے جاہل ہیں نہ انکا مطالعہ کرتے ہیں نہ جانتے ہیں کہ ان میں کیا ہے میں نے ان میں سے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں متفرق کتابوں کی حدیثیں ہیں، کوئی صحیحین کی طرف منسوب ہے، کوئی مسند امام احمد کی طرف، کوئی مغازی اور کوئی موفق خطیب خوارزم کی طرف اور ثعلبی وغیرہ کی طرف اس کتاب کا نام "الطرائف فی الرد علی الطوائف" ہے اور ایک اور شخص نے اور کتاب لکھی

قطیعی کی اکثر روایات جھوٹی اور موضوع ہوتی ہیں

ہے جس کا نام عمدہ ہے اور اسکے مصنف کا نام ابن بطریق ہے یہ لوگ اپنے مرویات میں بکثرت جھوٹ بولنے پر بھی ابو جعفر یعنی محمد بن علی وغیرہ سے بہتر ہیں جس نے اسکے مذہب کی کتابیں لکھی ہیں کیونکہ ابو جعفر وغیرہ تو ایسی ایسی جھوٹی باتیں روایت کرتے ہیں جو سوا اس شخص کے جو اجہل الناس ہو کسی پر مخفی نہیں ان لوگوں نے جو حدیثیں مسند اور صحیحین وغیرہ کی طرف منسوب کی ہیں ان میں سے بہت حوالوں کو میں نے غلط بے اصل پایا مسند احمد کے حوالے سے کوئی حدیث لکھتے ہیں حالانکہ وہ اس میں نہیں ہوتی ہاں امام احمد نے ایک کتاب حضرت ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم کے فضائل میں تصنیف کی ہے اور اس کتاب میں بعض حدیثیں انہوں نے ایسی لکھی ہیں کہ جو مسند میں نہیں ہیں اور مسند وغیرہ میں جو حدیثیں امام احمد لکھتے ہیں تو کچھ ضروری نہیں کہ اسکے نزدیک معتبر ہوں بلکہ جو حدیثیں اور علماء نے روایت کی ہیں انکو وہ بھی روایت کرتے ہیں شرط انکی مسند میں صرف اسقدر ہے کہ جو لوگ انکے نزدیک جھوٹے ثابت ہو چکے ان سے روایت نہ لیں اور سب سے لیں اگرچہ وہ ضعیف ہوں اور انکی شروط مسند میں مثل ابوداؤد کی شرط کے ہے سنن میں۔

باقی رہیں کتب فضائل ان میں وہ تمام حدیثیں روایت کر دیتے ہیں جو انہوں نے اپنے اساتذہ سے سنیں خواہ وہ صحیح ہوں یا ضعیف کیونکہ انہوں نے یہ ارادہ نہیں کیا کہ جو حدیث انکے نزدیک ثابت ہو اسی کو روایت کریں پھر امام احمد کے بیٹے نے کچھ حدیثیں بڑھائی ہیں اور ابوبکر قطیعی نے کچھ حدیثیں بڑھائی ہیں، قطیعی کی بڑھائی ہوئی حدیثوں میں بہت موضوع ہیں ان جاہل رافضی نے یہ سمجھ لیا کہ ان تمام مرویات کو امام احمد نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے حالانکہ یہ خطائے قبیح ہے کیونکہ جن اساتذہ کا نام بتایا گیا ہے وہ سب قطیعی کے اساتذہ ہیں جو امام احمد سے بعد کے ہیں اور وہ ان لوگوں میں ہیں جو امام احمد سے روایت کرتے ہیں نہ ان لوگوں میں جن سے امام احمد روایت کریں امام احمد کی مسند انکی کتاب الزہد، کتاب الناسخ والمنسوخ اور کتاب التفسیر اور نیز اور کتابیں ہیں جن میں انکی سند یہ ہوتی ہے۔ حدثنا وکیع حدثنا عبد الرحمن بن مهدی حدثنا سفیان حدثنا عبد الرزاق یہ امام احمد کی سند ہے اور کوئی سند اس طرح ہوتی ہے حدثنا ابو معمر القطیعی حدثنا علی بن الجعد حدثنا ابو نصر التمار یہ عبد اللہ بن احمد کی سند ہے اور کتاب فضائل الصحابہ میں وہ سند بھی ہے اور یہ سند بھی اور اس میں قطیعی کی بڑھائی ہوئی روایات بھی ہیں جن کی سند یوں ہے حدثنا احمد ابن عبد الجبار الصوفی.

یہ لوگ طبقہ میں عبد اللہ بن احمد کی مثل ہیں ان لوگوں کی انتہا یہ ہے کہ امام احمد سے روایت کریں امام احمد نے اخیر عمر میں روایت چھوڑ دی تھی جب کہ بادشاہ نے ان سے درخواست کی کہ مجھ کو اور میرے بیٹے کو حدیث پڑھا دیجئے

اور میرے ہی پاس قیام کیجئے ان کو اپنی ذات پر فتنہ دنیا کا اندیشہ ہوا لہٰذا انہوں نے حدیث پڑھانا بالکل چھوڑ دیا تا کہ اس فتنہ سے بالکل محفوظ رہیں اور جس قدر حدیثیں ان کے پاس تھیں وہ اس سے پہلے بیان کر چکے تھے۔ پس اسکے بعد وہ حدیث کو اپنی سند کے ساتھ اپنے اساتذہ کے نام کے بعد سے بیان کرتے تھے یہ نہ کہتے تھے مجھ سے فلاں نے بیان کیا۔ لہٰذا جو لوگ ان سے سنتے تھے وہ ان سے روایات کرنے میں خوش ہوتے تھے، یہ قطیعی ہیں جو اپنے اساتذہ سے بہت سی روایتیں نقل کرتے ہیں حالانکہ ان میں اکثر جھوٹ اور موضوع ہوتی ہیں ان جاہل رافضیوں کو یہی کتاب مل گئی ہے اور انہوں نے اس کتاب میں دوسرے صحابہ کرامؓ کے فضائل نہ دیکھے صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دیکھے اور جس قدر حدیثیں بڑھائی ہوتی تھیں ان کا قائل بھی امام احمد کو سمجھ لیا کیونکہ یہ لوگ اسماء الرجال کو اور ان کے طبقات کو نہیں جانتے اور یہ محال ہے کہ امام احمد قطیعی کے اساتذہ سے کچھ روایتیں کریں پھر ان لوگوں نے اپنی فرط جہالت سے کوئی کتاب مسند کے سوا سنی نہ تھی۔

لہٰذا یہ سمجھا کہ جب امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے تو ضرور ہے کہ مسند میں روایت کیا ہوگا۔ لہٰذا قطیعی کی روایت کو کہنے لگے کہ امام احمد نے اس کو مسند میں روایت کیا ہے۔

یہ اس وقت ہے کہ جھوٹ حوالہ قطیعی کا نہ دیں ورنہ جھوٹ نہ بولنے کا ان لوگوں کی طرف سے اطمینان ہی نہیں ہے چنانچہ صاحب طرائف اور صاحب عمدہ ایسی حدیثیں امام احمد کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جو انہوں نے نہ اس کتاب میں روایت کی ہیں نہ اس کتاب میں اور نہ امام احمد نے کبھی ان روایتوں کو سنا۔

سب سے عمدہ حالت ان کی یہ ہے کہ وہ قطیعی کی روایتیں ہوں اور قطیعی کی روایت میں بڑے بڑے موضوعات ہیں جو کسی عالم سے پوشیدہ نہیں اس رافضی نے اسی قسم کی کتاب سے جیسی عمدہ اور طرائف ہے یہ روایتیں نقل کی ہیں یہ مجھے معلوم نہیں کہ بلا واسطہ ان کتابوں سے نقل کی ہیں یا نقل در نقل ہے ورنہ جس کو منقولات کا کچھ بھی علم ہو وہ اس قسم کی روایات کو مسند امام احمد اور صحیحین کی طرف منسوب کرتے ہوئے شرم محسوس کرے گا صحیحین اور مسند کے نسخے دنیا بھر میں موجود ہیں یہ روایت کسی میں نہیں ہے اور ان کے علاوہ علم کی کسی معتبر کتاب میں بھی نہیں اس قسم کی روایت وہی لوگ روایت کرتے ہیں جو حاطب اللیل ہوتے ہیں۔ مثل ثعلبی وغیرہ جو صحیح وغیر صحیح ہر قسم کی روایات بلا امتیاز روایت کر دیا کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

گستاخِ صحابہؓ گرفتار

فیصل آباد FDA سٹی تھانہ ملت ٹاؤن میں واقع نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی کے سرکاری ملازم اسد شاہ ولد سخاوت شاہ سکنہ کمال پور چک نمبر 5 سرگودھا روڈ فیصل آباد نے محمد علی ولد محمد شفیع کے سامنے موجودہ حالات نقلاب و آزادی مارچ پر بحث شروع کی تو محمد علی نے سے کہا کہ اللہ ہمارے ملک پر رحم عطا فرمائے اور خلفائے راشدین جیسے حکمران عطا فرمائے۔ اس پر اسد شاہ نامی شیعہ سیخ پا ہو گیا اور خلفائے ثلاثہ کی خلافت کا کھلے الفاظ میں انکار کر کے حضرت ابو بکرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ کے متعلق غلیظ ترین الفاظ استعمال کیے۔ اس وقوعہ کی خبر ڈویژنل صدر سپاہ صحابہ فیصل آباد مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صاحب کو دی۔ مولانا نے فی الفور درخواست دلوا کر ایف۔ آئی۔ آر کا مطالبہ کیا چنانچہ 19 اگست 2014 کو سٹی صدر سپاہ صحابہ فیصل آباد مولانا سلمان جھنگوی ضلعی پریس سیکرٹری محمد نعیم انصاری، ضلعی جنرل سیکرٹری قاری عتیق الرحمٰن عادل اور دیگر کارکنان نے تھانہ کا گھیراؤ کر کے ایف۔ آئی۔ آر درج کرائی اور گرفتار بھی فی الفور کروایا۔

رپورٹ: محمد نعیم انصاری ضلعی ترجمان اہلسنت والجماعت فیصل آباد

دعائے صحت کی اپیل

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا خلیفہ عبدالقیوم، سرپرست اعلیٰ اہلسنت والجماعت پاکستان، سابق ایم پی اے شدید علالت کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ نظام خلافت راشدہ کے تمام قارئین سے دعاؤں کی خصوصی درخواست ہے۔

منجانب: ادارہ نظام خلافت راشدہ

تبصرہ کتب

◁ اچھی کتابیں کسی بھی معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں جب تک کسی کتاب کا تعارف نہ ہو اس وقت مارکیٹ میں اس کی مؤثر ترسیل ممکن نہیں ہو سکتی۔ ہم نظام خلافت راشدہ کے ان صفحات میں نئی کتابوں کا تعارفی سلسلہ ''تبصرہ کتب'' کے نام سے شروع کر رہے ہیں۔ جو مصنفین اپنی کتابوں کا تعارف کروانا چاہتے ہیں وہ کتابیں روانہ فرمائیں۔

◁ اگر کوئی مصنف اپنی کتاب کا خود تعارف لکھ کر بھیج دے گا۔ وہ بھی ہم شائع کر سکتے ہیں۔

تبصرہ کے لئے 2 عدد کتابیں آنی ضروری ہیں

کتابیں بھیجنے کے لئے پتہ

انچارج تبصرہ کتب
پنجاب رابطہ آفس

نظام خلافت راشدہ
بخاری چوک قاسم بازار سمندری
فیصل آباد پاکستان
صبح 9 سے شام 5 بجے
0306-7810468

پاکستان کو شیعہ سٹیٹ نہیں بننے دیں گے

حالیہ سیاسی صورتحال کی وجہ سے اہلسنت والجماعت راولپنڈی اور اسلام آباد کے زیر اہتمام استحکام پاکستان ریلی نکالی گئی۔ جس میں صرف راولپنڈی اسلام آباد میں موجود کارکنوں نے شرکت کی جو کہ میڈیا کے مطابق ہزاروں لوگوں نے شرکت کی ریلی لال مسجد سے نکالی گئی اور نیشنل پریس کلب میں مقررین کا خطاب ہوا۔ آخر میں قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی نے تفصیلی خطاب فرمایا جو کہ افادہ عام کے لیے قارئین کی نظر کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

امریکہ اور برطانیہ جنہوں نے ملالہ یوسفزئی پر حملے کو بڑھ چڑھ کر اٹھایا اور مذمتیں کیں انہیں فلسطین میں شہید ہونے والی ملالائیں نظر کیوں نہیں آتیں، فلسطین میں حملے پر اقوام متحدہ، یورپی ممالک اور خصوصاً عالم اسلام کی خاموشی انتہائی افسوسناک ہے

"پاکستان ہمارے آباؤ اجداد کی قربانیوں کا ثمر ہے جس کے تحفظ کے لیے ہم کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، پاکستان عالم اسلام کا مرکز ہے، قوم پاکستان کو ترقی یافتہ اور حقیقی معنوں میں آزاد ملک دیکھنا چاہتی ہے، لیکن نااہل حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے آج پیدا ہونے والا بچہ بھی مقروض ہوتا ہے، ملک میں بے روزگاری اور سے آئے روز خودکشیوں میں بے انتہا اضافہ ہورہا ہے، حکمرانوں کی کرپشن، بددیانتی اور نااہلی سے پہلے ہی ملک دولخت ہوچکا ہے، ملک دشمن بیرونی عناصر وطن عزیز کی سلامتی کے درپے ہوچکے ہیں، اس وقت بلاتفریق پوری قوم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ملک کے تحفظ کے لیے اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرے، اندرونی و بیرونی دشمنوں کی تمام سازشوں کو ناکام بنائیں گے۔ طاہر القادری مارچ میں پڑوسی ملک کے سفارتخانے کی غیر معمولی دلچسپی بہت سے سوالات جنم دے رہی ہے، لگتا ہے شام، عراق کے بعد اب پاکستان میں خانہ جنگی کا منصوبہ بنایا جارہا ہے ملک میں انقلاب سے پہلے طاہر القادری کینیڈین شہریت ختم کریں۔ پاکستان عالم اسلام کا رہنماء ہے، جو اسلام دشمن قوتوں سے برداشت نہیں ہورہا۔ طاہر القادری کے پہلے مارچ میں بھی پڑوسی ملک کے سفارتخانے نے غیر معمولی دلچسپی لے کر قادری ایجنڈے کو کامیاب بنانے کی کوشش کی تھی، اس وقت بھی وہ ملک متحرک ہے، بدقسمتی سے پاکستان کا نمک کھانے والی کچھ قوتیں بھی بیرونی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے ملک کے خلاف سازشیں کررہی ہیں، پاکستان میں فرقہ واریت بھی اسی ملک کی پیدوار ہے، طاہر القادری نے اپنے مطالبات میں گستاخ رسولؐ اور گستاخ صحابہؓ کے لیے کسی سزا کا مطالبہ نہیں کیا، جس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ طاہر القادری کفریہ طاقتوں کے ایماء پر پاکستان کے حالات خراب کررہے ہیں، اہلسنت والجماعت روز اول سے مذہبی اور مسلکی اختلافات میں گولی اور گالی کے استعمال کو غلط سمجھتی ہے۔ اہلسنت والجماعت حکومت وقت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ طاہر القادری کے ایجنڈے پر تحقیقات کی جائیں، اور اس میں جو غیر ملکی قوتیں ملوث ہیں ان کے خلاف کاروائی عمل میں لائی جائے۔ علامہ لدھیانوی نے کہا کہ اگر حکومت اور ملکی سلامتی کے اداروں نے اس وقت ایکشن نہ لیا تو وہ وقت دور نہیں جب پاکستان میں بھی شام، عراق اور بحرین جیسے حالات پیدا ہوجائیں گے۔ ڈنڈا بردار شریعت کے خلاف بات کرنے والے، ڈنڈا بردار انقلاب کے خلاف کیوں خاموش ہیں طاہر القادری نے صوفی محمد سے بہت بڑھ کر آئین اور قانون کی خلاف ورزی کی بات کی ہے صوفی محمد کے خلاف مہم چلانے والے میڈیا نے طاہر القادری کو سر پر بٹھا رکھا ہے شیعہ دہشت گروپ سپاہ محمد کا متبادل گروپ "مجلس وحدت المسلمین"، جس کا تعلق لبنانی تنظیم حزب اللہ سے ہے اور ان دونوں کو ایران کی حمایت اور سپورٹ حاصل ہے کا ڈاکٹر طاہر القادری کی حمایت کرنا اور پہلے لانگ مارچ سے قبل ڈاکٹر طاہر القادری کا دورہ ایران موجودہ انقلاب مارچ سے قبل منہاج القرآن کے وفد کا ایران کا دورہ کرنا بہت کچھ واضح کررہا ہے۔ ملک کی تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے طاہر القادری کے ایجنڈے کو مسترد کردیا ہے۔ بیرونی طاقتوں کی ایماء پر آنے والا انقلاب ناقابل قبول ہوگا پاکستان کے مقدر میں اگر کوئی انقلاب ہے تو وہ صرف اور صرف اسلامی اور خلافت راشدہ کا انقلاب ہے۔ ہم نے سات ہزار لاشوں کے گر جانے کے باوجود قانون ہاتھ میں نہیں لیا طاہر القادری 14 لاشوں کے بہانے ملک کو یرغمال بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔

حکمرانو! بہت افسوس ہے میں یا میری جماعت کا کوئی کارکن اس انداز میں حکومت کی رٹ کو چیلنج کرتا تم نے ہمارے خلاف ایکشن لینا تھا کون سی وجہ ہے رٹ چیلنج ہو چکی ہے ریڈزون عبور کرکے پارلیمنٹ آچکے ہیں کس وقت کا انتظار کیا جارہا ہے۔ ہم لاشوں کے گرانے کے حق میں نہیں ہم کبھی بھی پسند نہیں کریں گے کہ گولی چلائی جائے ہم کبھی بھی اتفاق نہیں کریں گے کہ لاٹھی چارج کیا جائے لیکن اسٹیج پر کھڑے ہو کر اعلانیہ قتل وقتال کا اظہار کیا جارہا ہے تمہارا قانون کدھر ہے اور حرکت میں کیوں نہیں آرہا ہے۔ ہم ماڈل ٹاؤن میں ہونے والے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہیں میں نے اسی دن ٹیلی فون کرکے تعزیت بھی کی تھی لیکن بتاؤ میری جماعت جس کے 5 سربراہ شہید ہوں

شام اور عراق کے بعد اب پاکستان میں خانہ جنگی کا منصوبہ بنایا جارہا ہے بدقسمتی سے پاکستان کا نمک کھانے والی کچھ قوتیں بھی بیرونی ایجنڈے کی تکمیل کیلئے ملک کے خلاف سازشیں کررہی ہیں

،جس کے 11 مرکزی قائدین شہید ہوں جس کے 7000 کارکن شہید ہو چکے ہوں تم چودہ کولیکر یہاں آ گئے ہو میں اگر 7000 شہداء کا وارث بن کر آ گیا تو اسلام آباد کی سڑکوں پر کوئی جگہ خالی نہیں رہے گی ہم نے ہمیشہ قانون کا راستہ اپنایا ہے ہم نے ہمیشہ عدالتوں کے دروازے پر دستک دی ہے لیکن اگر طاقت کے مقابلے میں طاقت کا مظاہرہ کرنا پڑا تو میں کر کے دکھاؤں گا۔اور ہم پاکستان کو کبھی بھی شیعہ اسٹیٹ نہیں بننے دینگے۔ دوسری جانب عمران خان غیر سیاسی رویہ اپنا کر اپنی اٹھارہ سالہ محنت کو برباد کر رہا ہے۔قوم کی بیٹیوں کو سڑکوں پر لانا اور اسلامی تشخص کو پامال کرنا شرمناک ہے۔سیاسی دھرنے نائٹ کلب کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔عمران خان کے شفاف انتخابی نظام کی اہلسنت والجماعت ہی نہیں بلکہ پورا پاکستان حمایت کرتا ہے اور انتخابی اصلاحات پوری قوم کی آواز ہے لیکن اس کی آڑ میں پورے نظام کو ختم کر کے کسی تیسری قوت کو موقعہ فراہم کرنے کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔الیکشن میں سب سے بڑی دھاندلی ہمارے ساتھ ہوئی ہے لیکن ہم نے قانونی راستہ اختیار کرتے ہوئے عدالت سے رجوع کیا ہے۔

اہل سنت والجماعت شدید الفاظ میں فلسطین پر اسرائیلی جارحیت کی مذمت کرتی ہے۔فلسطین میں معصوم بچوں اور نہتے مسلمانوں کے قتل عام پر اقوام متحدہ کی خاموشی تشویش ناک ہے۔فلسطین پر اسرائیلی حملوں میں اب تک ہزاروں افراد شہید کیے جا چکے ہیں، شہری علاقوں پر روزانہ بمباری کر کے اسرائیلی درندے سینکڑوں کی تعداد میں بوڑھے، بچے اور خواتین کو نشانہ بنا چکے ہیں۔فلسطین کے مظلوم مسلمانوں سے ان کے جینے کا حق چھینا جا رہا ہے۔ دودھ پیتے معصوم بچوں کی خون میں لت پت تصاویر منظر عام پر آ چکی ہیں۔کل تک جو حلقے اور حکمران ملالہ یوسف زئی پر بیان بازی کرتے نہیں تھکتے تھے آج ان سب کی زبانوں کو تالے لگ چکے ہیں۔یورپی ممالک بالخصوص امریکہ اور برطانیہ جنہوں نے ملالہ یوسف زئی پر حملے کو تو بڑھ چڑھ کر اٹھایا اور مذمتیں کیں لیکن انہیں فلسطین میں شہید ہونے والی ملالائیں نظر کیوں نہیں آتیں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ مسلم ممالک OIC کی کانفرنس بلائیں اور فلسطین پر اسرائیلی حملوں کے خلاف اپنے واضح موقف کا اعلان کریں۔ فلسطینی حملے پر مسلم ممالک کی خاموشی بھی انتہائی افسوس ناک ہے۔"

☆......☆......☆

اپنے کاروبار کو ترقی دینے کا نادر موقع

سلسلہ وار"نظام خلافت راشدہ"پاکستان کے مذہبی رسالوں میں اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہر ماہ سب سے زیادہ شائع ہو کر دینی حلقوں تک پہنچتا ہے۔ایک سروے کے مطابق ہر ماہ ڈیڑھ لاکھ کے قریب لوگ یہ رسالہ پڑھتے ہیں۔اپنے کاروبار کو وسعت دینے کے لیے سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ میں اشتہار دیجئے۔نرخنامہ حاصل کرنے کے لیے درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

رابطہ آفس

سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد 0306-7810468

آفس ٹائم صبح 9 سے شام 5 بجے تک رابطہ کریں

امیر عزیمت حضرت مولانا

حق نواز جھنگوی شہیدؒ

کے سوانح واف کار اور مشن سے مکمل آگاہی کے لئے

ہدیہ 40 روپے

نظام خلافت راشدہ
خصوصی شمارہ نمبر 1
جلد 2 کا مطالعہ فرمائیں

سٹاک میں دستیاب ہے

رابطہ آفس

فاروق پبلی کیشنز قاسم بازار بخاری چوک سمندری
0300-7810468

لعنت اللہ علی الکاذبین ترجمہ جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

ہمارا عزم فطرت سے قریب تر صحت مند زندگی

1500 روپے

نسخہ جوہر زیتون

صدق بیانی کی تمام حدود کو ملحوظ رکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ نسخہ جوہر زیتون کی ایک ہی خوراک انشاءاللہ ایک مرتبہ تو مریض گھنٹیا کو بستر مرگ سے اٹھا دیتی ہے۔

جوہر زیتون جوڑوں کے درد کا مکمل علاج

تمام نباتات خالق ارض وسماء کے ہی پیدا کردہ ہیں لیکن چند پودوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے خود اپنے مقدس کلام میں فرمایا ہے اس طرح ان پودوں کے نام تا ابد کلام الٰہی میں محفوظ ہو گئے ہیں ان میں زیتون کا ذکر با کثرت ملتا ہے۔قرآن پاک میں ارشاد ہے"قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی اور قسم ہے طور سینا کی اور اس امن والے شہر کی ہم نے انسان کو بہترین انداز میں پیدا فرمایا ہے"قرآن پاک میں زیتون کا لفظ اس کے نام کے ساتھ چھ مرتبہ آیا ہے۔

فوائد جوہر زیتون

- جوہر زیتون: جوڑوں کا درد، کمر کا درد، ٹانگ کا درد ختم کرتا ہے۔
- جوہر زیتون: پٹھوں کی کمزوری، جوڑوں پر سوج، ورم ختم کرتا ہے۔
- جوہر زیتون: گنٹھیا، موہروں کا درد، سر درد، کمزوری ختم کرتا ہے۔
- جوہر زیتون: تمام جسمانی درد کو ختم کر کے یورک ایسڈ کو خارج کرتا ہے۔

قائم شدہ 1950 شعبہ طب نبوی دار الخدمت

جوہر زیتون 0308-7575668 0345-2366562

پاکستان کا مقدر نظام خلافت ہے

ممبران پارلیمنٹ کے نام...... ستمبر یوم تاسیس کے حوالے سے علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی فکر انگیز تحریر

قیام پاکستان اور دو قومی نظریہ:

آپ سے زیادہ اس حقیقت سے کون واقف ہو گا کہ پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ پر رکھی گئی ہے۔ مذہب، کلچر، تمدن، تہذیب اور معاشرت کے جداگانہ تصور نے ملت اسلامیہ کی ایک کثیر آبادی کو مجبور کیا کہ علیحدہ وطن کے لئے سربکف ہو جائیں، بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے مسلمانوں کی ایک بڑی آبادی کے بالمقابل الگ قومیت کا نعرہ لگا کر، صرف ایک نظریہ اور ایک مذہب کی بنیاد پر پاکستان کے حصول کیلئے جدوجہد کی۔ ہندوؤں کی اسلام اور مسلم دشمنی نے انگریزوں سے نفرت کے ساتھ امت مسلمہ کو ہندوؤں سے دوری اور علیحدگی پر مجبور کیا۔ ایک عشرہ سے بھی کم مدت میں یہ کارواں کامیابی کے ساحل مراد تک پہنچ گیا اور اس طرح تاریخ کے افق پر پاکستان کے نام سے دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت معرض وجود میں آ گئی۔ پاکستان کی اکثریت اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتی تھی۔ مسلمانوں کی قربانیوں کے حقیقی تقاضے کے برعکس قیام پاکستان کے فوراً بعد یہاں قادیانی، شیعہ اور لادین عناصر نے اس کی نظریاتی بنیادوں پر کلہاڑی چلانا شروع کی، تو بانی پاکستان جیسا خالص غیر مذہبی سوچ رکھنے والا انسان آخر یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو گیا۔

"پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا، ہمیں یہاں خلفائے راشدینؓ کی طرز پر فلاحی حکومت قائم کرنا ہو گی۔"

قائداعظمؒ کی وفات کے بعد ان کے جانشینوں نے نا کی امیدوں، تمناؤں اور نصب العین کو طاق نسیان پر رکھ یا۔ انہی کے حواری ان کے کفن کو تار تار کرنے لگے۔ جوتیوں میں دال بٹنے لگی۔ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر مسلم لیگ ہی کے دستور اور لائحہ عمل سے پہلوتہی ہونے لگی۔ قائداعظمؒ کے ناخلف جانشینوں نے پاکستان کی نظریاتی سرحدوں سے غداری کی۔ اسلام کا نام لے کر اقتدار کو طول دینے والے اقتدار پر آئے۔ لیکن اسلام کی فلاحی مملکت جس کے لیے محمد علی جناحؒ اور ان کے بعض مخلص رفقاء نے جان جوکھوں میں ڈالی تھی۔ وہ آج تک قائم نہ ہو سکی، بانی پاکستان کے کھلے اعلان کے باوجود نظریاتی محاذ پر پاکستان لادین قادیانی اور شیعہ عناصر کے ہاتھوں بازیچۂ اطفال بنا رہا۔ قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے دنیا بھر کے پاکستانی سفارتخانوں کو قادیانی تبلیغ کا مرکز بنا ڈالا۔ ملٹری اتاشی سے لیکر قونصلر تک ہر سطح پر قادیانیوں کو بھرتی کر کے وزیر خارجہ اپنے مذہب سے وفاداری کا حق ادا کرتے رہے۔

پاکستان کے مسلم مکاتب فکر کے تمام علماء نے حکومت کو متنبہ کیا کہ قادیانی اسلام کے دشمن اور پاکستان کے غدار ہیں، لیکن حکومت کی سرد مہری اور عیاری نے علماء کے اس احتجاج کو فرقہ واریت، فساد اور تخریب کاری قرار دیا۔ قادیانیت کے کھلے کفر کے خلاف احتجاج کے طور پر ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی۔ لاہور کی سڑکیں دس ہزار نوجوانوں کے خون سے سرخ ہو گئیں۔

> **مسلمانوں کی قربانیوں کے حقیقی تقاضے کے برعکس قیام پاکستان کے فوراً بعد قادیانی، شیعہ اور لادین عناصر نے اس کی نظریاتی بنیادوں پر کلہاڑی چلانا شروع کر دی**

پاکستان میں غیر اسلامی نظریات کا فروغ:

انگریزی تمدن کے دلدادہ اور لادین حکمرانوں نے اپنی غیرت کو تج کر خالص جانبداری کا مظاہرہ کیا۔ قادیانی وزیر خارجہ کی تو چھٹی ہو گئی، لیکن قادیانیوں کی سرگرمیاں زیر زمین جاری رہیں۔ ایک طویل عرصہ تک پاکستان جیسا نظریاتی اور اسلامی ملک سر آغا خان، ممتاز دولتانہ، خواجہ ناظم الدین، غلام محمد، سکندر مرزا اور یحییٰ خان جیسے لادین اور شیعہ حکمرانوں کا تختہ مشق بنا رہا۔ ایک دور میں فوج اور سول سروس میں ساڑھے بارہ سو سے زائد قادیانی افسر تعینات تھے۔ انہوں نے اپنی نام نہاد نبوت اور کافرانہ نظریات کے فروغ میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ایک کلرک سے لے کر ۲۲ ویں گریڈ کے افسران تک ہر قادیانی اپنے مذہب کے فروغ میں جہاں تعصب ذہنی کا شکار رہا۔ وہاں پر وہ اپنے مذہب کے ایک مبلغ و مربی کا کردار ادا کرتے ہوئے علمائے حق کے خلاف پروپیگنڈے اور نفرت پھیلانے میں کسی یہودی، عیسائی اور ہندو سے کم نہ تھا۔

پاکستان کا شروع ہی سے یہ المیہ رہا کہ علماء کا ایک طبقہ تقسیم ملک کی مخالفت کے باعث حکمرانوں کے دست ستم کی بھینٹ چڑھا رہا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزی استبداد نے علماء حق اور اسلام کے سکالروں کے خلاف جو نفرت دینی اداروں میں پھیلائی تھی۔ انہیں انگریزی مخالفت کی وجہ سے جھگڑالو، فسادی، تخریب کار اور ملک دشمن قرار دیا تھا اس تاثیر نے ہر جگہ اثر جمایا۔

دوسری طرف خود علماء جدید تعلیم سے ایسے دور رہے کہ مسٹر اور ملا کے مابین پیدا کئے جانے والے کفر کے انگارے بھڑکتے رہے۔ ایک خدا، ایک پیغمبر اور ایک کتاب کے ماننے والے انگریزی اور دینی طبقات طویل عرصہ تک باہم دست و گریباں رہے۔ اس نبرد آزمائی سے سب سے زیادہ فائدہ لادین عناصر، قادیانی اور شیعہ لابی نے اٹھایا، انہیں دینی قیادت کے فروعی اختلافات کو بھی بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کا خوب موقع ملا۔ اس طرح ۴۲ سال باہمی نفرت اور بے جا دوری میں گزر گئے۔ انگریزی تعلیم سے آراستہ حکمرانوں اور فرنگی استعمار کے مراعات یافتہ طبقہ کے سامنے جب بھی اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ آیا۔ انہوں نے دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اختلافات کی آڑ میں اسے مسترد کر دیا۔ ۱۹۵۱ء میں علماء کے تمام مکاتب فکر نے جب ۲۲ نکات پر مشتمل متفقہ لائحہ عمل اختیار کرنے پر ایک دستوری آئیڈیل پیش کیا تو حکمران پس و پیش کرنے لگے۔

مسئلہ ختم نبوت کیلئے علماء کی متفقہ جدوجہد:

حضرت امیر عزیمت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، سید

مولانا ابوالحسنات قادری، مولانا محمد علی جالندھری، داؤد غزنوی، قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے قادیانیت کے اسلامی دعوؤں کی قلعی کھولی تو ایک طویل عرصہ تک "جدید" تعلیم یافتہ طبقہ ان کے استدلال کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوا۔ قادیانیوں کے پروپیگنڈہ، اقرار ختم نبوت، تائید شعائر اسلام کے ایسے اثرات حکمرانوں کے قلوب میں سرائیت کر چکے تھے کہ وہ ایک لمحہ بھی ان کے کفریہ عقائد، دجل وفریب سے آلودہ نظریات کی بنا پر انہیں کافر اور غیر مسلم ماننے پر تیار نہ ہوئے۔

فتنہ قادیانیت کے خلاف اٹھنے والے علماء کو فرقہ واریت، انتہا پسندی کا تمغہ دینے والے افسران اور ارکان پارلیمنٹ نے اصل حقیقت کا پتہ چلنے پر قادیانیوں کو کافر قرار دیا

بالآخر علماء کی ۹۰ سالہ کاوش اور سعی پیہم رنگ لائی اور ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ایک تحریک کے نتیجے میں مولانا مفتی محمود نے ان کے عقائد ونظریات ان کی کتابوں سے آشکار کر دیئے۔ مفتی محمود کی تائید وحمایت میں مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا معین الدین لکھنوی کے علاوہ ۱۶ ارا کین کی ایک بڑی تعداد نے ہاتھ اٹھائے، مولانا مفتی محمود کا طرز استدلال، انداز تقریر، قوت بیان اس قدر پر اثر اور دل میں اتر جانے والا تھا کہ قادیانیوں کا اس وقت کا سربراہ مرزا ناصر بھی ان کے سامنے لاجواب ہو گیا۔ بالآخر انگریزی خوانوں اور دین سے کما حقہ، واقفیت نہ رکھنے والی اکثریت نے بھی اس کفر کو تسلیم کر کے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا قادیانیوں کے کھلے کفر کا یہ وہ اقرار تھا جس کی وجدو جہد میں ہزاروں علماء اور مسلمان جام شہادت نوش کر چکے تھے، جس کے اعلان کے جرم میں سینکڑوں علماء سالہا تک میانوالی، مچھ، لاہور ملتان، ڈیرہ غازی خان، فیصل آباد کی جیلوں میں عمروں کی کئی کئی منزلیں گزار چکے ہیں۔

آپ حضرات ہی میں بہت سے افسران اور ممبران نے قادیانیوں کے اقلیتی حقوق کے تحفظ کے بہانے علماء کا راستہ روکا تھا۔ ان پر پابندیاں عائد کی تھیں۔ ان کے داخلے بند کیے تھے۔ انہیں کافر کہنا تو درکنار ان کے عقائد سے آگاہ کرنے پر بیسیوں مقدمات قائم کیے گئے تھے۔ علمائے حق نے اپنی شرعی ذمہ داری کے تحت کسی مداہنت کا اظہار نہ کیا تھا۔ انہوں نے تمام مشکلات اور عواقب کو بصد خوشی قبول کر کے اسلام کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اسلاف کی سنت تازہ کر دی۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اسلام کا بنیادی مسئلہ تھا، لیکن پاکستان کے دین سے بے بہرہ اکثر حکمرانوں کو نظریہ پاکستان کی روشنی میں بھی اس کا قطعی احساس نہ تھا۔ انہیں اپنے عہدہ اور افسری کے باب میں مذہب اور عقیدہ کی سوچ سے بالکل تہی ہو کر سوچنے کا حکم دیا گیا تھا۔ انکے سامنے دنیوی عہدہ کا احترام اسلام کی شرعی اور ایک مسلمان ہونے کے ناطے پیدا ہونے والی ذمہ داری سے کہیں زیادہ تھا۔

حکمرانوں اور ارکان دولت کے فرائض:

اسلامی مملکت میں حکمرانوں کی سوچ اور فکر بلاشبہ مساوات کی آئینہ دار ہوتی ہے، لیکن ایسا تو کسی حکومت میں نہیں ہوا کہ خود انہی کی مملکت کی بنیاد جس نظریہ پر رکھی گئی ہے اس کی بنیادیں کھودی جا رہی ہوں۔ انکے عقائد پر کلہاڑا چلایا جا رہا ہو۔ ان کی نئی نسل کو ان کے اسلامی عقائد سے برگشتہ کیا جا رہا ہو۔ ان کے سامنے ان کے دین کی اصل شکل مسخ کی جا رہی ہو۔ ان کے سامنے ایک نئے مذہب، نئی تہذیب اور نئی تمدن اور نئی معاشرت کا درس دیا جا رہا ہو اور وہ رواداری اور اعتدال اور مصلحت اور ملکی حالات کا بہانہ بنا کر آسودہ خواب رہیں۔

خود اپنی موجودگی میں کفر کو اسلام کے لبادے میں پروان چڑھنے دیں...... اگر یہ سب کچھ درست ہے تو پھر آپ کو ہندوؤں سے علیحدگی اختیار کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی پھر دو قومی نظریہ کو کیوں سینے سے لگایا گیا تھا۔ اگر ہندو علیحدہ مذہب اور الگ معاشرت کا علمبردار ہے تو اس طرح کوئی اور گروہ اسی طرح الگ مذہب معاشرت اور الگ عقائد ونظریات اپنائے اور پھر یہ سب کچھ ہندوؤں سے بھی آگے بڑھ کر اسلام کے نام پر کر رہا ہو تو ایسے موقع پر آپ کی خاموشی اس بات کا ثبوت نہیں کہ خود اسلام کی چودہ سالہ تصویر کو بدلنے میں ان کی معاونت کر رہے ہیں۔ آپ صرف ایڈمسٹریشن کی آڑ میں غیر اسلامی افکار کو پنپنے کا موقع دے رہے ہیں۔ کیا آپ نے نظریہ پاکستان سے وفاداری کا حلف نہیں دیا؟ کیا آپ کفر کو پھیلتا ہوا دیکھ کر بھی اس عہد کے ایفاء کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر اس کفر کے بالمقابل کوئی جماعت نبرد آزما ہو یا اسلام کے اس فریضہ پر عمل پیرا ہو تو آپ حسب سابق پھر ان کا راستہ روکتے ہیں۔ ان کی خالص اسلامی جدو جہد کو فرقہ واریت، تخریب کاری، فساد قرار دیتے ہیں۔

شیعہ مذہب دنیائے عالم کا وہ خطرناک اور زہر افشاں فتنہ ہے جس نے اسلام کے نام پر اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کیا ہے

تاریخ اسلام کے دریچے میں جھانکنے والا ہر شخص جانتا ہے۔ ۱۶ھ میں امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کی فوجیں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی قیادت میں ہزاروں کی تعداد میں ایران پر حملہ آور ہوئیں۔ ایرانی حکومت کا سرکاری مذہب زرتشت کے مطابق مجوسیت تھا۔ ایرانی حکومت کے ظلم وتشدد اور بربریت سے انسانیت ہار چکی تھی، سرمایہ داروں کے تکبر اور انانیت نے پورے ملک کے غریب عوام کو چکی کے دو پاٹوں کی طرح پیس کر رکھ دیا تھا۔ استبداد و جور کی سیاہ اندھیری میں فاروق اعظمؓ نے عدل و انصاف اور رعایا پروری کا دیپ جلایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پورا ایران اسلام کے ظل عاطفت میں آ گیا۔

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظمؓ کے فتح کیئے ہوئے ایران میں آج سے تین سو سال پہلے اسماعیل صفوی جیسے حکمرانوں کی غداری کی وجہ سے شیعہ مذہب کے جرثومے پھوٹنا شروع ہوئے۔ ایران کے سنی علماء، مجتہد، مشائخ، سکالر، دانشور ارکان رواداری اور مصلحت کی لمبی لمبی چادریں تان کر آسودہ خواب تھے۔ ۹۵ فیصد سنی اکثریت طاقت کے ذریعے اقلیت میں تبدیل کر دی گئی، ایک ہزار سال کی اسلامی مملکت کے بعد ایران کی سیاسی ہیئت تبدیل ہو گئی۔ امیر المومنین سیدنا فاروق اعظمؓ کے فتح کیئے ہوئے ملک میں خود انہی کو کافر قرار دینے والے مسلط ہو گئے سنیت کو سینکڑوں برس میں ایسا کاری زخم پہلے کبھی نہ لگا تھا جیسا یہ زخم تھا، یوں تو سانحہ بغداد ابن علقمی نامی شیعہ کا سیاہ کارنامہ بھی کوئی اس صدمے سے کم نہ تھا، لیکن پورے کا پورا ملک مسلم قومیت سے نکل کر شیعیت کے تصور میں گم ہو جائے۔ کفر طاقت کے ذریعے اسلام بن جائے ظلم کو انصاف شمار کیا جائے۔ ساری...... سلطنت............ صحابہ کرامؓ دشمنوں کی آغوش میں چلی جائے۔ اسلام کا یہ پہلا واقعہ تھا۔

شیعہ مذہب دنیائے عالم کا وہ خطرناک اور زہر افشاں فتنہ ہے۔ جس نے اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کھودی ہیں اپنا تشخص اسلام ہی کے نام پر قائم کر کے اسلامی حکمرانوں کی سادگی، لاعلمی، کم مائیگی، فروتنی، مصلحت براری کا مذاق اڑایا ہے۔ جس قوم کا تصور، توحید ورسالت تصور قیامت و بعثت، تصور قرآن وسنت، تصور عقائد احکام، تصور معاشرت

دشمن اسلام سے بالکل جدا اور محمدی شریعت سے کوسوں دور ہو اس کی عیاری وار فتنہ پروری کی بہر حال داد دینی پڑتی ہے کہ وہ کیونکر ۱۴۰۰ سال سے امت محمدیہ کے ایک طبقے اور دیگر غیر مسلم اقوام میں خود کو بطور مسلمان متعارف کرانے میں کامیاب ہو چکا ہے۔

وہ گروہ تحریف قرآن اور تکفیر صحابہؓ کے علاوہ اسپین الزغل کے ذریعے اسلامی حکومت کو پارہ پارہ کرنے سانحہ بغداد برپا کرنے، صلاح الدین ایوبیؒ کے قتل کا منصوبہ بنانے، سلجوقی اور فاطمی حکومتوں کو زیر وزبر کرنے، میر صادق کے ذریعے سلطان ٹیپو کو قتل کرنے، میر جعفر کے ذریعے نواب سراج الدولہ کو راستے سے ہٹانے کے باوجود اپنے تئیں اسلام کا بہی خواہ قرار دینے میں شرم محسوس نہیں کرتا۔

خمینی، اس کے پیشواؤں اور پاکستانی حواریوں کے وہ کون سے نظریات تھے جن کی تردید کے جرم میں مولانا حق نواز کو شہید کیا گیا اصحابؓ رسولؐ کے بارے میں خمینی کا نظریہ:......

''اگر بالفرض قرآن میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کے لئے امام (یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) کا نام بھی ذکر کر دیا جاتا تو یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ اس کے بعد امامت وخلافت کے بارے میں مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوتا جن لوگوں نے (حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ) حکومت وریاست کی طمع ہی میں برسہا برس سے اپنے کو دین پیغمبر اسلام سے وابستہ کر رکھا تھا۔ اور چپکا رکھا تھا جو اسی مقصد کے لئے سازش اور پارٹی بندی کر رہے تھے، ان سے ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان کو تسلیم کر کے اپنے مقصد اور اپنے منصوبے سے دست بردار ہو جاتے جس حیلے اور جس پینترے سے بھی ان کا مقصد (یعنی حکومت واقتدار) حاصل ہوتا وہ اس کو استعمال کرتے اور بہر قیمت اپنا منصوبہ پورا کرتے۔ (کشف الاسرار ص ۱۱۳، ۱۱۴)

خمینی نے ص ۱۱۷ پر مخالفت عمر با قرآن کا باب قائم کر کے آخر میں حدیث قرطاس کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلہ کلام میں عمر فاروق اعظمؓ کی شان میں ان کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

خلفائے ثلاثہ وغیرہم سے بروز قیامت سوال کیا جائے گا کہ تم میں اہلیت نہ تھی تو حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیوں کیا:

عبارت:......خلفاء ثلاثہ (ابوبکرؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ) معاویہ خلفاء بنی امیہ خلفاء بنی عباس اور جو

7 فیصد اقلیت کا 90 فیصد سرکاری ملازمتوں پر براجمان ہونا ملک وقوم کے لئے گہری سازش ہے

لوگ ان کے حسب منشاء کام کیا کرتے تھے ان سب سے احتجاج کیا جائے گا کہ تم نے نظام حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیوں کیا؟ (حصہ دوم ص ۹ ایضا)

ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ جہنم کے صندوق ہیں: (نعوذ باللہ):

امام جعفر سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک کنواں ہے کہ اہل جہنم اس کنویں کے عذاب کی شدت وحرارت سے پناہ مانگتے ہیں اور پھر اس کنویں میں آگ کا ایک صندق ہے جس کی شدت وحرارت کے عذاب اس کنویں والے بھی پناہ مانگتے ہیں اس کنویں میں چھ آدمی ہونگے جن میں سے پہلی امتوں کے حضرت آدم کا بیٹا قابیل جس نے ہابیل کو قتل کیا تھا۔ نمرود، اس امت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ معاویہؓ خوارج کا سربراہ (حق الیقین ص ۵۲۳)

جناب عمر رات کے وقت لوگوں کے گھروں میں جھانک کر ان کے عیب تلاش کرتا تھا (جو کہ قرآن حکیم کی مخالفت ہے)۔ صفحہ ۴۳۲:

صحابیت کی سند لعنت سے نہیں بچا سکتی:

عبارت:......کیا صحابی اسی کو کہتے ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچائے اور پھر رسول اللہ ﷺ پر اتری ہوئی کتاب کو جلانے کا آرڈر دے دے، صرف اپنی بادشاہت کے بل بوتے پر سنی لوگ ان لوگوں کے ایسے تمام عیوب پر پردہ ڈالنے کے لیے صحابی کا لیبل چسپا دیتے ہیں،

کی وارداتیں دم توڑتی نظر آتی ہیں:

عبارت:......خلافت راشدہ جس کا آج دنیا میں ڈنکا بجایا جا رہا ہے اپنی سفا کی اور ظلم وجبر کی بھیانک واردات کے اعتبار سے ایک ایسا دور حکومت اور عہد ستم رانی ہے کہ اس پر بھی ایک قرطاس ابیض شائع کرنے کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ یہ خلافت راشدہ جس نے اپنے تین خلیفوںؓ کے زمانہ اقتدار میں اپنوں پر بھی شب خون مارے اور بیگانوں پر بھی تک دتاز کی اس کے بیان کے لئے بھی ایک طویل دفتر درکار ہے۔ (صفحہ ۵ دیباچہ)

اصل قرآن موجودہ قرآن سے دو حصے بڑا تھا:

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جبرائیل علیہ السلام محمد ﷺ پر لے کر نازل ہوئے تھے اس میں (۱۷۰۰۰) سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ (اصول کافی ج ۲ صفحہ ۴۶۳)

(موجودہ قرآن مجید میں خود شیعہ مصنفین کے لکھنے کے مطابق کل ساڑھے چھ ہزار آیات بھی نہیں)

محترم قارئین! ''نقل کفر، کفر نہ باشد'' کے تحت یہ چند انتہائی بیہودہ اور غلیظ عبارات آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔ کیا یہ ۱۴۰۰ سال کے کسی مسلم امام یا اہل سنت کے کسی طبقے کی مستند کتاب سے ثابت ہیں؟

کیا قرآن وحدیث شریف سے ان افکار کا کوئی ثبوت نظر آتا ہے؟

اس وقت اس کفریہ عقائد کو اسلام ثابت کرنے کے لیے ایرانی ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات، دولت کے انبار، حکومت کی پوری مشینری برسر عمل ہو اور دنیا بھر کی کوئی اسلامی حکومت بحیثیت حکومت اس کے خلاف زبان تک کھولنے سے گریزاں ہو، اسلام کی روح سے دوری کے باعث مسلمان سیاست دان بھی مہر بلب ہوں، سلمان رشدی کے کفر کے خلاف تو وہ سڑکوں پر نکل آئیں لیکن خمینی اور شیعیت کے اسلامی نعروں سے وہ ایسے متاثر ہوں کہ رشدی کے کفر سے دس گنا بڑے اور غلیظ دجل کو بھی دجل اور کفر قرار

شیعہ عقائد 1400 سال کے کسی مسلم امام یا اہل سنت کے کسی طبقہ کی مستند کتاب سے ثابت نہیں

''ایں کلام یاوہ کہ از اصل کفر وزندقہ ظاہر وزندقہ ظاہر شدہ، مخالفت است با آیت از قرآن کریم۔

(کشف الاسرار ص ۱۱۹ از خمینی)

اس جملہ میں حضرت فاروق اعظمؓ کو صراحتاً کافر وزندیق قرار دیا گیا ہے۔

لیکن صحابی کی سند ان لوگوں کو لعنت سے نہیں بچنے دے گی، کیونکہ لعنت اپنے گھر خود تلاش کر لیتی ہے۔ (صفحہ ۳۱، ۳۲)

دور خلافت راشدہؓ خون ریزیوں اور سفا کیوں کا سیاہ دور تھا، جس کے سامنے ہلاکو و چنگیز

دینے سے انکاری ہوں، کیا یہ نظریات، یہ عقائد، یہ افکار، یہ لٹریچر، یہ تحریریں علیحدہ مذہب، علیحدہ تمدن، الگ تشخص اور بالکل جدا انداز فکر کے غماز نہیں، ہندوؤں کے کلچر اور مذہب کو علیحدہ قرار دے کر اگر آپ اپنا وطن بھی الگ بنا چکے ہیں تو اسلام کے نام پر جس کفر نے انگڑائی لی ہے اسکے بارے میں

CamScanner

آپ صرف یہ ماننے کے لیے بھی تیار نہیں کہ جس مذہب کا تصور خمینی نے پیش کیا وہ اسلام اور محمدی شریعت سے کوسوں دور ہے۔

اندریں حالات یہ بات نہایت قابل غور ہے کہ اگر پاکستان کے تناسب آبادی کو تبدیل کر دیا گیا اور یہاں تین فیصد اقلیت ۹۰ فیصد سرکاری ملازمتوں پر براجمان ہوگئی اور اس خوفناک سازشوں کے ذریعے ایران اور شام کی طرح یہاں بھی شیعہ انقلاب برپا کرنے کی راہ ہموار ہوئی تو اس شرعی اخلاقی، سیاسی اور قومی گناہ، میں دیگر طبقوں کی طرح آپ بھی بڑے مجرموں کی صف میں شامل ہوں گے اور اسلامی تاریخ آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گی، آنے والی نسلیں آپ کی بے حسی پر ضرور آپ کی مذمت کریں گے، اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس دور میں خالص سنیت کی بنیاد پر اسلامی تعلیمات کے فروغ میں آپ کو بھی اہم کردار ادا کرنا ہے۔ سپاہ صحابہؓ آپ کے سامنے حقائق واضح کر کے اتمام حجت کرنا چاہتی ہے۔

پاکستان کیلئے نئے اسرائیل کے قیام کی سازش:

۱۹۸۶ء سے آغا خانی شیعوں نے گلگت، اسکردو، بلتستان کے شمالی علاقوں میں مشتمل علیحدہ صوبے کے قیام کے لئے بھاگ دوڑ شروع کر دی تھی۔ اس علاقے میں پسماندگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آغا خانیوں نے غریب اور ناخواندہ آبادیوں میں اپنے مذہب کا جال پھیلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، دور افتادہ پہاڑی بستیاں آغا خانی شکنجوں میں جکڑی ہوئی ہیں۔ سماجی بہبود کے نام پر آغا خانیت کا فروغ ایک گہری سازش تھی۔ ان تمام علاقوں پر فلاحی اداروں کے ڈورے ڈال کر یہاں کے بااثر شیعوں نے علیحدہ صوبے کے قیام کیلئے اندر ہی اندر کوششیں شروع کر دی تھیں۔ اس سلسلے میں اعلیٰ سطح پر شیعہ افسروں کی ایک بڑی تعداد نے علیحدہ صوبے کے قیام کے لئے جنرل ضیاء الحق کے دور ہی میں تیاری مکمل کر لی تھی۔ تاہم شمالی علاقوں کے سنی علماء اور جمعیت علماء اسلام کے اکابرین نے اس سلسلے میں پہلی آواز بلند کر کے اس سازش کو بے نقاب کر دیا۔ اس طرح سردار عبدالقیوم کے اس مطالبے کے بعد کہ یہ علاقہ آزاد کشمیر کا حصہ ہے علیحدہ صوبے کا اعلان ملتوی کر دیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ اس صوبے کے قیام کے بعد اسرائیل کی طرح پاکستان کے پہلو میں ایک شیعہ ریاست چاروں صوبوں کی اکثریتی سنی آبادی کے لئے کس قدر نقصان دہ ہو سکتی تھی، پھر ایسے حالات میں جب کہ آغا خان کے علاوہ ایرانی حکومت اس صوبہ کی تعمیر و ترقی کے لئے اربوں ڈالر کی فراہمی کا خفیہ وعدہ بھی کر چکی ہو گیا آپ کا پاکستان اس خوفناک سازش کا متحمل ہو سکتا ہے؟

> **شیعہ کی سیاسی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ 1400 سال سے شیعہ نے ہر دور میں سنی مملکتوں کو زیر وزبر کر کے غداری اور سازشوں کے ذریعے اپنے انقلاب کی راہیں ہموار کی ہیں**

خلیج کی جنگ کے فوراً بعد شیعہ انقلاب کی سازش

آپ جانتے ہیں کہ عراق اور اتحادی ممالک کی جنگ میں ہمارا موقف یہ رہا ہے کہ عراق نے کویت جیسے اسلامی ملک پر قبضہ کر کے غلط قدم اٹھایا تھا۔ اس سلسلے میں سعودی عرب نے کویت کی آزادی کے لئے نمایاں کردار ادا کیا تھا خدا خدا کر کے کویت آزاد ہوا، جونہی جنگ بندی ہوئی ۴ مارچ ۱۹۹۱ء کو سید باقر الحکیم (شیعہ لیڈر) نے موقع غنیمت جانتے ہوئے شیعہ انقلاب برپا کرنے کا اعلان کر کے بصرہ، نجف اور کربلا پر قبضہ کر لیا۔ وہ ایران جو آج تک عراق کی حمایت کر کے دنیا بھر کے عوام کو یہ تاثر دیتا رہا تھا کہ وہ امریکی جارحیت کی وجہ سے عراق کا حامی ہے خفیہ طور پر اس انقلاب کی پشت پناہی کرتا رہا۔ عراقی فوجیں اگر یہ بغاوت نہ کچلتیں تو آپ دیکھتے کہ سنی ملک عراق بھی ایران کی طرح شیعہ ریاست قرار پاتا۔

شیعہ کی سیاسی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۴۰۰ سال سے شیعہ نے ہر دور میں سنی مملکتوں کو زیر و زبر کر کے غداری اور سازشوں کے ذریعے اپنے انقلاب کی راہیں ہموار کیں۔ ایران میں ۹۵ سال پہلے ۴۰ ہزار علماء کو قتل کر کے شیعہ انقلاب برپا کیا گیا شام بھی شیعہ ستم کاری کی بھینٹ چڑھا۔

بے نظیر حکومت میں ایرانی افسروں کا ایک خفیہ اجلاس راولپنڈی میں ہوا جس میں پاکستان میں تیرہ عدد خانہ فرہنگ ہائے ایران کے ڈائریکٹرز شریک ہوئے اس میں یہی مسئلہ زیر بحث آیا کہ پاکستان میں شیعہ انقلاب کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ پنجاب کی سنی حکومت ہے اگر یہ حکومت ختم ہو جائے تو بے نظیر پورے ملک میں شیعہ انقلاب کا راستہ ہموار کر سکتی ہے یہ وہ رپورٹ ہے جو سپیشل برانچ کی فائلوں میں آج بھی موجود ہے۔

ہمارا موقف:

ان حالات میں اگر آپ ہماری جدوجہد پر گہری نظر ڈالیں تو ضرور یہ سمجھ جائیں گے کہ ہماری جماعت ہی پاکستان میں شیعہ انقلاب اور خمینی افکار و نظریات کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ ہم پاکستان کی بقاء اور اہل سنت کے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

> **ہم پاکستان کی بقاء اور اہل سنت کی حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں اور ہماری جماعت ہی پاکستان میں شیعہ اور ایرانی انقلاب کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے**

یہ ملک ہمارا ہے اس کی املاک کا نقصان، اس میں قتل و غارت، گھیراؤ جلاؤ اور بدامنی ہرگز ہمارے مقصد میں شامل نہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کی اکثریت سنی آبادی کو اس کے جملہ حقوق دیئے جائیں، فوج میں بہادری پر نشان حیدرؓ دیا جاتا ہے تو نشان صدیقؓ نشان فاروقؓ، نشان عثمانؓ بھی دیئے جائیں۔ محرم الحرام ۹۔۱۰ تاریخ کو یوم حضرت حسینؓ پر اگر تعطیل ہوتی ہے تو حضرات خلفاء راشدینؓ کے ایام ہائے وفات و شہادت پر بھی تعطیل ہونی چاہیے۔ کرکٹ، ہاکی پر تو آپ تعطیل کرتے ہیں، اسلام کی مقدس شخصیات کے ایام پر کیوں تعطیل نہیں ہوتی، کیونکہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں انکے کارنامے نشر نہیں کیے جاتے، اہل سنت کو کس وجہ سے احساس محرومی میں مبتلا کیا جاتا ہے، ذرائع ابلاغ کس وجہ سے ملکی آبادی کے جذبات کا احساس نہیں کرتے، پاکستان میں شیعہ کا قابل اعتراض تمام لٹریچر ضبط کر کے مصنفین کے لئے سزائے موت مقرر کی جائے، تاکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے توہین صحابہ کا تصور ختم ہو جائے اگر ایران میں شیعہ ماتمی جلوس نہیں نکالتے اور اس طرح ان کے مذہب کا کوئی فرض نہیں ٹوٹتا تو پاکستان میں بھی اکثریت سنی آبادی کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے

باقی صفحہ نمبر 40

ایک روشن ستارہ

مولانا شعیب ندیم شہیدؒ

تحریر: حافظ ایم آر اختر، فیصل آباد

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہر جاندار چیز نے موت کا مزہ چکھنا ہے اور قرآن بھی اعلان کر رہا ہے کہ......

"کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ"

اس بات سے کسی بھی صاحب فہم وفراست والے شخص کو انکار نہیں ہے کہ شاہراہ زندگی کی منازل کو طے کرنے کے بعد ہر ذی روح نے موت کے پل کو عبور کر کے دار عقبیٰ میں قدم رکھنا ہے۔ اسی قانون الٰہی نے ہر صاحب شعور شخص کے دل میں گھر کیا ہوا ہے۔ یہی موت ہی وہ مسئلہ ہے کہ کرہ ارض کی خاک چھان مارو مگر اس مسئلے کا منکر تلاش بسیار کے بعد بھی میسر نہیں ہوگا۔

آپ اگر چند منٹ کے لیے ملاحظہ فرمائیں اس کائنات کا تو اس نتیجے پر پہنچ جائیں گے کہ اس دنیا میں توحید کے منکر بڑے ہوں گے۔ رسالتؐ کے منکرین بھی عام مل جائیں گے اساس اسلام یعنی اصحاب خاتم المعصومینؐ کے دشمنان بھی بڑی بڑی سرخ قلغیاں نکالے ہوئے موجود ہوں گے۔

قرآن و حدیث شریف کے منکر بھی نظر آئیں گے۔ جنت و دوزخ اور قیامت کے منکر بھی عیاں نظر آئیں گے۔ مگر اس عالم کائنات میں کہیں بھی کسی جگہ بھی کوئی ایک فرد واحد بھی موت کا انکاری نظر نہیں آئے گا۔ اس فانی دنیا میں اولیاء، انبیاء، اصحاب مصطفیٰؐ حتیٰ کہ جس پیغمبرؐ انقلاب کی خاطر اس ساری کائنات کا لامتناہی نظام ترتیب دیا گیا وہ ہمارے پیارے خاتم المعصومین ﷺ بھی (ظاہراً) دوام حاصل نہ کر سکے۔ خدائی دعویٰ......" اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی " کرنے والے بھی موت کے چنگل سے نہ چھوٹ سکے۔ یہ سلسلہ قیامت کی صبح تک یوں ہی نظام الٰہی کے مطابق جاری وساری رہے گا۔

قارئین محترم! اس دار فانی میں روزانہ خدا ہی بہتر جانے کہ کتنے لاکھوں انسان آنکھ کھولتے ہیں اور نہ معلوم کتنے ہزار رخت سفر باندھ کر اس فانی دنیا کو خیرباد کہہ کر اگلی دنیا میں جا بستے ہیں کہ جنکی کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی حتیٰ کہ اپنے عزیز واقارب بھی اس کی موت کو معمولی قرار دے کر اپنے کاروبار زندگی میں محو ہو جاتے ہیں اور ایسے ہی اس شخص کو بھول جاتے ہیں کہ جیسے وہ اس دنیا میں آیا ہی نہ تھا۔

مگر کچھ لوگ اس دار فانی کو اس انداز سے الوداع کہتے ہیں کہ ان کی جدائی میں آسمان روتا ہے، ستارے روتے ہیں، حجر وشجر آنسو بہاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اپنے تو کیا دشمن بھی اپنی بھول پر شرمندہ سے نظر آتے ہیں۔ ایسے خوش نصیب انسان بھی اس دنیا میں اپنا بستر گول کر جاتے ہیں کہ انکی حسن سیرت اور حسن کردار وعمل کے ایسے ٹمٹماتے ہوتے چراغ روشن ہوتے ہیں کہ ان چراغوں سے اپنے تو اپنے بیگانے (دشمن) بھی روشنی حاصل کرنا ضروری سمجھتے ہیں اس دنیا میں رہنے کے لیے اور ایسے نفوس قدسیہ اپنی ایسی حسین یادیں چھوڑ جاتے ہیں کہ عرصہ دراز گزر جانے کے بعد ذہن سے محو نہیں ہوتیں۔ بلکہ انسان کو خواہ کیسی ہی خوشی نصیب ہو جائے مگر باکردار اور برگزیدہ لوگوں کے فراق کو بھلانے میں ناکام رہتا ہے۔

حسن اخلاق اور کردار وعمل کے ایسے بھی دُرِّ یکتا ستاروں میں سے اور اسلام کے حقیقی رضا کاروں میں سے ایک شخصیت جو ابھی پچھلے سال ہمیں داغ مفارقت دے کر دار آخرت کو سدھار چکی ہے۔ جس نے 13 ستمبر 1990ء بروز اتوار کو خلعت شہادت زیب تن کیا ہے۔ تاریخ جس کو علامہ شعیب ندیم کے نام سے یاد کرتی ہے، کی بھی شخصیت ہے۔

کون علامہ شعیب ندیم شہید رحمۃ اللہ علیہ:

جو اٹک ضلع کے ایک گاؤں (پوڑمیانہ) میں ایک دیندار غیر معروف شخصیت ماسٹر عبدالعزیز صاحب کے گھر میں غالباً 1966ء میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق اعوان فیملی سے تھا پرائمری کی تعلیم گاؤں میں ہی حاصل کی پھر اٹک شہر میں ہائی سکول سے سیکنڈری بورڈ کا امتحان ممتاز حیثیت سے پاس کیا۔ والد گرامی قدر نے اس بیٹے کے چہرے سے کچھ غیر معمولی آثار دیکھ کر دینی علوم کے لیے اٹک کے مدرسہ میں داخلہ لے دیا۔ علوم دینیہ کے دوران بھی آپ نے جے ئی آئی (مولانا سمیع الحق گروپ) میں شمولیت اختیار کر لی اور دینی خدمات کو اپنے لیے حیات کا مقصد عظیم بنا لیا آپ کو اس انداز میں دینی خدمات کو سرانجام دے کر دلی تشفی نہ ہوئی تو آپ نے تزکیہ نفس اور انا (یعنی میں متکبرانہ) کے بت کو پاش پاش کرنے کی غرض سے رئیس التبلیغ مولانا محمد الیاسؒ کی جاری کردہ تبلیغی تحریک تبلیغی جماعت کے ساتھ وقت گزارنے کا فیصلہ لیا۔

علامہ شعیب ندیم صاحبؒ تبلیغی جماعت کے ساتھ ہی ضلع جھنگ میں آئے قدرت نے علامہ صاحبؒ کی مزید رہنمائی کی خاطر اس جماعت کی تشکیل جامع مسجد پپلیانوالی (موجودہ حق نواز شہیدؒ مسجد) جھنگ صدر میں کروادی یہ غالباً 1986ء کا سال رواں تھا۔ اس تشکیل کے دوران علامہ شعیب ندیم شہید کو حجتہ اللہ فی الارض بانی دفاعِ اصحاب رسول انقلاب امام سنی انقلاب امیر عزیمتؒ حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہید کو قریب سے دیکھنے کا موقع میسر آیا اور امیر عزیمتؒ کے خلوص سے لبریز سوز وگداز سے مستغرق خطابات ومواعظ حسنہ سماعت فرمانے کا موقع ہاتھ لگا۔ ان دنوں سپاہ صحابہؓ کو بنے ہوئے غالباً چند ماہ ہی ہوئے تھے اور مجدد ملت اسلامیہ حجتہ اللہ فی الارض شیر اسلام حضرت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ دشمنان صحابہؓ (رافضیت) پر برق الٰہی بن کر گرج رہے تھے۔ چنانچہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے خطابات لاجواب کے پر مغز اور دلائل وبراہین سے مزین مواعظ حسنہ اور بخاریؒ کی سی خطابت ملاحظہ فرما کر دل ہار بیٹھے اور سب ہتھیار پھینک کر اسی مسجد میں ہی دشمنان صحابہ سے دو دو ہاتھ کرنے کی ٹھان لی اور سپاہ صحابہؓ کے رکن بن گئے۔ اور علی الاعلان امیر عزیمت علامہ جھنگوی شہیدؒ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے اساس اسلام یعنی اصحاب خاتم المعصومین ﷺ

> شاہراہِ زندگی کی منازل طے کرنے کے بعد ہر ذی روح نے موت کے پل کو عبور کر کے دارِ عقبیٰ میں قدم رکھنا ہے کرہ ارض میں موت کا منکر تلاشِ بسیار کے بعد بھی میسر نہیں ہوگا

کے تقدس و دفاع کے لیے تن من دھن قربان کرنے کا عزم مصمم لیے ہوئے واپس اپنے علاقے (واہ کینٹ) میں پہنچے۔اور سپاہ صحابہؓ کے مشن اور کاز کو پھیلانے اور منوانے کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔جب کافی وسیع حلقہ احباب سپاہ صحابہ کا تیار کرنے میں کامران ہو گئے تو اپنے قائد علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو جلسہ کی صورت میں اپنے علاقے واہ کینٹ (راولپنڈی) میں دعوت دی۔

امیر عزیمتؒ جب پاکستان کے دل راولپنڈی میں جلوہ افروز ہوئے تو اس چھپے ہوئے خزانے (یعنی علامہ شعیب ندیم شہیدؒ) کی کاوشوں اور قربانیوں کی علی الاعلان داد دیئے بغیر، ہدیہ تحسین وتبریک پیش کئے بغیر نہ رہ سکے اور انہی قربانیوں کے ملاحظہ کرنے پر علامہ شعیب ندیم شہیدؒ کو ضلع راولپنڈی کا سیکرٹری جنرل مقرر کر دیا۔علامہ صاحب جو عہدہ کے بغیر ہی مشن سپاہ صحابہ کو وسیع حلقہ تک پہنچا چکے تھے سیکرٹری جنرل کی ذمہ داری کندھوں پہ آ جانے کے بعد اس مشن کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے شب روز کے فاصلوں اور اپنے ذہنی سکون اور صحت و آرام کو بھول گئے اور صرف اور صرف سپاہ صحابہ کے مشن کو ہی عشق کی سی حد سے بھی بڑھ کر پھیلانے اور عام کرنے، منوانے میں مصروف عمل ہو گئے مخلصانہ کاوشوں کے نتیجہ میں جب سپاہ صحابہؓ اسلام آباد اور راولپنڈی کی پہاڑیوں کو بھی مات دیتے ہوئے آسمان ثریا سے باتیں کرنے لگی تو علامہ شعیب ندیمؒ کے ساتھیوں نے آپ کو ڈویژن راولپنڈی کی سطح کی ذمہ داریوں کا حقدار ٹھہراتے ہوئے ڈویژنل جنرل سیکرٹری کے لیے نامزد کر دیا۔مگر علامہ شعیب ندیم شہیدؒ جو کہ عہدہ کے لالچ سے کوسوں دور ذہن رکھنے والے انسان عظیم تھے رضا مند نہ ہوئے بالآخر ساتھیوں نے باہمی مشورے سے مرکز سپاہ صحابہؓ (جھنگ) میں ہائی کمان سے رابطہ کیا تو مرکز کے حکم پر علامہ راولپنڈی ڈویژن کے جنرل سیکرٹری بنا دیئے گئے۔

آپؒ دن رات ایک کرنے کے باوجود بھی اس حد تک متفکر رہتے تھے کہ جیسے کوئی کام ہی نہ کرتے ہوں۔آپ کے دل میں ہمیشہ یہی فکر سمائی رہتی کہ کاش کوئی اور ذریعہ بھی نکل آئے کہ جس کی مناسبت سے دفاع اصحابؓ خاتم النبیینؐ کے مقدس مشن کو عام کرنے میں، پھیلانے اور منوانے میں مدد مل سکے۔اسی سوچ و بچار اور متفکرانہ ذہن کے دوران ایسی منازل بھی وارد ہوئیں کہ علامہ صاحب سخت پریشان ہو گئے مگر عزم مصمم کو ترک نہ کرنے کی ٹھان رکھی تھی۔خدا نے ہر مشکل سے بالآخر نکال دیا۔

علامہ شعیب ندیم شہید بحسن سیرت اور کردار وعمل کے ایسے ٹمٹماتے ہوئے چراغ تھے جن سے اپنے تو اپنے، بیگانے (دشمن) بھی روشنی حاصل کرنا ضروری سمجھتے

چلتے چلتے 1990ء کا سال آب و تاب اور چمک دمک کے ساتھ طلوع ہوا مگر جب فروری کا دوسرا ہفتہ خورشید کی کرنوں کے ساتھ کائنات میں ہویدا ہوا تو مرکز سپاہ صحابہؓ جھنگ کو کسی مخلص ساتھی کے ذریعے دوبئی سے فون موصول ہوا کہ امیر عزیمت حجۃ اللہ علی الارض علامہ حق نواز جھنگوی کے قتل کے لیے دوبئی، شام، ایران، لبنان وغیرہ میں کھلے عام چندہ اکٹھا ہو رہا ہے اور 20 سے 25 فروری 1990ء تک قتل کا منصوبہ تیار ہو گیا ہے۔امیر عزیمتؒ نے اس منصوبے کی اطلاع پر اتمام حجت کی خاطر اس وقت کے موجودہ صدر (بابا غلام اسحاق خان) کو ایک خط پوسٹ کیا اور حالات کی نزاکت کا احساس دلایا۔مگر بابا اسحٰق نے اس خط سے کوئی حرکت نہ کی کوئی حفاظتی انتظام کرنا تو کجا جواب دینا تو کجا، خط کے موصول ہونے کی اطلاع دینا بھی گوارا نہ کی۔

جب اس منصوبے کی اطلاع علامہ شعیب ندیم شہیدؒ ہوئی تو علامہ صاحب بے حد غمگین و پریشان سے رہنے لگے۔

بالآخر 22 فروری 1990ء کا آغاز خورشید کی تابانیوں سے کرہ ارض پر نمودار ہوا جب سورج اندھیرے کی اوٹ میں چھپ گیا۔تو نماز مغرب کے بعد تقریباً آٹھ بجے دنیا کائنات میں اسلام کی سب سے بڑی دشمن رافضیت اپنے ناپاک عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے شیر اسلام وکیل اصحاب مصطفیٰ ﷺ امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو کرہ ارض سے غروب کرنے میں کامیاب ہو گئی۔(انا للہ و انا الیہ راجعون)

اس شہادت کے حادثہ کے بعد علامہ شعیب ندیم شہیدؒ کے بدن میں واللہ اعلم کس چنگاری نے جنم لیا کہ بس

امیر عزیمتؒ کی شہادت کے بعد آپؒ کے ذہن میں کفر شیعہ کو منوانے اور دفاع اصحاب رسولؐ کا قانون بنانے کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہی

امیر عزیمتؒ کی شہادت کے بعد تو بس آپ کے ذہن میں کفر شیعہ کو منوانے اور دفاع اصحابؓ رسول اللہ ﷺ کے قانون بنانے کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہی۔

چنانچہ علامہ صاحب نے کمر کس لی۔ادھر فاروقی شہیدؒ نے ملک میں پہنچ کر جماعت کی تنظیم نو شروع کر دی تو آپ کو مرکز کے حکم اور مشورے سے صوبائی سیکرٹری نشرو اشاعت مقرر کر دیا گیا چنانچہ آپؒ نے ایک انوکھے انداز سے کام کرنے کی داغ بیل ڈالی۔

آپ کی سب سے بڑی اور یکتا خوبی جو میرے من میں گھر کیے ہوئے ہے وہ یہ تھی کہ آپ غیروں کو سمجھانے اور سرکھپانے کی بجائے اپنوں کی تو کیا سب سے پہلے خود اپنی اصلاح پر اور پھر جماعتی رضا کاران کی اصلاح پر زور دیتے تھے۔آپ میں خلوص اسقدر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بڑے بڑے علماء، جماعتی لیڈران اور شیخ الحدیث صاحبان آپ سے مشاورت کرنا ضروری سمجھتے تھے۔علامہ صاحب کی خوبی یہ بھی نمایاں طور پر واضح رہی کہ اگر صحیح کام دشمن نے بھی کیا ہے تو اس پر داد دیتے، تعریف کرتے اور غلط اگر کسی اپنے ساتھی نے بھی کیا ہے تو سر عام اسے غلط بھی کہتے تھے آپ کی اس حق گوئی و بے باکی پر بعض ساتھی ناراض بھی ہو جاتے مگر علامہ صاحب حق پر ڈٹے رہنا مذہبی فریضہ سمجھتے تھے۔

اپنے بھی خفا مجھ سے بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

آپ کی اس خلوص اور شفقت سے لبریز شاہراہ حیات پر ایسے ایسے ناگوار و نحیف و ناتواں موڑ آئے کہ بڑے بڑے جبوں قبوں والے امید کے دامن کو خیرباد کہہ گئے مگر یہ شرمیلا سا نوجوان ہمیشہ پر امید نظر آیا۔آپ کی جماعتی قربانیوں اور شبانہ روز محنت و لگن کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ کو مرکزی شوریٰ نے بلا اختلاف مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل چن لیا۔ادھر فاروقیؒ اور اعظم طارقؒ صاحبان کو بے نظیر زرداری کے اشارہ ابرو پر پی پی کی حکومت نے پس دیوار زنداں پھینک دیا۔قیادت کے گرفتار ہونے پر آپؒ اتنے متفکر ہوئے کہ غم و الم کی جھیل میں نہا گئے۔آپ شبانہ روز کاوشوں اور محنتوں کے ساتھ ساتھ وزراء مملکت مشیران صاحبان اور سلاطین پاکستان سے کئی کئی ملاقاتیں کرنے میں مصروف عمل ہو گئے۔

بالآخر وہ دن بھی آ گیا جب عدالت کے کٹہرے میں جہاں ظلم کا گلہ گھونٹ کر انصاف کی سیج بچھائی جاتی ہے مگر پاکستان میں اسیران شرافت اور انصاف کا گلہ گھونٹ کر ظلم اور خون کی سیج بچھا دی گئی۔اور فاروقی صاحب شہید کر دیئے

باقی صفحہ نمبر 20

تری دانش ہے افرنگی

تحریر: بنت حوا

نوجوان کسی قوم کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ ریڑھ کی ہڈی ہیں کہ اپنے پورے جسم کے استحکام کا اعضاء ہیں بچے معذور اور معصوم ہوتے ہیں اور بوڑھے کمزور و مجبور، قومی ترقی اور توانائی کے لیے جس سرگرمی کی ضرورت ہے وہ نوجوانوں ہی میں ہوتی ہے اس لئے ہر رہنما خواہ اس کا تعلق مذہب سے ہو یا سیاست سے، شاعری سے ہو یا ادب سے، وہ نوجوانوں ہی کو خطاب کرتا، انہی کی صلاحیتوں کو ابھارتا، انہی کو بوڑھوں کا سہارا کہتا اور انہی سے پوری امیدوں کو وابستہ کرتا ہے کہ وہی قوم کے مستقبل ہیں اسکے دل زندہ ہیں تو قوم پائندہ ہے وہ افسردہ حال ہو گئے تو قوم کی پریشاں حالی بھی مسلمہ ہوگی۔

؎ اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد

آج پوری دنیا میں مسلمان زوال پذیر ہیں ہم مسلمان پوری دنیا کے سامنے تماشا بنے ہوئے ہیں۔ پوری دنیا ہمارے حال زار پر ہنس رہی ہے مگر ہمیں اپنی حالت پر رونا نہیں آتا آج نوجوان پود کی حالت غالب کے اس شعر کے مانند ہے۔

؎ رو میں ہے رخش عمر کہاں دیکھئے تھمے
نہ ہاتھ باگ پر ہیں نہ پا ہے رکاب میں

یعنی زندگی کے تیز گھوڑے پر سوار ہیں۔ حالت یہ ہے کہ گھوڑا سرپٹ دوڑ رہا ہے اور سوار کے ہاتھوں نے گھوڑے کی باگ کو بھی نہیں پکڑ رکھا ہے اور نہ اس کے پاؤں رکاب میں ہیں گویا نہ گھوڑا اس کے بس میں ہے اور نہ اپنا جسم اسکے قابو میں۔ ایسا ڈانواں ڈول سوار گرا ہی کرتا ہے اس لڑکھڑانے اور گرنے کی تہہ میں جو راز اور وجہ پوشیدہ ہے وہ مختصر یہ ہے کہ ہم اسلام سے دور اور مغرب کی تہذیب سے قریب تر ہو رہے ہیں۔ ہم اس لیے مسلمان ہیں کہ مسلمان کے گھر پیدا ہو گئے ہیں ہم نے اسلام کو سوچ سمجھ کر قبول نہیں کیا عمل کا مقام تو حسن نیت کے بعد ہوا کرتا ہے غلط بنیاد پر درست عمارت نہیں استوار ہو سکتی۔ اور نہ درست بنیاد پر غلط عمارت قائم رہ سکتی ہے۔ دونوں صورتوں کی حیثیت پانی پر تاج محل کے مترادف ہے مغربی تہذیب اپنے پورے لاؤ لشکر کیساتھ ہماری دینی قدروں پر حملہ آور ہے ہم اپنا دفاع کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہے ہیں صرف اس لئے کہ اسلام کے بارے میں ہمارا رویہ معذرت خواہانہ ہے اس میں فخر و ناز کا کوئی سا پہلو بھی نہیں کیونکہ ہم جس پاکیزہ دین کا نام لیوا ہیں ہماری زندگی کا کوئی بھی پہلو اس نظریئے کے مطابق نہیں ہے یہ اللہ کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں اسلامی ماحول میں پیدا فرمایا اس کے بعد لازم تھا کہ شعوری اور عملی طور پر بھی اسلام کو قبول کرتے اور پورے کے پورے دین میں داخل ہو جاتے تو پھر مغربی تہذیب کے مقابلے میں رویہ جارحانہ ہوتا اور مغربی تہذیب ہمارے مجاہدانہ اور قلندرانہ انداز فکر و عمل کا مقابلہ نہ کر سکتی کیونکہ وہ تو خود بے اساس اور بے بنیاد ہے بلکہ شاخ نازک پر بنا ہوا آشیانہ ہے جب ہمارے آباؤ اجداد عرب کے ریگستان سے اٹھے تھے تو مادی اور تمدنی اعتبار سے وہ صحرائی اور بدو تھے مگر انکے دل میں زندگی گزارنے کا ایک پختہ نظریہ تھا اس بھی ایرانی اور رومی تہذیب کچھ کم دلکش اور نظر افروز نہ تھی مگر وہ جدھر گئے زمین کی طنابیں سمٹ گئیں وہ اپنے نیزوں سے قیصر و کسریٰ کے تاج کنکروں کی طرح روندتے گزر گئے صرف اس لئے کہ وہ دل کی گہرائیوں سے سمجھتے تھے کہ اسلام ایک جاندار نظریہ حیات ہے اس نظریے کی عملی تائید میں زندگی اور پائندگی ہے اور اس سے ہٹ کر شرمندگی ہی شرمندگی ہے۔

ہماری تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمان اس انداز سے شہر میں داخل ہوئے کہ غلام اونٹ پر سوار ہے اور خلیفہ وقت نے اونٹ کی نکیل پکڑی ہوئی ہے کہ آخری منزل پر سوار ہونے کی باری غلام کی تھی۔ سپہ سالار حضرت ابو عبیدہؓ حضرت عمرؓ کا لباس دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ ان کے سامنے مغلوب عیسائیوں کا فاخرانہ کروفر تھا۔ انہوں نے خلیفہ راشد کو قیمتی لباس پیش کرنا چاہا تو حضرت عمر فاروقؓ نے پر جلال انداز میں فرمایا...... کہ ہماری عزت کپڑوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کی برکت سے ہے اور انہوں نے اسی شان بے نیازی کی ساتھ بیت المقدس کا قبضہ حاصل کیا ایسے اور بھی واقعات ہیں کہ وقت کی تہذیبی چکا چوندی ہماری فطری سادگی کے سامنے سجدہ ریز رہی۔

حضرت عمرؓ کا مندرجہ بالا مختصر سا جواب ہمارے عروج و زوال کی پوری داستان سمیٹے ہوئے ہے۔ گویا ہم مجسم قرآن بنے تو دنیا پر چھا گئے تارک قرآن ہوئے تو دنیا ہم پر چھا گئی ظاہری ٹاپ ٹیپ پر مرمٹے تو خود مٹ گئے دل کی دنیا سنواری تو دنیا کے بگڑوں کو سنوارتے چلے گئے اور آج......

؎ سوچو تو سلوٹوں سے بھری ہے تمام روح
دیکھو تو اک شکن بھی نہیں لباس میں

اگر آج ہم چاہتے ہیں کہ ہماری گزری ہوئی عظمت لوٹ آئے تو ضروری ہے کہ نوجوان نسل کو سمجھائیں کہ سچا اسلام کیا ہے؟ انہیں بتائیں کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ایک مکمل آئین زندگی ہے۔ اور قابل عمل ہے اس پر حضورؐ نے عمل کر کے دکھایا۔ ہمارے پاس نظریئے کا حسن بھی ہے اور عمل کا جمال بھی، ہماری اپنی روایات تابندہ ہیں۔ ہمیں مغربی تہذیب کی مصنوعی تب و تاب کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں کہ نگاہ کسی ظاہری چمک سے ایک بار خیرہ ہو جائے تو اس سے دل بھی تاریک ہو جاتے ہیں۔ ہمارے پاس نگاہوں کا نور بھی ہے اور دل کا سرور بھی۔ ہمیں اسلام کے نظریہ حیات کو دل سے ماننا بھی ہے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا بھی ہے اور اسے پوری دنیا پر غالب کرنے کے لیے جدوجہد بھی کرنا ہے کہ

جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

☆☆☆☆☆

ہم مجسم قرآن بنے تو دنیا پر چھا گئے، تارکِ قرآن ہوئے تو دنیا ہم پر چھا گئی ظاہری ٹپ ٹاپ پر مرمٹے تو خود مٹ گئے دل کی دنیا سنواری تو دنیا کے بگڑے ہواؤں کو سنوارتے چلے گئے

غلط بنیاد پر درست عمارت استوار نہیں ہو سکتی اور نہ ہی درست بنیاد پر غلط عمارت قائم رہ سکتی ہے دونوں صورتوں کی حیثیت پانی پر تاج محل کے مترادف ہے

بقیہ صفحہ نمبر 18

گئے۔علامہ صاحب نے حالات کو بڑی مشکل سے سنبھالا اور پھر مولانا محمد اعظم طارقؒ سمیت دیگر اسیران کی رہائی کے لیے کاوشوں کو رنگ دینا شروع کیا مگر ہر بار ٹال مٹول ہونے لگی بالآخر 98-04-27 کو اسلام آباد میں علماء نے احتجاج کال کارکنان سپاہ صحابہ کے گوش گزار کردی حکومت نے سمجھا اسلام آباد کو سیل کردیں گے یہ مولوی گرفتار کر کے جیلوں میں اتار دیں گے۔

نے حالات کو ملاحظہ کر کے علامہ شعیب صاحب اور دیگر مرکزی حضرات سے مذاکرات کی طرف منتیں سماجتیں شروع کر دیں بالآخر دار ثان نبوت علمائے کرام (علامہ شعیب ندیم، مولانا محمد احمد لدھیانوی اور دیگر حضرات) کے سامنے صوبائی حکومت نے حلف دیا کہ ہم آپکے جائز مطالبات مانیں گے اور آپکے مشورے سے تفتیش چینج کردیں گے۔

حلفِ قرآن کے سامنے علمائے کرام دل ہار بیٹھے اور یقین کرلیا۔مگر میاں برادران پھر مکر گئے۔آخر تنگ آ کر

علامہ شعیب ندیم شہیدؒ سب سے پہلے خود اپنی اصلاح پر اور پھر جماعتی رضا کاران کی اصلاح پر زور دیتے۔آپؒ میں خلوص اسقدر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بڑے بڑے علماء، جماعتی لیڈران آپؒ سے مشاورت کرنا ضروری سمجھتے

جب 98-04-27 کا دن طلوع ہوا تو اسلام آباد کو مرکزی حکومت کے حکم پر سیل کر دیا گیا اور سینکڑوں کارکن اسلام آباد کے اطراف سے گرفتار کرلیے گئے مگر حکومت اس وقت انگشت بدنداں رہ گئی جب ہزاروں کارکن پارلیمنٹ ہاؤس ایک خاص اشارے پر پہنچ گئے اور دھرنا دے دیا اور وہیں نماز ظہر ادا کی ادھر حکومت نے علامہ شعیب صاحب اور شیخ حاکم صاحب کو گرفتار کرلیا۔مگر پیرانہ سالی کے باوجود قائم مقام سرپرست اعلیٰ خلیفہ عبد القیوم مدظلہٗ اپنے عزم مصمم سے دستبردار نہ ہوئے فرمانے لگے کہ پہلے ہمارے قائدین کو رہا کرو پھر مذاکرات ہوں گے اور مذاکرات بھی صرف اور صرف وزیر داخلہ سے ہی ہوں گے۔

بالآخر حکومت گھٹنے ٹیک گئی اور علامہ شعیب ندیمؒ کو رہا کر دیا اور مذاکرات کی ٹیبل پر یہ کلیرنس ہوئی کہ 98-05-02 کو شہباز شریف سے لاہور میں خصوصی ملاقات ہوگی۔حکومت نے 98-05-02 کو پھر نظرانداز کر دیا اور خواب خرگوش کے مزے لینے لگی۔ادھر علامہ صاحب نے کئی وزراء سے بات کی مگر ہر وزیر باتدبیر دست بستہ اپنی بے چارگی ظاہر کر کے چھوٹ جائے۔

آخرکار مشاورت کے نتیجہ میں سپاہ صحابہ کے قائدین نے 6 جون 98ء کو لاہور میں شہداء مسجد تا اسمبلی ہال لانگ مارچ کا اعلان کر دیا۔ادھر علامہ شعیب ندیم ،مولانا محمد احمد لدھیانوی اور دیگر ذمہ دار حضرات نے 6 جون کو کامیاب احتجاج کے لیے کمر کس لی ادھر حکومت شوریٰ نے 98-09-24ء کو شہدا مسجد لاہور میں احتجاج کی کال دے دی۔اب تو علامہ شعیب صاحب کچھ کر گزرنے کی نیت سے ایک اچھوتے انداز میں میدان میں اترے اور اپنی صحت و آرام کا لفظ بھی ذہن سے ماؤف کر دیا۔اور ڈویژنل سطح پر احتجاجی کانفرنسوں کا انعقاد کامیاب کرنے کی غرض سے میدان میں اتر پڑے مگر خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

شائد قائدین کی اسارت میں خدا کو بھی لطف آتا ہوگا کہ رہائی دلوانے کے ظاہری محرک ترین انسان علامہ شعیب صاحب کی تمام کوششیں ملیا میٹ کر دیں 12 ستمبر کو ڈویژنل احتجاج کانفرنس ملتان میں علامہ صاحب نے آخری خطاب سے قبل اسلام آباد میں ہی نفاذ شریعت کے حق میں تقریباً 300 علمائے کرام کے جم غفیر کی قیادت کرتے ہوئے حمایت کا یقین دلایا۔پھر ملتان میں احتجاجی خطاب آپ کا آخری خطاب ثابت ہوا ملتان سے واپسی پر 13 ستمبر 1998ء اتوار کو راولپنڈی میں ہی دفاع اصحاب رسول ﷺ کے سلسلہ میں کانفرنس میں شرکت کے لیے جا رہے تھے کہ رافضیت اور حکمرانان پاکستان کی سازش کے نتیجہ میں 13 ستمبر کو ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور دشمنان صحابہ کرامؓ کے ناپاک ہاتھوں سے ایک روشن ستارہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قیامت کی صبح تک غروب ہوگیا۔

(انا للہ و انا الیہ راجعون)

☆☆☆☆☆

پیغام شہداء

انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے......؟
جس کے قائدین
مولانا حق نواز جھنگوی شہید ؒ (بانی و سرپرست)
شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ
مولانا ایثار القاسمی شہید (نائب سرپرست، ایم این اے)
شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی
علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید ؒ (سرپرست)
شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور
مولانا محمد اعظم طارق شہید ؒ (صدر / ایم این اے)
شہادت 6 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے۔
علامہ علی شیر حیدری شہید ؒ
شہادت 17 اگست 2009 خیرپور سندھ (خیرپور جلسے سے واپسی پر)

اور ہزاروں کارکنوں کو ایک نظریہ، مشن اور مقصد کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا، یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے۔لیکن ان کا نظریہ، مشن اور مقصد ایک پیغام کی صورت میں ماہنامہ "نظام خلافت راشدہ" کے نام سے بفضلہ تعالیٰ ہر ماہ آپ کے پاس پہنچے گا۔

آپ نے کبھی غور کیا......؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا؟
کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند مکتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔
☆ پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔
☆ بیوروکریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران کے پاس بھی یہ پیغام نہیں پہنچا ہوگا۔
اس کے علاوہ الیکٹرانک / پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔
آپ جاگیردار ہیں یا کاشتکار، استاد ہیں یا طالب علم، آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور، عالم ہیں یا عام مسلمان۔
اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجئے کہ......
"میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں۔"
دستخط ....

تعلیمی نصاب سے صحابہ کرامؓ کے واقعات نکالنا اسلام دشمنی ہے

قائد کراچی مولانا اورنگزیب فاروقی

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ چوتھی جماعت کے اردو، اسلامیات اور معاشرتی علوم کی کتابوں سے خلفائے راشدینؓ اور ازواجِ مطہراتؓ کے نام نکالنے سے اہل سنت کے جذبات مجروح ہوئے ہیں جس کی شدید مذمت کرتے ہیں

پاکستان پر خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں اہل سنت کا بچہ بچہ ملک کی حفاظت کے لئے تیار ہے اسرائیلی دہشت گردی کے خلاف امت مسلمہ کو متحد ہو جانا چاہیئے امت مسلمہ متحد نہ ہوئی تو بیت المقدس کو آزاد کرانے کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔ ہم ہر قسم کی دہشتگردی کے سخت مخالف ہیں امریکا کی اس جنگ میں پاکستان کو کچھ حاصل نہیں ہوا نہ یہ جنگ کل ہماری جنگ تھی نہ یہ جنگ آج ہماری جنگ ہے ہمیں اس جنگ کی دلدل سے نکلنا ہوگا بھارت پاکستان پر اپنے دباؤ میں مسلسل اضافہ کر رہا ہے کنٹرول لائن پر کشیدگی بڑھ رہی ہے قوم متحد ہو کر پاک فوج کے شانہ بشانہ کھڑی ہو جائے بھارتی ہٹ دھرمیوں کا پاک فوج مؤثر جواب دے رہی ہے انہوں نے کہا کہ زندہ قومیں اپنا یوم آزادی جوش و جذبے سے ہی مناتی ہیں پاکستان کسی نعمت سے کم نہیں ہر پاکستانی کو اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے پاکستان بنانے میں جن کے بزرگوں کا کوئی کردار نہیں تھا آج وہ پاکستان کے ٹھیکدار بننے کی کوشش کر رہے ہیں 20 لاکھ اہل سنت عورتوں، بچوں اور مردوں نے جان کے نذرانے پیش کر کے پاکستان بنایا تھا۔

انہوں نے اپنی گفتگو میں مزید کہا کہ سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ کے چوتھی جماعت کے اُردو، اسلامات اور معاشرتی علوم کے تعلیمی نصاب سے حضرات خلفاء راشدینؓ اور ازواج مطہراتؓ کے نام نکالنے سے اہل سنت کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت جہاں ایک طرف وطن عزیز میں اہل سنت کو حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے وہاں ملک پاکستان میں ایک عرصہ سے اہل سنت کو دیوار سے لگایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جس میں ہر مذہب اور فرقے کو اپنی حدود میں رہ کر کام کرنے کی اجازت ہے۔ اکثریت کے حقوق کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ مذہبی انتہاء پسندی اور دہشت گردی کی صورت میں نکلتا ہے۔ وطن عزیز پہلے ہی مشکل حالات سے دوچار ہے اور مزید حالات برداشت کرنے کا متحمل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرات صحابہ کرامؓ کی زندگی ہر مسلمان کیلئے مشعل راہ ہے، جس سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ حضرات خلفاء راشدینؓ کے ناموں کے تعلیمی نصاب سے نکالنے کی شدید مزمت کرتے ہیں اور اگر نصاب میں حضرات خلفاء راشدینؓ اور ازواج مطہراتؓ کے نام اور ان کے واقعات کو دوبارہ شامل نہیں کیا تو حالات کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ حضرات خلفاء راشدینؓ اور ازواج مطہراتؓ کے نام اور ان کے واقعات تعلیمی نصاب میں لازمی قرار دے۔ تعلیمی نصاب سے خلفاء راشدینؓ و ازواج مطہراتؓ کے ناموں کو نکالنے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

اہل سنت کارکنان کو پرامن مشن سے ہٹا نہیں سکتے سینکڑوں جنازے اٹھا کر بھی امن کا درس دینا اہل سنت کی حب الوطنی کی واضح دلیل ہے۔ دلائل کی جنگ ہارنے والوں نے گولی کا راستہ اختیار کر لیا ہے، چیف جسٹس آف پاکستان ملک میں ہونے والی اہل سنت کی ٹارگٹ کلنگ پر از خود نوٹس لیں۔ کراچی میں اہل سنت کی ٹارگٹ کلنگ پر حکومت اور سیاسی جماعتوں کی خاموشی المیہ ہے انہوں نے

ملک میں اسلام مخالف اور بیرونی طاقتوں کے ایماء پر آنے والے کسی بھی انقلاب کو قبول نہیں کریں گے

کہا کہ شہر میں قیام امن کیلئے حکومتی تمام اقدامات بری طرح ناکام ہو چکے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ یہاں حکومت نام کی کوئی چیز نہیں۔ کراچی میں اہل سنت کا خون پانی سے زیادہ سستا ہو گیا ہے آئے روز دہشت گرد جہاں چاہیں اہل سنت عوام کو موت کی نیند سلا دیتے ہیں، جبکہ انتظامیہ آج تک قاتلوں کی گرفتاری میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ حکومت کا اب تک اہل سنت کے قتل عام کرنے والے حملہ آوروں کو گرفتار نہ کرنا اہل سنت کیساتھ زیادتی ہے۔ اہل سنت عوام اب بیدار ہو چکی ہے اب اہل سنت کیساتھ ہونے والی حکومتی زیادتیوں پر کسی صورت خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ حکومت اور انتظامیہ اگر جانبداری کا رویہ ترک کر دے تو قاتل ایک دن میں گرفتار ہو سکتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت کسی خوف اور پریشر کو خاطر میں نہیں لاتی بلکہ حتیٰ الامکان اپنی پرامن پالیسی کو برقرار رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن اگر حکومت اور انتظامی اداروں کا یہی رویہ رہا تو اہل سنت والجماعت موجودہ پالیسی کو ترک کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اہل سنت نے صرف کراچی میں 400 سے زائد کارکنان اور ہمدردوں کے جنازے اٹھائے ہیں جبکہ سینکڑوں کارکنان مختلف حملوں میں زخمی ہوئے لیکن حکومت نے آج تک ان کیلئے کسی قسم کا کوئی اعلان نہیں کیا۔ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اہل سنت شہداء اور زخمیوں کیلئے فوری طور معاوضے اور ورثاء کیلئے سرکاری نوکریوں کا اعلان کرے۔ حکومت ایک عرصے سے عوام اہل سنت کیساتھ سوتیلی ماں والا سلوک کر رہی ہے اور اہل سنت کے حقوق کو سراسر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔، ہم سات ہزار لاشیں اٹھا کر بھی قانون ہاتھ میں نہیں لیتے مگر یہاں طاہر القادری نے صرف چودہ لاشوں کے بہانے پورے ملک کو یرغمال بنا کر اپنے ہی ملک کے خلاف بغاوت کر دی ہے انہوں نے کہا کہ ملک میں اسلام مخالف اور بیرونی طاقتوں کے ایماء پر آنے والے کسی بھی انقلاب کو قبول نہیں کریں گے۔ پاکستان کے مقدر میں اگر کوئی انقلاب ہے تو وہ صرف اسلامی اور نظام خلافت راشدہؓ کا انقلاب ہے۔

باقی صفحہ نمبر 40

سنو! قبلہ اوّل کی آواز

تحریر: بنت حوا

میں مسجد اقصیٰ ہوں...... اللہ کا مقدس گھر...... انبیاءؑ کی سجدہ گاہ........ہاں میں وہی مسجد ہوں...... جہاں دنیا کے سب سے پیارے ......سب سے عظیم انسان نے تقریباً......ایک لاکھ چوبیس ہزار......انبیاء کرام کی امامت کی تھی......ہاں میں وہی تو ہوں......جس کی طرف بہت عرصہ تک......تم مسلمان منہ کر کے......نماز پڑھتے رہے...... میں تمہارا سابقہ قبلہ...... تمہاری عزت کا نشان......آج میرا کلیجہ چھلنی......میرا آنچل تار تار ہے...... میری گود میں......خدائے واحد کے سامنے سجدہ ریز...... میرے بیٹوں کو خون میں نہلا دیا گیا......میرے صحن میں بکھرا...... تمہارے بھائیوں کا خون......تمہیں پکارتا رہا......تم بہرے ہو گئے......تمہارے نبیؐ کہہ گئے تھے......مسلمان جسد واحد ہیں......ایک حصہ درد محسوس کرے......سارا جسم تڑپ اٹھتا ہے......مگر تم......گھروں میں بیٹھے......اپنی تجوریوں کے پیٹ بھرتے رہے......میرے پھول سے بچوں کو......میری ننھی منی معصوم کلیوں کو......روندا گیا......موت کی نیند سلا یا دیا گیا......نہ تمہاری آنکھ بھیگی......نہ دل تڑپا......مجھے اچھی طرح یاد ہے......ماضی میں ایک بار...... جب میرے ساتھ......یہی سلوک کیا جارہا تھا......میرا ایک بیٹا......صلاح الدین ایوبیؒ......تڑپ گیا تھا......وہ غیرت مند بیٹا تھا......ماں کی بے حرمتی......برداشت نہیں کر سکا تھا متحدہ عیسائی قوتوں کے آگے......سیسہ پلائی دیوار بن گیا تھا......میرا بیٹا میرا محافظ بن گیا تھا......جب تک مجھے درندوں سے نجات نہیں دلائی......اس نے سکھ کا سانس نہیں لیا تھا......آج کوئی ایوبیؒ کیوں نہیں آتا؟......کیا ماؤں نے صلاح الدین ایوبیؒ جننا چھوڑ دیے؟......انڈیا میں میری بہن......بابری مسجد......کتنا چیخی تھی......کتنا چلائی تھی تمہیں خدا، رسولؐ......کے واسطے بھی دیے......

مسلمانو! سنبھل جاؤ......میرے بیٹو! آ جاؤ...... غیرت مند بیٹے......ماؤں پر جان وار دیا کرتے ہیں...... بابری مسجد تمہارے سامنے جھولیاں پھیلاتی رہی......تم سوئے رہے......آخر تمہاری عظمت کا نشان......غیرت کا نشان تمہاری عزت......تمہاری ماؤں جیسی......بابری مسجد شہید کر دی گئی......جب بابری مسجد کے سینے پر چڑھ کر......ناپاک ہندوؤں نے......بزدل بنیاؤں نے......رام مندر تعمیر کرنے کا نعرہ لگایا تھا......تمہیں جوش کیوں نہیں آیا؟......تمہارا خون کیوں نہیں کھولا؟......آج سب کچھ......میرے ساتھ ہو رہا ہے......میری دیواروں کے ساتھ......سرنگیں کھودی جارہی ہیں......تاکہ میں شہید ہو جاؤں......گولیوں کی بارش برسائی گئی......مجھے آگ لگا دی گئی......میرے قرب و جوار میں بسنے والے......تمہارے بھائیوں......بہنوں......بیٹیوں ......چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو......نہایت بے دردی سے......شہید کیا جارہا ہے......

مسلمانو!......تم کیسے مسلمان ہو؟......کیسے بیٹے ہو تم سوا ارب سے زیادہ......چند لاکھ......یہودیوں کے چنگل سے......مجھے نہیں چھڑا سکتے......نہ تمہاری نیندیں ختم ہوئیں نہ تم خواب غفلت سے بیدار ہوئے......نہ تمہارے معمولات میں فرق آیا......نہ تمہاری شب بیداریاں شروع ہوئیں نہ تمہاری عیش و عشرت میں فرق آیا......مجھے بتاؤ......کل قیامت کے دن......کس منہ سے......اپنے خدا......اور اپنے مصطفیٰؐ کا......سامنا کرو گے......جب میں اور بابری مسجد......اللہ رب العزت کے دربار میں...... شکایت کریں گی......باری تعالیٰ......تیرے سوا ارب سے زیادہ......نام لیوا موجود تھے......ان کی موجودگی میں......چند بدبختوں نے......ہمارا آنچل تار تار کیا......تو سوچو کیا جواب دو گے؟......بولو! جواب دے سکو گے؟......اور اگر نہیں......یقیناً نہیں...... تو آ جاؤ......میری حرمت پہ......کٹ مرو...... کہ غیرت مند قوموں کا......یہی شعار ہے...... میں انتظار کر رہی ہوں......غیرت کے نشان......ٹیپو سلطان کا......کسی محمد بن قاسمؒ کا......کسی طارق بن زیادؒ کا......کسی محمود غزنویؒ کا......کسی صلاح الدین ایوبیؒ کا ......کسی سلطان محمدؒ فاتح کا......کہ وہ آئے......اور مجھے......ان ظالم درندوں کے......چنگل سے نجات دلائے۔

☆☆☆☆☆

دفاع صحابہ و دفاع پاکستان کانفرنس

دفاع صحابہؓ و دفاع پاکستان کانفرنس ناصر باغ کی بجائے کرکٹ اسٹیڈیم لیاقت چوک سبزہ زار میں منعقد ہو گی، اہلسنت والجماعت 6 ستمبر کو یوم تاسیس اہلسنت والجماعت اور دفاع پاکستان کے طور پر منائے گی، کانفرنس ملک میں فرقہ واریت کے خاتمہ میں اہم کردار ادا کرے گی، ملک دھرنوں اور مذہبی و سیاسی دہشت گردی کا متحمل نہیں، انقلابی لیڈران ملک و قوم پر رحم کریں، خانہ جنگی کی بجائے مذاکرات کو ترجیح دیں، کانفرنس میں اہلسنت والجماعت کے مرکزی و صوبائی رہنماؤں کے علاوہ ملک کی تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے رہنما بھی خطاب فرمائیں گے۔

ان خیالات کا اظہار اہلسنت والجماعت لاہور کے صدر مولانا حسین احمد نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا، انہوں نے کہا کہ 6 ستمبر ملکی تاریخ کا اہم ترین دن ہے، پاکستان میں 6 ستمبر کو یوم دفاع پاکستان کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اہلسنت والجماعت دفاع پاکستان کے ساتھ دفاع صحابہؓ کے طور پر بھی مناتی ہے، انہوں نے کہا کہ وطن عزیز کو تمام بحرانوں سے نکالنے کے لیے تمام مذہبی و سیاسی رہنما نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کا اعلان کریں، دفاع صحابہؓ و دفاع پاکستان کانفرنس کرکٹ اسٹیڈیم لیاقت چوک سبزہ زار میں منعقد ہو گی،

رپورٹ: قاسم فاروقی 0303-7171880

ضروری وضاحت

اگست 2014ء کے شمارہ نمبر 8 جلد 5 میں صفحہ نمبر 19 کے آخر پر کمپوزنگ کی غلطی سے (حضرت ہندہؓ کے متعلق) ''ہندہؓ نے دوزخ میں نہ جاتی'' لکھا گیا ہے۔ یہ جملہ اضافی ہے قارئین اس کو کاٹ کر تصحیح کر لیں۔ ادارہ

ایڈیٹر "آفاق" کی خدمت میں

ایران کا اصل چہرہ...... سنی سنائی باتیں نہیں کڑوا سچ

عبدالستار اعوان 0333-8052393

موقر قومی جریدہ ماہنامہ "آفاق" باقاعدہ نظر نواز ہوتا ہے۔ یہ بہت ہی معیاری جریدہ ہے جو حالات حاضرہ پر کمال منظر کشی کرتا ہے تاہم یہ بھی سچ ہے کہ کوئی بھی شخص، ادارہ یا جریدہ تنقید سے بالاتر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اصلاح و احوال کی گنجائش بہرحال ہر دور میں موجود رہتی ہے۔

ایڈیٹر آفاق نے جولائی 2014 کے شمارے میں صفحہ نمبر 53 پر ایران سے متعلق ایک خط کا جواب دیا ہے۔ یوں تو اس موضوع پر لکھنے کو بہت کچھ ہے تاہم صفحات کی تنگ دامنی کو پیش نظر رکھ کر مختصراً کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔

ایڈیٹر کے تحریر کردہ جواب میں (جس میں ایران کے دفاع کی کوشش کی گئی) تقریباً تمام پوائنٹس پر نہایت ٹھوس شواہد کے ساتھ قلمی گرفت کی جا سکتی ہے مگر میں فی الوقت ان کی دو باتوں کا جواب نظر قلم کرنا چاہوں گا۔ مدیر نے ایران کی اسلام دشمنی کے حوالے سے لکھا کہ "یہ سنی سنائی باتیں ہیں اور ہم ایسی باتوں پر الزام تراشی نہیں کرتے" اور "ایران میں شیعہ سنی فسادات کی کتنی خبریں آپ پڑھتے ہیں؟"۔ ان صاحب سے عرض ہے کہ ہم نہ تو ایسی فرسودہ اور گھسی پٹی باتوں پر یقین رکھتے ہیں کہ آپ "ایرانی ٹاؤٹ" کر رہے ہیں یا اس کے "وظیفہ خوار" ہیں اور نہ ہی آپ پر کوئی فتویٰ صادر کرنا چاہیں گے ہاں البتہ آنجناب کی معلومات کی درستی کے لئے چند سطور سپرد قلم کرنا اپنی قلمی اور صحافتی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔

بصد احترام عرض ہے کہ ایرانی انقلاب کی بنیاد ہی اسلام دشمنی پر تھی اور یہی وجہ ہے کہ آج بھی دنیا بھر کے معتبر حلقے اسے "شیعہ انقلاب" تو قرار دیتے ہیں مگر اسلامی ہرگز نہیں۔ باقی باتیں ہم پھر کسی وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں پہلے ایران کی اسلام دشمنی کی ایک ہلکی سی جھلک ملاحظہ ہو۔ پاکستانی صحافت کا ایک نہایت معتبر حوالہ جناب اختر کاشمیری بھی ہیں جو 1983ء میں ایرانی حکومت کی دعوت پر علماء کی ایک جماعت کے ہمراہ تہران تشریف لے گئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "آیت اللہ شیرازی کی تقریر کے دوران مولانا نثار احمد ہال کی دیوار پر لگے ہوئے ایک نمائشی قالین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اس تحریر میں نیچے سے اوپر ساتویں سطر پڑھیے، میں نے اسے پڑھا تو ایرانی انقلاب کا بھانڈا پھوٹ گیا، یہ ایک دعائیہ عبارت تھی جس میں حضرت ابوسفیانؓ، حضرت امیر معاویہؓ اور دوسرے اصحاب کبار پر لعنت کی گئی تھی (نعوذ باللہ)۔ میری حیرت کی اس وقت کوئی انتہا نہ رہی جب یہی بددعا خلیفہ اول اور خلیفہ دوم کے بارے میں بھی موجود تھی۔ مجھے یہ جان کر سخت حیرت ہو رہی تھی کہ آیت اللہ خمینی کے ایک قریبی دست راست نے چالیس ممالک کے اہل سنت علماء کے

ایرانی انقلاب کی بنیاد ہی اسلام دشمنی پر مبنی تھی اسی وجہ سے دنیا کے معتبر حلقے اسے اسلامی نہیں "شیعہ انقلاب" قرار دیتے ہیں

سامنے اس قالین کی نمائش کیوں کی؟ اگر یہ باتیں ان کے عقیدے میں داخل ہیں تو ہوتی رہیں مگر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک طرف خمینی کو امام امت قرار دیا جائے اور دوسری جانب ان کی حکومت کے زیر اہتمام پوری امت مسلمہ کی دلآزاری میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑی جائے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس دلآزار قالین کی نمائش بھی باقاعدہ پروگرام کا حصہ تھی"۔

وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہاں عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں، سکھوں اور آتش پرستوں کی درجنوں عبادت گاہیں موجود تھیں جبکہ سنی مسلمانوں کی مساجد نہ ہونے کے برابر۔ معلوم ہوا کہ انہیں مساجد بنانے کی اجازت نہیں جب ہم نے آیت اللہ مطاہری سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عجیب شوشہ چھوڑا کہ "جہاں تک اہل تسنن کو مسجد کی اجازت دینے کا تعلق ہے تو ہمارے خیال میں ایسا کرنا اتحاد کے منافی ہے، اتحاد امت کا تقاضا ہے کہ تمام مسلمان ایک ہی جگہ پر نماز پڑھیں اس لئے ہم اہل تسنن کو اس کی اجازت نہیں دے سکتے"۔

ایران اسلامی انقلاب کا دعوے دار ہے لیکن دستور ایران میں سربراہ مملکت کے لئے شیعہ عقیدے کا حامل ہونے کی شرط لگائی گئی ہے۔ ایران میں "مرگ بر امریکہ، مرگ بر اسرائیل" کے نعرے پاسداران انقلاب کی جان ہیں مگر حقیقت میں یہ سب "نمائشی جنگ" کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ایرانی قیادت بظاہر امریکہ و اسرائیل کے خلاف نعرے لگواتی ہے، جلسے منعقد کرتی ہے مگر اندرون خانہ ان طاقتوں نے ساز باز کر رکھی ہے۔ اسرائیل مقبوضہ عرب علاقوں میں مستقل تسلط چاہتا ہے، امریکہ دیگر عالم اسلام پر اور ایران کعبۃ اللہ پر قبضے کے خواب دیکھتا چلا آ رہا ہے اور پوری دنیا میں مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر انہیں کمزور کرنے کے درپے ہے۔ امریکہ، اسرائیل اور ایران کے مابین معاہدہ ہوا کہ وہ کس طرح عالم اسلام کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ اس الزام کی تصدیق ایران کے سابق سربراہ بنی صدر کے اس انٹرویو سے بھی ہوتی ہے جو انہوں نے 20 اگست 1981 کو امریکی ٹی وی کو دیا تھا۔ مسٹر بنی صدر نے کہا تھا کہ یہ معاہدہ امام خمینی کے حکم پر میری نگرانی میں ہوا جس کے تحت ایرانی فورسز کے لئے اسرائیل اسلحہ و گولہ بارود فراہم کر رہا ہے۔ اس معاہدے کا پہلی بار انکشاف اس وقت ہوا جب 18 جولائی 1981 کو روس کے یارفین نامی مقام پر ایک طیارہ سی ایل 244 گر کر تباہ ہوا۔ پتہ چلا کہ یہ طیارہ تل ابیب سے گولہ بارود اور امریکی ساخت کے پرزے لے کر تہران جا رہا تھا، اس طیارے میں پچاس صندوق تھے اور اس کے پائلٹ کا نام سیکر میفرئی تھا۔ بعد ازاں جب ایرانی اخبار' کیہان انٹر نیشنل' نے پارلیمنٹ کے سپیکر ہاشمی رفسنجانی سے اس کی وضاحت طلب کی تو انہوں نے یہاں تک تو تسلیم کیا کہ وہ طیارہ تل ابیب سے تہران آ رہا تھا مگر اس بات کی تردید کی کہ اس میں اسلحہ تھا۔ اس سے دوسرے دن ایرانی ناظم الامور محسن الموسوی نے کہا کہ یہ طیارہ واقعی اسلحہ سے بھرا ہوا تھا مگر ہم نے وہ اسلحہ کھلی منڈی سے خرید کیا تھا۔ اس مسئلہ

پر ایرانی حکام اس قدر سٹپٹا گئے کہ اِدھر اُدھر کی ہانکنے لگے جس سے یہ بات پایہ تصدیق کو پہنچی کہ وہ طیارہ واقعی اسرائیلی اسلحہ لا رہا تھا۔ اسی حوالے سے سنڈے ٹائمز لندن

پورے ایران میں اہلسنت والجماعت کی کوئی بھی مسجد نہ ہونا، عظیم سنی رہنما عبدالمالک ریگی کا 9 ساتھیوں سمیت تختہ دار پر چڑھایا جانا اور صوبہ اھواز میں نماز تراویح پڑھنے کی پاداش میں 7 سنیوں کا قتل ایران کی اسلام دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے

نے 26 جولائی 1981 کی رپورٹ میں یہ انکشاف بھی کر ڈالا کہ وہ طیارہ اس سے پہلے اسلحہ کی تین کھیپیں کامیابی کے ساتھ پہنچا چکا تھا کہ چوتھی کھیپ لے جاتے وقت حادثے کا شکار ہو گیا۔ فرانس کے اخبار ''لی فیگارو'' نے لکھا تھا کہ خمینی نے پیرس قیام کے دوران لندن کی ایک کمپنی سے خفیہ روابط قائم کئے تھے جو اسرائیل سے تعلقات رکھنے میں بہت شہرت یافتہ ہے اور اسرائیل کے مفاد کے لئے کام کرتی ہے۔ اسرائیل اور ایران کے درمیان ہونے والا یہ معاہدہ چونکہ انتہائی خفیہ تھا اس لئے تل ابیب سے اسلحہ کی ترسیل کے لئے قبرص کا راستہ ہی محفوظ ترین سمجھا گیا تھا اور قبرص کا لارنیکا ایرپورٹ استعمال میں لایا جاتا رہا۔

آنجناب نے لکھا کہ ''ایران میں شیعہ سنی فسادات کی کیا پوزیشن ہے؟''۔ آپ کے علم میں یہ بات ہونی چاہیے کہ اس وقت پوری دنیا میں جو شیعہ سنی فسادات کی لہر اٹھ کھڑی ہوئی ہے یہ سارا کچھ ایران کا ہی کیا دھرا ہے۔ پاکستان، شام، عراق، یمن اور بحرین غرض کون سا ایسا خطہ ہے جہاں ایران کے توسیع پسندانہ عزائم کارفرما نہیں۔ کسی بھی ریاست کا مسئلہ ہو اگر وہاں اہل تشیع آباد ہوں تو ایران وہاں ٹانگ اڑانا اپنا فرض منصبی گردانتا ہے۔ ایران کو ہر اس اسلامی تنظیم یا ریاست سے نفرت ہے جہاں اہل سنت کا عمل دخل ہو۔ افغانستان کے طالبان ہوں، نائیجیریا کی بوکو حرام ہو، شام و عراق کی داعش ہو، القاعدہ ہو، پاکستان کے

ایران کی پوری دنیا کے مسلم ممالک میں مداخلت اور شورش برپا کرنے کی سازشیں ایک سوالیہ نشان ہیں

اہل سنت ہوں یا خود ایران کی سنی جماعتیں یہ ہر ایک کے خلاف عملاً میدان جنگ میں ہے۔ ایران ہو یا اس کی پالتو حزب اللہ یہ سب مسلم دشمنی میں پیش پیش ہیں۔ اسرائیل سے زیادہ حماس ایران کی آنکھوں کا کانٹا ہے، یہ کوئی جذباتی رونہیں بلکہ حقائق ہیں۔ ''اسرائیلی سرحدوں پر موجود حزب اللہ کے مسلح جنگجوؤں کا کام دراصل اسرائیل کی حفاظت کرنا ہے، جو اس بات کو تسلیم نہیں کرتا جا کر دیکھ لے کہ جو کوئی وہاں اسرائیل کے خلاف کارروائی کرے گا اسے منع کون کرتا ہے......؟ اسے جیل میں کون ڈالتا ہے اور اس سے انتقام کون لیتا ہے......؟'' حزب اللہ کا مقصد ہے کہ لبنان سے اہل سنت کا مکمل خاتمہ کیا جائے، مکمل باگ ڈور عیسائیوں یا شیعوں کے ہاتھ میں دی جائے، اسرائیل کے خلاف عملاً برسرپیکار حماس کا خاتمہ کیا جائے اور اسرائیلیوں کے خلاف دشمنی کا ڈرامائی کردار ادا کر کے درپردہ اس کا دست و بازو بنا جائے۔ تازہ ترین حالات آئے روز میڈیا میں جگہ پاتے رہتے ہیں کہ ایران عالم اسلام میں کیا گل کھلا رہا ہے۔ ایک قومی جریدے کے مدیر ہونے کے باوجود آپ زمینی حقائق سے اس قدر لاعلم ہیں......؟ حیرت ہے، تعجب ہے۔

2 اپریل 2014ء کے اخبارات اٹھا کر دیکھ لیں کہ یمن کے صدر منصور ہادی نے ایرانی سازشوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے کن خیالات کا اظہار کر ڈالا۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم ایران سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہماری سرزمین پر اپنا کھیل بند کرے'' ان کا مزید کہنا تھا کہ ''شمالی یمن میں شیعہ حوثی جنگجوؤں کی ایران مسلسل پشت پناہی کر رہا ہے، ہم ایران کے ساتھ یہ کشیدگی بڑھانا نہیں چاہتے مگر ہم اس بات کی بھی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ہماری سرزمین پر اپنے مفادات کی جنگ لڑے۔'' یاد رہے کہ یمن میں اہل سنت برسر اقتدار ہیں اور ایران وہاں کے باغی شیعہ حوثی قبائل کی مسلسل پشت پناہی کر رہا ہے۔

یہ کہنا کہ ایران میں فسادات کیوں نہیں ہوتے؟ احمقانہ سوال تصور ہوگا کیونکہ ایران میں سو فیصد شیعیت کا تسلط ہے اور جو بھی ایرانی حکومت کے ظلم کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا اسے حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا۔ میں زیادہ دور نہیں جانا چاہتا، کیا آپ کے علم میں نہیں کہ ایران کے عظیم سنی راہنما عبدالمالک ریگی شہید کو نو ساتھیوں سمیت کس جرم کی پاداش میں تختہ دار پر چڑھایا گیا......؟ ایران میں سنی تنظیمیں جنداللہ یا جیش العدل وغیرہ کی عظیم جدوجہد یا تو آپ کی نظروں سے اوجھل ہے یا پھر آپ بھی پاکستان کے ایران نواز میڈیا کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا شکار ہو کر ایران کے عظیم سنی مسلمانوں کو ''استعمار'' کا گماشتہ قرار دیتے ہوں گے۔ مسئلہ دراصل یہ ہے کہ ایران نے وہاں کے سنیوں کو اس قابل ہی نہیں چھوڑا کہ وہ مزاحمت یا احتجاج کر سکیں، جو بھی سر اٹھاتا ہے سے کچل دیا جاتا ہے۔ حال ہی میں رمضان المبارک کے دوران ایران کے صوبہ اہواز میں سرعام اہل سنت عقیدے کے مطابق تراویح پڑھنے پر سات سنیوں کو ایرانی سیکورٹی فورسز نے گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کیا ہے۔ یہ خبر پاکستان کے ایران دوست میڈیا نے خوب دبائی تاہم پھر بھی ایک دو قومی اخبارات میں یہ خبر شائع ہو گئی۔ ملاحظہ ہوں، روزنامہ نئی بات، روزنامہ جہان پاکستان لاہور (23 جولائی 2014)۔ ایران کی سیکیورٹی فورسز آئے روز بارڈر کراس کر کے بلوچستان کے اہل سنت کو قتل کر رہی ہیں، کیا یہ سب آپ کی نظروں سے اوجھل ہے......؟ اس موقع پر مجھے ایران کے شہر ''سراوان'' کے غیور سنی بلوچوں اور ریگی قبائل کا دکھ اور کرب بھی ستا رہا ہے جو بدستور ایرانی حکومت کا ظلم و تشدد برداشت کرتے چلے آرہے ہیں۔ سراوان کے مسلمانوں کی حالت زار لکھنے بیٹھوں تو قلم پر بھی ''نزع'' کی کیفیت طاری ہو جائے۔ راقم خود وہاں کے مسلمانوں سے ملا، اس کے علاوہ بھی راقم اپنے کئی ایسے دوست احباب سے ایران کے حالات معلوم کر چکا ہے جو بذات خود وہاں گئے، جو کچھ انہوں نے دیکھا، مشاہدہ کیا اور راقم کو بتایا وہ سب سپرد قلم کرنے کا حوصلہ نہیں۔

علاوہ ازیں یہ بھی دیکھ لیں کہ تازہ ترین منظر نامے میں جبکہ غزہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے، مرگ بر اسرائیل کے نعرے لگانے والا ایران کہاں ہے؟ تسلیم شد کہ باقی مسلم ریاستیں بھی خاموش ہیں مگر ان کی خاموشی سے زیادہ ایران کی خاموشی سوالیہ نشان ہے کہ جس نے بظاہر اسلامی انقلاب کا چوغہ زیب تن کر رکھا ہے اور اسرائیل کے خلاف نعرے لگاتا نہیں تھکتا اب اس نے دو بول بھی فلسطینیوں کے حق میں کہنا مناسب خیال نہیں کئے۔ رہنے دیجئے مدیر ''آفاق'' صاحب! کیا بحث چھیڑ دی آپ نے۔ یہ تو ''کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں'' والا معاملہ ہے۔ اجازت چاہوں یار زندہ صحبت باقی۔

(satarawan@gmall.com)

☆☆☆☆☆

حضور ﷺ کے پیارے صحابی، زہد و قناعت کے پیکر، حافظ الحدیث

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

تحریر: مولوی عبدالرحمن بھکروی 0333-6841277

یقیناً آپ صحابہ رسول ﷺ میں سے اس کوکب درخشاں سے بخوبی واقف ہوں گے۔ کیا امت مسلمہ کا کوئی فرد ایسا بھی ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ سے ناواقف ہو؟ لوگ ان کو جاہلیت میں ''عبد شمس'' کے نام سے پکارتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی نعمت سے نوازا اور اپنے نبیؐ کی ملاقات سے مشرف کیا تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا......

تمہارا نام کیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا ......''عبد شمس''

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا......نہیں بلکہ تمہارا نام ''عبدالرحمان'' ہے۔

انہوں نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ''ہاں'' عبدالرحمان''۔

رہی بات ان کی کنیت ''ابو ہریرہ'' تو اس کا سبب یہ ہے کہ بچپن میں ان کے پاس ایک بلی تھی۔ جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتے تھے۔ اس کی وجہ سے ان کے ہم جولیوں نے انہیں ابو ہریرہ کہنا شروع کر دیا اور بعد میں یہ کنیت اتنی مشہور ہوئی کہ ان کے نام پر غالب آ گئی۔

جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے تعلقات استوار ہوئے تو آپ ﷺ بسا اوقات ان کو پیار سے ''ابو ہر'' کہہ کر بلاتے۔ اسی لیے وہ خود بھی (ابو ہر) کو (ابو ہریرہ) پر ترجیح دیتے اور کہتے کہ میرے محبوب رسول اللہؐ مجھے اسی نام سے پکارتے تھے۔

''ہر'' مذکر اور ''ہریرہ'' مؤنث ہے اور مذکر مؤنث سے اچھا ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت طفیلؓ بن عمرو دوسی کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور وہیں اپنے قبیلے میں مقیم رہے اور ٦ھ میں اپنے قبیلے بنی دوس کے ایک وفد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور ہر چیز سے قطع تعلق کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اور صحبت کے لیے یکسو ہو گئے۔ مسجد نبوی جائے قیام اور نبی کریم ﷺ کو امام بنا لیا کیونکہ نبی ﷺ کی زندگی میں ان کے بیوی بچے نہیں تھے۔ صرف ان کی بوڑھی ماں تھیں جو اس وقت تک شرک پر مصر تھیں جن کی محبت اور خیر خواہی کے پیش نظر وہ بار بار ان کو اسلام کی دعوت دیتے رہتے تھے مگر وہ ہمیشہ اس سے نفرت اور انکار کرتی رہتی تھیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے مگر ان کا دل غم سے کباب ہو رہا تھا۔ ایک روز انہوں نے اپنی ماں کو خدا کے رسول ﷺ اور خدا پر ایمان لانے کی دعوت دی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایسے نازیبا الفاظ استعمال کیے جن کو سن کر حضرت ابو ہریرہؓ کو سخت صدمہ پہنچا۔ وہ روتے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کو روتا دیکھ کر پوچھا...... ''کیا بات ہے ابو ہریرہ! کیوں رو رہے ہو''؟ میں برابر اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا رہا مگر وہ ہمیشہ انکار کرتی رہی۔ آج بھی میں نے جب اس کو دعوت دی تو اس نے مجھے سخت دل آزار بات سنائی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ عزوجل سے دعا فرمایئے کہ وہ ابو ہریرہؓ کی ماں کو اسلام کی طرف مائل کر دے''۔ انہوں نے روتے ہوئے کہا اور رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک دعا کے لیے بلند ہو گئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب میں واپس گھر گیا تو دیکھا کہ دروازہ ہے اور مجھے اندر سے پانی گرنے کی آواز سنائی دی۔ جب میں نے اندر داخل ہونا چاہا تو ماں نے کہا کہ ابو ہریرہؓ ابھی وہیں کھڑے رہو پھر جب انہوں نے کپڑے پہن لیے تو کہا کہ اب اندر آ جاؤ۔

جب میں اندر گیا تو انہوں نے کہا......

''اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ''

میں آنکھوں میں خوشی کے آنسو لیے پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ جیسا کہ تھوڑی دیر پہلے غم سے آنسو بہاتا ہوا گیا تھا اور عرض کیا کہ ''اللہ کے رسول ﷺ خوش ہو جایئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سن لی اور ابو ہریرہؓ کی ماں کو اسلام کی ہدایت دے دی''۔

حضرت ابو ہریرہؓ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسی گہری محبت تھی جو ان کے رگ و پے میں سرایت کر چکی تھی وہ آپ ﷺ کے دیدار سے کبھی آسودہ نہیں ہوتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔

''مَا رَأَيْتُ شَيْئًا اَصْلَحَ وَاَصْبَحَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى وَكَانَ الشَّمْسَ تَجْرِىْ فِىْ وَجْهِهٖ''

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ دلفریب اور خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے رخ تاباں میں سورج گردش کر رہا ہے''۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرتے رہتے تھے کہ اس نے انکو اپنے دین کے اتباع کی توفیق عطا فرمائی۔ وہ کہتے تھے شکر ہے اس خدا کا جس نے ابو ہریرہؓ کو اسلام کی ہدایت بخشی، شکر ہے اس خدا کا جس نے ابو ہریرہؓ کو قرآن کا علم دیا اور شکر ہے اس خدا کا جس نے ابو ہریرہؓ کو اپنے نبی کریم ﷺ کی صحبت سے نوازا۔

اسی طرح اپنی غیر معمولی علمی مصروفیت اور رسول اللہؐ کی مجلسوں کی پابندی کی وجہ سے بھوک فاقہ کشی اور زندگی کی جو سختیاں حضرت ابو ہریرہؓ نے جھیلیں، شاید ہی کسی دوسرے نے جھیلی ہوں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سخت تنگی پر بھی مستقل مزاج رہے۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے اکثر پیٹ پر پتھر باندھ لیتے اور اکثر بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑتے وہاں سے گزرنے والا سمجھتا کہ جنون کا دورہ ہے اور آپ کے ساتھ بیٹھ جاتا تو آپؓ سر اٹھاتے تو بتلاتے یہ جنون نہیں بھوک ہے۔

آپؓ کے فقر و فاقہ کے بہت سے واقعات مشہور ہیں خود فرماتے ہیں کہ میں یتیمی میں پروان چڑھا اور ناداری کے عالم میں ہجرت کی بسرہ بنت غزوان کا نوکر تھا۔ جس کی

سیدنا ابو ہریرہؓ کو لوگ زمانہ جاہلیت میں ''عبد شمس'' کے نام سے پکارتے تھے لیکن جب اللہ نے ان کو اسلام کی دولت سے نوازا تو حضور اکرمؐ نے آپ کا نام ''عبدالرحمان'' رکھ دیا

مزدوری پیٹ کی روٹی تھی اور اس مزدوری میں یہ کام سپرد تھا کہ جب وہ سواری سے اتریں تو ان کی خدمت کروں۔ خدا نے پھر اسی سے میری شادی کروادی خدا کا شکر ہے جس نے دین کو زندگی اور ابوہریرہؓ کو پیشوا بنادیا۔

حضرت ابو ہریرہؓ ناداری کے باوجود بہت سخی تھے۔ لوگوں کو نفع پہنچاتے۔ خیر پسندی، مہمان نوازی میں طاق تھے۔ جو ہاتھ میں ہوتا اسے کبھی نہ روکتے، خواہ کم ہو یا زیادہ، ان کی ناداری میں بخل کی ادنیٰ سی جھلک بھی نہ تھی۔ طحاوی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی خدمت میں چھ ماہ رہا مگر مجھے ابو ہریرہؓ سے زیادہ سخی کوئی بھی نظر نہیں آیا۔

سیدنا ابوہریرہؓ ناداری کے باوجود بہت سخی تھے، خواہ کم ہو یا زیادہ، جو ہاتھ میں ہوتا اسے کبھی نہ روکتے، لوگوں کو نفع پہنچاتے اور خیر پسندی، مہمان نوازی میں طاق تھے

حضرت ابو ہریرہؓ کی شخصیت میں وفور علم اور نرم مزاجی کے ساتھ تقویٰ اور پرہیزگاری کی وافر مقدار بھی جمع ہوگئی تھی۔ وہ دن کو روزہ رکھتے اور تہائی رات تک عبادت اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ پھر اپنی بیوی کو بیدار کر دیتے جو رات کا دوسرا تہائی حصہ عبادت میں گزارتیں پھر وہ اپنی بیٹی کو جگا دیتیں اور وہ رات کے آخری حصے میں قیام کرتیں۔ اس طرح ان کے گھر میں عبادت کا سلسلہ رات بھر جاری رہتا۔

ان کے پاس ایک حبشن لونڈی تھی۔ ایک دفعہ اس سے کوئی ایسی نازیبا حرکت سرزد ہوگئی۔ جس سے ان کے گھر والوں کو اور ان کو بڑا رنج ہوا۔ انہوں نے اس کو مارنے کے لیے کوڑا اٹھایا پھر رک گئے اور کوڑا رکھتے ہوئے لونڈی سے کہا...... ''اگر قیامت کے دن قصاص کا ڈر نہ ہوتا تو جو اذیت تو نے ہمیں پہنچائی ہے میں تجھے ضرور اس کی سزا دیتا لیکن میں تجھ کو ایک ایسی ہستی کے ہاتھ فروخت کروں گا جو تیری قیمت مجھے اس روز ادا کرے گی جب میں اس کا سب سے زیادہ ضرورت مند ہوں گا۔ جاؤ اللہ کے لیے آزاد ہو تم''

حضرت ابو ہریرہؓ زندگی بھر اپنی والدہ کے ساتھ حسن وسلوک کا معاملہ کرتے رہے۔ جب وہ گھر سے نکلنے کا ارادہ کرتے تو سب سے پہلے ان کے حجرے کے دروازے سے پر کھڑے ہو کر کہتے۔ امی جان! السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' وہ جواب دیتیں۔ میرے بیٹے ...... وعلیک السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ! پھر وہ کہتے ...... ''اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ جیسا کہ آپ نے بچپن میں میری پرورش کی۔ تو وہ جواب میں کہتیں ......اور اللہ تمہارے اوپر بھی رحم کرے جیسا کہ تم نے بڑھاپے میں میرے ساتھ حسن سلوک کیا۔''

حضرت ابو ہریرہؓ کو اس بات سے غیر معمولی دلچسپی تھی کہ وہ لوگوں کو اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی کی دعوت دیں۔ ایک روز انہوں نے دو آدمیوں کو جاتے ہوئے دیکھا ان میں سے ایک دوسرے سے سن رسیدہ تھا۔ انہوں نے چھوٹی عمر والے سے پوچھا......'' یہ آدمی تمہارا کون ہے؟ اس نے جواب دیا یہ میرے والد ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے اس کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا...... ان کا نام لے کر نہ بلانا ان کے آگے نہ چلنا اور ان سے پہلے نہ بیٹھنا۔

حضرت ابو ہریرہؓ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے اور ان کا آخری وقت آ گیا تو رو پڑے۔ جب ان سے رونے کا سبب دریافت کیا گیا تو بولے...... ''میں تمہاری اس دنیا کے لیے نہیں رو رہا ہوں بلکہ دوسری منزل اور قلت راہ کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ میں ایک ایسے راستے کے آخری سرے پر کھڑا ہوں جو مجھے جنت یا دوزخ میں پہنچانے والا ہے اور مجھے اس بات کا قطعی کوئی علم نہیں ہے کہ میں ان دونوں میں سے کس میں پہنچوں گا۔

مروان بن حکم عیادت کے لیے آیا تو ان سے کہا ...... ابو ہریرہؓ! اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے۔ تو انہوں نے کہا...... خدایا! میں تیری ملاقات کو محبوب رکھتا ہوں،، تو بھی میری ملاقات کو پسند فرما اور اس میں جلدی کر۔ اور مروان کی واپسی سے پہلے ہی ان کی یہ دعا درِ قبولیت کو دستک دے چکی تھی۔

اللہ تعالیٰ حضرت ابوہریرہؓ پر اپنی رحمت کا دامن وسیع کرے انہوں نے مسلمانوں کے لیے 5364 حدیثیں یاد کیں اللہ تعالیٰ ان کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے بہترین اجر عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت ابو ہریرہؓ کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین

☆......☆......☆

کیا آپ چاہتے ہیں......؟

محترم مکرم جناب ....

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے ہم آپ کو پیغام شہداء ہر گھر تک پہنچانے کی مہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کی شکل میں آپ کے پاس موجود ہے اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے جس طبقے تک پہنچانا چاہتے ہیں وہاں یہ نشان لگائیں۔

☆ اعلیٰ حکومتی عہدیداروں تک
☆ قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران تک
☆ ملک بھر کے پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ تک
☆ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیکچرارز اور پروفیسروں تک
☆ دینی مدارس کے مہتممین اور معلمین تک
☆ ملک بھر کی سیاسی، مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک یا آپ خود پتہ جات فراہم کر کے وہاں یہ رسالہ پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ اس فارم کی فوٹو سٹیٹ کروا کر ساتھ تمام ایڈریس بھی منسلک کر دیں۔

نظام خلافت راشدہ کا سالانہ ہدیہ فی کس -/560 روپے ہے آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہداء پہنچانا چاہتے ہیں؟

1 | 5 | 10 | 50 | 100

آپ کا مثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیئے جائیں گے جنہیں آپ کی طرف سے نظام خلافت راشدہ جاری کیا جائے گا۔

میں............

پتہ............

مبلغ............ روپے بذریعہ............

دینا چاہتا ہوں رقم ملنے پر مجھے رسید بھیج دیں۔

تاریخ............ دستخط............

رابطہ ایڈیٹر
نظام خلافت راشدہ
بخاری چوک قاسم بازار سمندری
صبح 8 تا شام 5 بجے
0306-7810468

ہمارا مشن اسلام کی نظریاتی سرحدوں کا دفاع ہے

انجینئر اشفاق احمد: سیکرٹری جنرل اہلسنت والجماعت پنجاب

قارئین نظام خلافت راشدہ کا پرزور اصرار تھا کہ اہلسنت والجماعت پنجاب کے جنرل سیکرٹری محترم انجینئر اشفاق احمد کا انٹرویو شائع کیا جائے۔ انٹرویو کیلئے وقت متعین کرنے کیلئے فون پر رابطہ کیا گیا تو انہوں نے اپنی مصروفیات کے باعث کہا کہ سوالات لکھ کر بھیج دیں جب بھی وقت ملا میں جوابات لکھ دوں گا۔ ادارہ کی طرف سے محترم یاسر قاسمی کو انجینئر صاحب کا انٹرویو کرنے کیلئے مقرر کیا گیا انہوں نے انجینئر صاحب کا انٹرویو کر کے بھیجا ہے جسے قارئین کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔ (انٹرویو: محترم یاسر قاسمی)

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کا خطاب سن کر فیصلہ کیا کہ اب مرتے دم تک دفاع صحابہ کیلئے کام کروں گا

یاسر قاسمی:۔۔۔۔۔۔ اپنا تعارف کروائیں؟ خاندان اور تعلیم کے بارے میں؟

انجینئر اشفاق احمد:۔۔۔۔۔۔ میرا نام اشفاق احمد ہے۔ 7 بھائیوں میں تیسرے نمبر پر ہوں۔ والد محترم کا نام مسعود احمد ہے اور وہ حکمت کے پیشے سے وابستہ تھے۔ وہ اللہ پاک کو پیارے ہو چکے ہیں۔ انتہائی سادہ اور منکسار تھے۔ سید گھرانے سے ہمارا تعلق ہے، گھر کا ماحول الحمدللہ شروع سے ہی مذہبی ہے اور بچپن سے دیکھتا آیا ہوں کہ والدہ صاحبہ محلہ کی بچیوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتی ہیں اور یہ سلسلہ اللہ کے فضل سے تا حال جاری ہے۔ میں نے ٹیکسٹائل میں ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر اور بی۔ اے کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔

یاسر قاسمی:۔۔۔۔۔۔ سپاہ صحابہ کے ساتھ کب اور کیوں وابستہ ہوئے؟

انجینئر اشفاق احمد:۔۔۔۔۔۔ سپاہ صحابہ کے ساتھ 1992ء میں وابستہ ہوا، یہ واقعہ بھی بڑا عجیب ہے۔ ہمارے گھر کے نزدیک ملتان میں ویراں غائب روڈ پر جامعہ مسجد مدنی ہے، جس پر خلفائے راشدینؓ کے نام لکھے ہوئے تھے۔ محرم میں شیعوں کا جلوس مسجد کے سامنے سے گزرتا تھا انہوں نے مطالبہ کر دیا کہ ان ناموں پر کپڑا ڈالا جائے، جس پر علاقہ کی نام نہاد سیاسی و سماجی شخصیات درمیان میں آ گئیں اور کہا گیا تھوڑی دیر کیلئے کپڑا ڈال دیا جائے کہ 5 منٹ میں جلوس گزر جائے گا پھر کپڑا ہٹا دینا۔ اس وقت تک مجھے اہل تشیع کے نظریات کے بارے میں کچھ زیادہ علم نہ تھا۔ مجھ تک جب یہ بات پہنچی تو میں بھی مسجد میں چلا گیا وہاں اہلسنت والجماعت کے لوگوں نے کہا کہ آپ کپڑا ڈالنے کی بات کرتے ہیں، ہم یہ جلوس ہی نہیں گزرنے دیتے۔ اس پر انتظامیہ اور امن کمیٹی والوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ فریق مخالف تک جب یہ بات پہنچی کہ یہ جلوس ہی نہیں گزرنے دے رہے۔ تو یہ بات طے ہو گئی کہ جلوس گزرنے دو اور ناموں پر کپڑا بھی نہ ڈالو۔ جلوس مسجد سے 100 قدم مشرق اور 100 قدم مغرب کی طرف خاموشی سے گزر جائے گا معاہدہ طے پا گیا جلوس خاموشی سے گزر گیا جس پر تمام اہلسنت مسلمان مسجد سے اٹھ کر چلے گئے ہم چار، پانچ لوگ مسجد میں ٹھہر گئے ماتمی جلوس اچانک واپس آ گیا جلوس کے شرکاء حملہ کی نیت سے مسجد کی طرف بڑھنے لگے اور سنیوں کو للکارنے لگے۔ جس پر ہم چار، پانچ لوگ مسجد سے باہر نعرہ تکبیر لگاتے ہوئے نکلے اگرچہ شیعوں کا جلوس اسلحہ سے لیس تھا لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسا رعب ڈالا کہ جلوس کے لوگ گھبرا کر بھاگ گئے ہم نے جھولیوں میں پتھر اٹھا رکھے تھے کبھی ایک طرف برساتے کبھی دوسری طرف جلوس میں سینکڑوں لوگ جو اسلحہ سے لیس تھے دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ بات تو اسی دن سے دل میں بیٹھ گئی کہ دفاع صحابہ کے کام کے ساتھ اللہ پاک کی مدد شامل ہوتی ہے اور اسی سال جامعہ خیر المدارس میں علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہیدؒ تشریف لائے انہوں نے لاجواب خطاب کیا، خطاب سننے کے بعد طے کر لیا کہ انشاء اللہ اب مرتے دم تک دفاع صحابہ کیلئے کام کروں گا۔

یاسر قاسمی:۔۔۔۔۔۔ بانی سپاہ صحابہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ دونوں قائدین سے پہلی ملاقات کب ہوئی اور انہیں کیسا پایا؟

انجینئر اشفاق احمد:۔۔۔۔۔۔ چونکہ میں جماعت میں 1992ء میں شامل ہوا، اس لیے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی ملاقات سے محروم رہا، بعد میں آپ کی کیسٹوں کے ذریعے تقاریر سنیں اور آپ کی تقاریر سے صحابہ کرامؓ کے خلاف لکھے جانے والے لٹریچر پر آپ کے درد وکرب کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔ مولانا حق نواز شہیدؒ نے عزیمت اور استقامت کا راستہ اپنا کر تبرائی فتنہ کی تندی و تیزی بلا خیز کو ختم کر کے پوری پاکستانی قوم کو تحفظ فراہم کیا اور اپنے موقف کو دلائل کے ذریعے منوانے کا سلیقہ سکھایا۔ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اگرچہ انہیں اس کام کیلئے بہت تھوڑا وقت ملا لیکن اس مختصر وقت میں مولانا شہیدؒ نے جماعتی موقف اور مشن کو اسمبلی میں بیان کرنے کا حق ادا کر دیا۔

یاسر قاسمی:۔۔۔۔۔۔ آپ کی نظر میں سپاہ صحابہ کا مشن کیا ہے؟

انجینئر اشفاق احمد:۔۔۔۔۔۔ سپاہ صحابہ کا مشن اسلام کی دینی، فکری اور نظریاتی سرحدوں کا دفاع کرنا ہے۔ سپاہ صحابہ ائمہ مجتہدین اور علماء حق کے افکار کی وارث ہے چونکہ اصحاب رسولؐ اسلام کی بنیاد ہیں اس لئے پورے عالم میں عظمت صحابہ کے ترانے عام کرنا چاہتی ہے۔ حق و باطل کی تفریق واضح کرنا چاہتی ہے۔ 11 فروری 1979ء کے ایرانی نام نہاد انقلاب کو پاکستان میں امپورٹ کرنے کی سازش کی گئی۔ اس شیعہ انقلاب کے نام پر پاکستان میں قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا گیا اور سنی علماء کو نشانہ بنایا گیا۔ اب تک ہماری جماعت کے ایک درجن سے زائد مرکزی قائدین سمیت 7 ہزار کارکنوں اور علماء حق کو شہید کیا جا چکا ہے۔ ان تمام شہادتوں اور قید و بند کی صعوبتوں کے باوجود الحمدللہ ہمارے قدموں میں رتی برابر بھی لغزش

میں آئی۔ ہماری منزل پاکستان میں خلافت راشدہ کا نظام لانا ہے۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے ہم نے کبھی کوئی غیر آئینی اور غیر قانونی راستہ اختیار نہیں کیا۔ آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہیں۔

یاسر قاسمی:......علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ سے پہلی ملاقات کیسے ہوئی اور اُنہیں بحثیت قائد کیسا پایا؟

انجینئر اشفاق احمد:......جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ میں نے 1992ء میں جامعہ خیر المدارس میں اُن کی تقریر سنی لیکن ملاقات 1996 میں ہوئی جب علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور مولانا اعظم طارق شہیدؒ گرفتار ہوکر ملتان جیل میں آئے تو ملتان کے جماعتی ساتھیوں نے میری ڈیوٹی لگادی کہ میں روزانہ جیل میں جاکر اُن سے ملاقات کروں اور جو بھی کام ذمہ لگے اسے بخوبی سرانجام دوں۔ اس ڈیوٹی کو میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ یہ ملاقاتیں اور ان حضرات کے ساتھ ہوئی باتیں میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہیں اور حضرت فاروقی شہیدؒ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہوا تھا جو کہ ایک قائد میں ہونی چاہئیں۔ حضرت فاروقی شہیدؒ بہترین مصنف، بہترین منتظم، سیاست پر گہری نظر، جرأت واستقامت کے کوہ گراں اور اُن کا سینہ علم الٰہی سے منور تھا۔ خطابت میں اپنی مثال آپ، مؤرخ اسلام کے لقب سے ملقب اور کارکنوں کیلئے ایک انتہائی شفیق باپ کی طرح تھے۔

یاسر قاسمی:......آپ کی نظر میں سپاہ صحابہ پر پابندی کی کیا وجوہات تھیں؟

انجینئر اشفاق احمد:......متعصب اور دین سے دور بزدل حکمرانوں نے سپاہ صحابہ کے جائز مطالبات پر توجہ دینے ملک سے فرقہ واریت ختم کرنے اور ضابطہ اخلاق مرتب کرنے کی بجائے اپنی نااہلیوں پر پردہ ڈالتے ہوئے سپاہ صحابہ پر پابندی لگادی۔ ایک طرف تو فریق مخالف سازشوں میں ملوث تھا تو دوسری طرف حکمران اور کفریہ طاقتیں، سپاہ صحابہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خائف تھیں۔

یاسر قاسمی:......سپاہ صحابہ پر دہشت گردی کے الزام کی کیا حقیقت ہے؟

انجینئر اشفاق احمد:......ہم نے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ سے لیکر آج تک دفاع صحابہ کیلئے حکومت سے قانون مانگا ہے۔ کیا دہشت گرد قانون مانگا کرتے ہیں؟، اگر ہم آئین اور قانون پر یقین نہ رکھتے تو قانون نہ مانگتے، ہم نے ہر فورم پر واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ ہماری جدوجہد آئینی اور قانونی دائرے میں ہے۔ اس لیے سپاہ صحابہ پر دہشت گردی کا الزام انتہائی لغو، جھوٹا اور تعصب پر مبنی ہے اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

یاسر قاسمی:......مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی سیاسی و مذہبی خدمات پر روشنی ڈالیں؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی نے جس صبر وتحمل، تدبر وجرأت کے ساتھ جماعتی کشتی کو بھنور سے نکالا ہے مجھ سمیت پوری جماعت انہیں خراج عقیدت پیش کرتی ہے

انجینئر اشفاق احمد:......مولانا اعظم طارق شہیدؒ عظمت صحابہ کے نقیب، جرأت و بہادری کے پیکر، استقامت کے پہاڑ اور حق گو عالم دین تھے۔ خانقاہی نظام سے آپ کا گہرا تعلق تھا۔ آپؒ کو حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے خلافت سے سرفراز کیا۔ آپؒ منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین تھے۔ آپؒ نے اسمبلی میں ناموس صحابہ بل اور شریعت بل پیش کیا اور اسمبلی میں ہر اہم معاملے پر عوام کے جذبات کی ترجمانی کی۔ اسی لیے یہ نعرہ عام ہوا "سنیوں کا وزیراعظم۔۔۔ طارق اعظمؒ، طارق اعظمؒ"۔

یاسر قاسمی:......علامہ علی شیر حیدریؒ سے ملاقات کب اور کیسے ہوئی مشن حق نواز کے فروغ میں انہیں کیسا پایا؟

انجینئر اشفاق احمد:......علامہ علی شیر حیدریؒ سے پہلی ملاقات مدرسہ فاروقیہ کچہری ملتان میں 1997ء میں ہوئی۔ آپ وہاں جمعہ کے خطبہ کے لیے تشریف لائے تھے۔ آپ میں علم وفہم، فراست اور تدبر جیسی خداداد صلاحتیں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ آپ طلباء اور علماء کے طبقہ میں ہردل عزیز شخصیت تھے۔ حاضر جوابی آپ کا خاص وصف

ہم نے کبھی بھی تشدد کا راستہ نہیں اپنایا اور ہر فورم پر واضح کیا کہ ہماری جدوجہد آئینی اور قانونی ہے

تھا۔ مناظر اسلام کی حیثیت سے آپ فتنوں کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ اہل تشیع کے انتہائی شاطر مناظر تاج الدین حیدری کو علمی میدان میں شکست فاش دی اور سپریم کورٹ میں مشن حق نوازؒ کو پیش کیا آپ کے دلائل سن کر اس وقت کے چیف جسٹس صاحب نے وعدہ کیا تھا میں اس مسئلہ کو حل کروں گا۔

یاسر قاسمی:......قائد اہلسنت علامہ محمد احمد لدھیانوی اور ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں کی قیادت میں سپاہ صحابہ سے اہلسنت والجماعت تک کا سفر کیسا رہا؟

انجینئر اشفاق احمد:......جس صبر وتحمل، تدبر وجرأت کے ساتھ جماعتی کشتی کو بھنور سے نکال کر لائے ہیں، مجھ سمیت پوری جماعت انہیں خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ جماعت کو ایک مرتبہ پھر وہی عروج دلانے اور اُن کے اخلاص اور محنت کو جماعت کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ جو اخلاص کے ساتھ ہماری رہنمائی کر رہے ہیں۔ انہوں نے شفیق باپ اور بزرگ کی طرح ہماری انگلی پکڑ کر ہمیں چلنا سکھایا۔

یاسر قاسمی:......کچھ لوگ کہتے ہیں شیعہ ختم نبوت کے قائل ہیں۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

انجینئر اشفاق احمد:......بعض لوگ کم علمی کی وجہ سے کہتے ہیں جو ان کے عقیدہ امامت کو پڑھ لے گا اس کے تمام اشکالات دور ہو جائیں گے۔ عقیدہ امامت دراصل عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ ان کا عقیدہ ہے امام معصوم ہے، مفترض الطاعت ہے۔ منصوص من اللہ ہے، ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ ان کو حلال وحرام کا اختیار حاصل ہے اور یہ کہ وہ قرآن کے جس حکم کو چاہیں منسوخ یا معطل کر دیں۔ ان کی کتاب اصول کافی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 221 (آئمہ علم کا معدن اور نبوت کا درخت ہیں۔ ان کے پاس فرشتوں کی آمد ورفت رہتی ہے۔) نعوذ باللہ۔ اور دوسری کتاب بحار الانوار النوار جلد نمبر 25 صفحہ نمبر 334 حوالہ "یہ امر ہمارے اماموں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ پس جس چیز کو وہ حلال قرار دیں وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام قرار دیں وہ حرام ہے"۔ اسی طرح ان عقائد سے ان کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔

یاسر قاسمی:......مشن جھنگوی کی تکمیل کیلئے ہزاروں کارکنان کی شہادت اور درجن سے زائد قائدین سے محرومی کے بعد ہم منزل کے کتنے قریب ہیں؟

انجینئر اشفاق احمد:......ہمارے ذمے اخلاص کے ساتھ محنت کرنا ہے، نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اپنے اور پرائے واشگاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہ نہ ہوتی

باقی صفحہ نمبر 30

CamScanner

اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کے نام

ذرا صبر، جبر کے دن تھوڑے ہیں

تحریر: صاحبزادہ خالد محمود ناظم ہرکیسروالا

جرأت و بہادری کی انوکھی داستان رقم کرنے والے عظیم مجاہدو! تمہاری شجاعت یقیناً قابل رشک ہے تمہارا حوصلہ قابل داد اور ولولہ قابل دید ہے۔ تم نے اس گئے گزرے دور میں دفاع صحابہؓ کا عظیم کارنامہ سرانجام دے کر رافضیت کو دونوں شانے چت کر دیا ہے۔ تم نے سبائیت کی تلاطم خیز موجوں کا رخ موڑ کر طاغوت کو پیغام اجل سنا دیا ہے تم نے رافضیت کے سیل رواں کے سامنے سد سکندری بن کر حق وفاداری ادا کر چھوڑا ہے، تم نے مدح صحابہؓ کا علم بلند کر کے قندیل حق روشن کر دی ہے۔ تم نے اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کر کے پورے عالم کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔

تم نے ویران کال کوٹھڑیوں کو آباد کر کے سنت یوسفی کو زندہ کر دیا ہے۔ تم نے تپتی ریت پر لیٹ کر، کوڑے کھا کر حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی تاریخ دہرا چھوڑی ہے، تم نے ہتھکڑی اور بیڑی کو چوم کر حضرت ابو جندل اور حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ کا درس امت کو سنا دیا ہے۔ تم نے اپنے جسموں کو گرم سلاخوں سے چھدوا کر حضرت خبیب بن الارتؓ کا کردار خوابیدہ مسلمانوں کو یاد دلایا ہے، تم نے چوہنگ سنٹر جیسے بدنام زمانہ عقوبت خانہ میں دہکتی ہوئی آتش نمرود میں ثابت قدم رہ کر اذان ابراہیمی دے چھوڑی ہے، تم نے تمام مصائب کا پامردی سے مقابلہ کر کے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی طرح اپنی آنکھیں نکلوا چھوڑی ہیں اور بالآخر جسم کے ٹکڑے کروا کر حضرت سمیہؓ کی طرح رب کے حضور سرخرو ہو چکے ہیں، تم نے مشن حق پر قائم رہ کر فراعنہ وقت کے تابوت میں آخری کیل گاڑ دی ہے، اب منزل قریب ہے ظلم و جبر کی ناؤ ہچکولے کھا رہی ہے۔

رافضیت دم دبا کر بھاگ رہی ہے۔ دشمن صحابہ اپنی موت مر رہا ہے۔ آتش نمرود دم توڑ رہی ہے، شراب و کباب کے رسیا، دین دشمن، اخلاق سے عاری رافضیت کے دم چھلا حکمرانوں کے اقتدار کی چولیں اکھڑ چکی ہیں۔ تمہاری قربانیاں رنگ لا رہی ہیں۔ منزل قریب ہے قریب تر ہو رہی ہے۔ اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ڈٹے رہے۔ گردنیں کٹوا دیں لیکن علم حق سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ جنہوں نے جھکنے پر کٹنے کو ترجیح دی۔ اور انکی سرگرمی عمل کا ڈنکا پورے عالم میں بجتا رہا۔ تم اس قافلہ حق سے وابستہ ہو جس نے خون کے سینکڑوں دریا عبور کیے، کر رہا ہے اور کرتا رہے

جو حق کا اعلان کرتا ہے مصائب اس کی طرف ایسے آتے ہیں جیسے نچلی جگہ پانی پہنچتا ہے حق والوں کے ساتھ ہمیشہ ایسا ہوتا تھا، ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا

گا۔ تم اس کارواں کے رضا کار ہو جس نے ساحل پر اپنی کشتی جلا ڈالی تھیں۔ ہاں ہاں..........

اس قافلہ سے تمہارا بڑا گہرا تعلق ہے۔ جس نے میدان کارزار میں اپنے گھوڑوں کے پاؤں کاٹ ڈالے تھے۔ جی ہاں تم اس گلشن کے باغبان ہو، جس کو امیر عزیمت وکیل صحابہؓ شہید اسلام حضرت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ مؤرخ اسلام، قائد ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ، جرنیل اول شہزادۂ پارلیمنٹ للکار جھنگوی شہیدؒ، علامہ ایثار القاسمی شہیدؒ سمیت درجنوں جید علماء اور سینکڑوں باوفا کارکنوں نے اپنے مقدس لہو سے سجایا۔ جی ہاں! تم اس لشکر کے سپاہی ہو جسکی قیادت مناظر اسلام، جبل استقامت، حضرت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ اور محسن انسانیت، مرد آہن، ثانی ابو حنیفہؒ، پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا اعظم طارق شہید کر رہے تھے۔

ساتھیو! اس بات کا خیال رکھو کہ تم بارہ سو سے زائد اپنے شہید بھائیوں کے وارث ہو۔ تمہارے سرخیل اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے رب کے حضور شاداں و فرحاں پہنچ چکے ہیں۔

بھائیو! آپ بہت عظیم ہیں آپکا مشن، آپکا استقلال، آپکا صبر اور حوصلہ، آپ کا ولولہ، بلندی و کردار، آپ کی تاریخ، آپ کی تحریک، آپ کی قربانیاں بہت عظیم ہیں۔ آپ واقعتاً بہت عظیم ہیں۔ لیکن ساتھیو! موجودہ جمود کی کیفیت سستی، غفلت، کاہلی، خاموشی، گوشہ نشینی آپ کے

شہادت تو ہمارا ورثہ ہے۔ یہی مقصود مطلوب ہے۔ اسی میں ہماری فلاح و کامرانی کا راز مضمر ہے۔ اب بھی اس کو گلے لگائے رکھنا

جب تک نہ جلیں دیپ شہیدوں کے لہو سے\
کہتے ہیں کہ جنت میں چراغاں نہیں ہوتا

ساتھیو! شہید کے رتبے کا احساس رکھو، اور اپنے شہداء کے افکار کا پاس رکھو، مصائب و آلام اور جبر و تشدد کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرتے رہو، قید تنہائی کو برداشت کر کے حسب سابق ثابت قدم رہو، تم اگر آج تار چہ سیلوں کو زینت بخشے ہوئے ہو تو تمہارے کردار کو بھی تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف سے لکھا جا رہا ہے۔ یقیناً تم پر مظالم کے ایسے پہاڑ توڑے گئے جن کو دیکھ کر اور سن کر ہلاکو اور چنگیز خاں جیسے ظالم اور سفاک حکمرانوں کی روحیں بھی شرمائیں اور جنکو احاطہ تحریر میں لاتے ہوئے قلم ڈگمگاتا ہے۔ لیکن تمہارے انداز استقلال نے حضرات صحابہ کرامؓ کی یاد تازہ کر کے امت مسلمہ کو خواب غفلت سے بیدار کر دیا ہے۔

تار چہ سیلوں کو زینت بخشنے والوں اور مشن جھنگویؒ کی خاطر اذیتیں برداشت کرنے والوں کے کردار کو تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف سے لکھا جا رہا ہے

اب پریشانیوں کو قریب نہیں بھٹکنے دینا۔ کیونکہ تم بالکل صحیح راستہ پر گامزن ہو۔ اور اسلاف کی تاریخ دہرانے کا گرانقدر کارنامہ سرانجام دے رہو۔

تم انکے نام لیوا ہو جو اپنی جانوں سے گزر گئے

شایان شان نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ معمولی سی کوتاہی کی وجہ سے منزل کے بہت قریب آ کر خدانخواستہ دور ہو جائیں۔ اور آپ کی محنت شاقہ کا اثر زائل ہو جائے۔ اب کھیتی پکنے کو ہے، اور آپ کی محنت اور کاوش کا ثمرہ ظہور پذیر ہونے والا ہے۔ اب غفلت کو طلاق مغلظہ دے دیجئے۔

اگر آپ کے کسی ساتھی پر جبر و تشدد ہو رہا ہے۔ الٹا لٹکا کر پیٹا جا رہا ہے، ناخن اکھاڑے جا رہے ہیں، کھولتے

> **حضرت عمار بن یاسرؓ کے پورے گھرانے نے اسلام کی سربلندی کے لیے جام شہادت نوش کیا**

پانی میں ڈالا جا رہا ہے، استری سے جسم داغا جا رہا ہے، کھال ادھیڑی جا رہی ہے، جسم کو چیر کر سرخ مرچیں بھری جا رہی ہیں، جسم کے اندر ڈرل سے سوراخ کئے جا رہے ہیں، تو کیا ہوا، اس میں پریشانی کی کون سی بات ہے، اس سے تو کمزور حوصلوں کو تقویت ملتی ہے۔ یہی تشدد بربریت ہی تو کافر امراء کے در و دیوار ہلا دیتا ہے۔ اسی سے تو باطل کے ایوانوں میں لرزہ طاری ہو جاتا ہے، یہی تو ظالم کے انجام کی خشت اول ہے۔

؎ چیخ بن کر جب بغاوت کی صدا اٹھتی ہے
حاکم وقت کا تختہ بھی الٹ جاتا ہے

یہی مظلوم کی آہ و فغاں ہی تو ہے جو مظلوم اور اللہ کے درمیان سارے پردے ہٹا دیتی ہے۔ اس سے کیوں گھبرانا...... اور ذرا غور تو کیجئے کہ ہم تو خود کو جنت کے عوض بیچ چکے ہیں۔ اور اللہ رب العزت نے ہمیں خرید لیا ہے، اور پھر اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ ہماری نسبت کن کے ساتھ ہے ذرا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے گھرانے کا حال تو معلوم کیجئے۔ کہ اسلام کی سربلندی کے لیے پورا گھرانہ جام شہادت نوش کر گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا بیتی، مگر انہوں نے جو کیا اس سے انحراف کا تصور بھی نہیں کیا۔

ساتھیو! ہمارا مشن ہی ایسا ہے جس پر چل کر ہمیں پھول کے ہار نہیں ملیں گے بلکہ پر خار وادیاں ہماری منتظر ہیں جیسا کہ پہلے تھیں اور ہمیشہ حق والوں کے ساتھ ایسا ہوتا ہے۔ اور جو حق کا اعلان کرتا ہے اس کی طرف مصائب ایسے آتے ہیں جیسے گہری جگہ پانی ٹھہرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ نمبر 28

تو پورے پاکستان میں رافضیت کا راستہ روکنا مشکل ہو جاتا۔ ہم نے الحمدللہ قربانیاں دیکر اپنے افکار و نظریات کا بھرپور دفاع کیا ہے۔ ہمارے شہداء نے حق و باطل کے درمیان خلیج اتنی وسیع کر دی ہے کہ اب کوئی اسے ملا نہیں سکے گا۔ ہماری منزل خلافت راشدہ کا نظام ہے، حائل رکاوٹوں کو دور کرنا ضروری ہے۔ ان رکاوٹوں کو دور کر رہے ہیں۔ دشمن شاطر ہے، اس کی سازشوں کا بھی سامنا ہے۔ الحمدللہ دل مطمئن ہے کہ انشاء اللہ منزل پر ضرور پہنچیں گے۔

یاسر قاسمی:...... جماعت کی پالیسیوں سے آپ کتنے متفق ہیں؟

انجینئر اشفاق احمد:...... جماعتی پالیسیوں سے سو فیصد متفق ہوں۔ ہمارے تمام فیصلے شوریٰ کے اجلاس میں باہمی مشاورت سے طے پاتے ہیں۔ شاید ہی کسی جماعت کے پاس اتنی مضبوط شوریٰ ہو اور اتنی آزادی اظہار رائے ہو۔ شوریٰ کے ہر ممبر کو کھل کر اپنی رائے دینے کا حق ہے۔ اگرچہ امیر شوریٰ کو فیصلے کا اختیار ہے لیکن فیصلے مشاورت سے طے پاتے ہیں۔ اسی طرح میرا مؤقف ہے کہ جتنی بڑی جمہوریت ہماری جماعت میں ہے، کوئی دوسری جماعت اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی، یونٹ سے لیکر مرکز تک تسلسل کے ساتھ الیکشن ہوتے ہیں۔ میں 1992ء میں یونٹ عفت امی عائشہ کا ڈپٹی سیکرٹری بنا۔ اس کے بعد یونٹ کا جنرل سیکرٹری بنا، پھر سیکٹر انچارج اور پھر 1998ء میں تحصیل ملتان کا صدر منتخب ہوا۔ مولانا عبدالخالق رحمانی مدظلہٗ جب پنجاب کے صدر بنے تو مجھے ملتان ڈویژن کا نگران بنایا گیا، پھر جب بشیر عکاشہ مدظلہٗ پنجاب کے صدر بنے تو میں ان کے ساتھ پنجاب کا سیکرٹری نشر و اشاعت رہا مولانا شمس الرحمٰن معاویہ شہیدؒ کے ساتھ دو مرتبہ پنجاب کا جنرل سیکرٹری بنا۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ باقی جماعتوں میں پسند ناپسند کی بنیاد پر افراد آگے آتے ہیں لیکن الحمدللہ ہماری جماعت میں آگے بڑھنے والوں کا راستہ نہیں روکا جاتا۔ اگر ہمیں 5 سال آزادانہ ماحول میں کام کرنے کا موقع مل جائے تو اہل سنت والجماعت پاکستان کی سب سے بڑی مذہبی سیاسی جماعت ہوگی۔

یاسر قاسمی:...... موجودہ دور میں اہل سنت والجماعت کے کارکنوں کو کیسے کام کرنا چاہیے؟

انجینئر اشفاق احمد:...... اس وقت جماعت میں تنظیم سازی کی انتہائی ضرورت ہے۔ تمام بکھرے ہوئے کارکنوں کو جماعتی نظم کی لڑی میں پرونے کی ضرورت ہے، اپنے قائدین پر بھرپور اعتماد کیا جائے دشمن کبھی ہمارے قائدین کو شہید کر کے ہم سے دور کرتا ہے اور کبھی سازش سے قائدین کے خلاف پروپیگنڈا کرا کے کارکنوں کو اپنے رہنماؤں سے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے تمام کارکنوں سے

> **تمام تر مشکلات اور نامساعد حالات کے باوجود ماہنامہ "نظام خلافت راشدہ" کو چلاتے رہنا قابل تحسین ہے**

کہتا ہوں قائدین کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا ہمارے دشمنوں کی سازش ہے اس سے ہمیں بچنا چاہیے۔

یاسر قاسمی:...... سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کو کیسا پایا؟

انجینئر اشفاق احمد:...... سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ یقیناً جماعتی کاز اور مشن پھیلانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہا ہے، جس طرح جماعت مشکلات سے گزرتی ہے اسی طرح ماہنامہ کو بھی انہی مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔ حالات جیسے بھی رہے ماہنامہ اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھاتا رہا۔ ذمہ داران جماعتی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے ماہنامہ کو چلاتے رہے۔ اس ادارے کی قربانیاں اور محنت لائق تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ ماہنامہ اسی طرح باطل کے سینے پر مونگ دلتا رہے۔

یاسر قاسمی:...... ہمارے قارئین کو آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

انجینئر اشفاق احمد:...... قارئین سے درخواست ہے کہ یہ رسالہ جماعت کا ترجمان ہے۔ جماعتی کام کو آگے بڑھانے کیلئے اور لوگوں تک حقائق پہنچانے کیلئے اس ماہنامہ کو جتنا ہو سکے عام کریں اور اس کے بقایا جات کی بروقت ادائیگی یقینی بنائیں۔

☆......☆......☆

صحابہ کرامؓ کا گستاخ مسلمان نہیں ہوسکتا

مولانا طارق جمیل مدظلہٗ سے کون واقف نہیں وہ اسلام کے بہت بڑے سکالر اور خوشنوا خطیب ہیں انکی تبلیغی خدمات سے کس کو انکار ہوسکتا ہے۔ ان کے اہل تشیع کے حوالے سے بہت سی باتیں گردش کرتی رہتی ہیں۔ علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کی کاوشوں سے شیعیت کے بارہ میں ان کے نظریات کا علم ہوا اسی سلسلہ میں مولانا طارق جمیل جامعہ حیدریہ خیر پور میرس میں امام اہلسنت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ سے ملاقات کرنے تشریف لے گئے اور وہاں کے طلبہ سے خطاب بھی کیا جس میں علامہ علی شیر حیدری شہید بھی شریک تھے افادہ عام کے لئے اس خطاب کے چند اقتباسات حاضر خدمت ہیں امید ہے قارئین کرام کو بہت پسند آئیں گے۔ (ترتیب: ابو بکر طاہر)

"میرا ایک سبق یاد رکھو! ایک علمی دیانت اور قاعدہ بتا رہا ہوں جب آدمی کا لیول بڑا ہو جاتا ہے تو وہ کسی اور کی طرف کوئی بات منسوب کرنے میں شرمندگی محسوس کرتا ہے۔ مجھے مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث کی طرف متوجہ کیا مولانا علی شیر حیدری (شہیدؒ) نے کہ اس حدیث میں لکھا ہوا ہے کہ ملا علی قاری کا قول ہے کہ "جو آج کے روافض ہیں یہ وہ نہیں ہیں جو پہلے تھے آگے عربی عبارت ہے، جس کا خلاصہ ہے کہ فسق و فجور کا حکم روافض کے بارے میں پہلے تھا اب کے جو روافض ہیں وہ اکثر صحابہ کی تکفیر کے قائل ہیں اس کی وجہ سے روافض کافر ہیں بغیر کسی اختلاف کے"۔ یہ حق بات ہے اس کی طرف متوجہ کیا مجھے مولانا علی شیر حیدری (شہیدؒ) نے اور حق بات کو تسلیم نہ کرنا ویسے ہی ہلاکت وضلالت ہے چونکہ صحابہ کی تکفیر ابطال شریعت ہے اور ابطال شریعت کفر ہے اس لئے اس بات کو ماننے میں مجھے کوئی عار نہیں ہے۔ جہاں جہاں صحابہؓ موجود نہیں وہاں کا دین کون بتائے گا؟

اب حضرت علیؓ گھر میں تو موجود نہیں گھر کا دین تو امہات المومنین ہی بتائیں گی۔ اگر (نعوذ باللہ) امہات المومنین کافرہ ہوں تو گھریلو معاملات کے متعلق دین تو ختم ہو جائے گا۔ اس لئے تکفیر صحابہ سے ابطال شریعت یعنی شریعت کا باطل ہونا لازم آئے گا۔ خیر القرون کے بعد ضلالت بڑھتے بڑھتے تکفیر صحابہ تک پہنچ گئی۔ جو یہ کہہ دے ابوبکرؓ کافر ہے تو وہ بدبخت خود کیسے مسلمان ہوسکتا ہے اگر عمر کافر تو کہنے والا خود کیسے مسلمان ہوسکتا ہے اور دو کافر نبیؐ کے پہلو میں سوئے ہوئے ہوں تو یہ کتنی عجیب بات نہیں؟۔ اس کی تائید میں ایک حدیث پیش کروں گا نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے قبر سے میں نکلوں گا پھر میرے دائیں طرف سے ابوبکرؓ اور بائیں طرف سے عمرؓ نکلیں گے اور ایک دفعہ آپؐ نے سیدھے ہاتھ سے ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور بائیں ہاتھ سے حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور مسجد میں داخل ہوئے تو آپؐ نے فرمایا اسی طرح ہم قیامت میں اٹھائے جائیں گے۔ تو تکفیر صحابہ ابطال شریعت ہے اور ابطال شریعت کفر ہے۔ جو چار کو صحابی مانے اور باقیوں کی

خیر القرون کے بعد ضلالت بڑھتے بڑھتے تکفیر صحابہ تک پہنچ گئی جو یہ کہہ دے ابوبکر کافر ہے تو وہ بدبخت خود کیسے مسلمان ہوسکتا ہے

تکفیر کرے یہ کفر بواحہ ہے کفر مستور نہیں۔

میری نظر سے یہ عبارت نہیں گذری تھی اس عبارت کی طرف مجھے متوجہ کیا مولانا علی شیر حیدری (شہیدؒ) نے اس لئے میں تمہارے سامنے اعتراف کر رہا ہوں اور تمہیں سبق دے رہا ہوں کہ جس سے نفع ہو اس کا اعتراف رکھنا۔

نبی کریمؐ کا ارشاد ہے......

"اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضاً من بعدی"

غرض کا مطلب ہوتا ہے تنقید کا نشانہ بنانا اور تنقید پر میرا نبی کہہ رہا ہے اللہ اللہ اور تکفیر پر بات کہاں جائے گی وہ تو اسلام سے ہی نکال دے گی۔ تبلیغی نوعیت کا تقاضہ یہ ہے کہ کسی طرح ہمدردی دکھا کر، قریب کر کے، ماحول میں لا کر اور پیار محبت سے سمجھا بجھا کر حق واضح کیا جائے ہاں علماء کی ذمہ داری ہے حق و باطل کو واضح کرنا، علماء کا منصب ہے حق و

سیّدہ عائشہ صدیقہؓ کے حجرے پر ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک اور ستر ہزار شام سے صبح تک درود وسلام پڑھتے ہیں

باطل کی تفریق کو واضح کرنا "لیحق الحق ویبطل الباطل"۔ میرے دروس کو جس طرح مختلف فیہ بنا کر پھیلا دیا گیا ہے اس میں سے بعض باتیں میں نے کہی ہیں وہ میرے علم میں نہیں تھیں میں ایک بات کو ٹھیک سمجھ رہا تھا مگر وہ ٹھیک نہیں تھی پھر بعد میں مجھے بتایا گیا یہ ایسے ہے میں نے کہا ٹھیک ہے۔

صحابہ کی شان اور مقام میرا اللہ طے کر چکا ہے اور ان کی خطائیں میرا اللہ معاف کر چکا ہے ان پر جرح کرنا حرام ہے، ان پر تنقید کرنا حرام ہے اور ان کی تکفیر کرنے والا کافر ہے۔ جس ذات کے سینے پر سر رکھ کر اللہ کے نبی نے جان دی ہو حضرت اماں عائشہؓ کی شان تو دیکھو میری بات غور سے سننا واحد نبی ہے واحد نبی ہے جس کی جان بیوی کے سینے پر سر رکھے ہوئے گئی ہے۔ حضرت اماں عائشہؓ ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی تھیں اور آپؐ کے گال مبارک اماں عائشہؓ کے سینے پر رکھے ہوئے تھے اور آخری چیز جو میرے نبیؐ کے منہ میں گئی ہے وہ اماں عائشہؓ کا لعاب مبارک ہے۔ اماں عائشہؓ کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی آپؐ کو اتنی نقاہت تھی کہ بولا نہیں جا رہا تھا آپ کی نظر مسواک پر ٹک گئی حضرت عائشہؓ نے دیکھ لیا کہ مسواک پر نظر ہے کہا یا رسول اللہ کیا آپؐ مسواک کرنا چاہتے ہیں پھر اماں عائشہؓ نے مسواک لیا اور اپنے منہ سے چبایا اور نبی کریمؐ کو دیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا وہ آخری چیز جو میرے نبیؐ کے منہ میں گئی وہ میرا لعاب ہے۔ یہ واحد ماں ہے کہ جس کی گود میں سر اقدس ہوتا تھا اور وحی اترتی تھی اسی اماں کے حجرے پر ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک درود وسلام پڑھتے ہیں اور ستر ہزار شام سے صبح تک درود وسلام پڑھتے ہیں اور اسی حجرے سے آپ کو اٹھایا جائے گا یہ فضائل حضرت عائشہؓ ہیں اور ان کو کوئی بدبخت کافر کہہ دے تو اس ملعون کے پلے کیا رہ جائے گا وہ تو خود کفر سے بھی آگے کوئی چیز ہوگی تو وہاں چلا جائے گا۔

مجھے شروع سے تاریخ پڑھنے کا بہت شوق تھا یہ میں

ابتدائی زمانے کی بات کر رہا ہوں آپ البدایہ والنہایہ پڑھو یا ابن جریر پڑھو یا ابن الخلدون پڑھو سب سے بے غبار تاریخ البدایہ والنہایہ ہے مگر اس میں بھی واقعات ایسے ہیں کہ قرآن وحدیث سامنے نہ ہو تو بہت سے صحابہ کے متعلق دماغ میں تشویش پیدا ہو جاتی ہے مولانا جمشید صاحب سے ایک ہفتہ میری بات ہوئی تو ایک جملہ ان کی زبان سے نکلا اور میرا سارا غبار دھل گیا کہ صحابہ کو پرکھنے کا معیار البدایہ والنہایہ نہیں ہے، تاریخ نہیں ہے انہوں نے کہا کہ صحابہ کی زندگی دین ہے اور دین کو پرکھنے کا معیار تاریخ نہیں قرآن وحدیث ہے۔ اگر قرآن کہتا ہے" وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى " تو اب چاہے سند متصل کے ساتھ بھی روایات موجود ہوں تو بھی ہم ان کو مربوط کرلیں گے۔

اوپر والا جس نے جزاء وسزا کا نظام بنایا اور چلایا ہے وہ یہ کہہ رہا ہے کہ میں نے جنت کا وعدہ کر دیا ہے تو تاریخ کی کیا حیثیت ہے قرآن وحدیث، پر اس لئے صحابہ پر جرح کرنا حرام ہے۔ اگر ایک لمحہ کے لئے فرض کر لیا جائے کہ جیسا تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے ویسا ہی ہے تو جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت کا وعدہ کر لیا تو پھر باقی کیا رہ گیا۔

حضرت حسنؓ نے چھ ماہ خلافت کی پھر اس کے بعد چھوڑ دی اور اللہ کے نبی کا قول سچا ہوا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا "میرا نواسہ حسنؓ دو مومنوں کے گروہوں میں صلح کروائے گا" (البخاری) اس پر حضرت حسنؓ کو کافی تکلیفیں اٹھانا پڑیں آپؓ کے بہت سارے فوجیوں نے جھگڑنا شروع کیا تو آپؓ نے فرمایا اگر خلافت میرا حق تھا تو میں نے معاویہؓ کو دے دیا اور اگر ان کا حق تھا تو ان کو مل گیا میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے مسلمانوں کا خون بہے، میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا "فعف عنه" انہیں معاف کر دو اللہ جن کا سفارشی بنے جس نے پکڑنا ہے وہ سفارشی بنے پھر صرف اتنا نہیں کہا کہ تو معاف کر بلکہ یہ بھی کہا کہ مجھ سے بھی کہہ کہ تو بھی معاف کر دے "وستغفر لهم " ان آیات کے بعد فرض کرو فرض کرو کسی صحابی سے خطائے اجتہادی نہیں بلکہ خطائے صریحی اور بدیہی بھی ہو جائے تو ہے کوئی بدبخت جو ان آیات کے بعد کہے کہ یہ کیوں کیا اور وہ کیوں کیا۔

اقراء بن حادث تمیمی، عینة بن الحفظ الفزاری یہ بنو تمیم کے بڑے سردار تھے

> **قانونِ شریعت ہے کہ کوئی شخص مجلس میں آئے تو سلام کرے لیکن اللہ پاک نے حضورِ اکرمؐ کو حکم دیا کہ جب صحابہ کرامؓ مجلس میں آئیں تو آپؐ انہیں سلام کریں**

قرآن پاک میں......

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ. (آیت نمبر ۱ سورۃ الحجرات)

" بلکہ "يا ايها الذين امنوا لاتقدموا "

سے بنو تمیم کا قصہ چلا ہے کہ وہ آئے اور کہنے لگے ہم تیری بات تو سنتے ہیں، تیرے پاس بیٹھتے ہیں لیکن ایک شرط ہے کہ ان غلاموں کو (غریب صحابہ، عبداللہ بن ام مکتومؓ وغیرہ کو) اٹھاؤ کہ یہ بھی بیٹھے ہوں اور ہم بھی بیٹھے ہوں تو اللہ کے نبیؐ کے دل میں خیال آیا کہ یہ تو میرے اپنے ہیں ان کو اٹھا بھی دوں تو کوئی بات نہیں چلو یہ اس بہانے میری بات تو سنیں آپؐ نے کہا ٹھیک ہے تو وہ کہنے لگے نہیں پہلے آپؐ ہمیں لکھ کر دیں کہ ہمارے ہوتے ہوئے یہ نہیں بیٹھیں گے آپؐ نے کہا ٹھیک ہے لکھوا دیتا ہوں اور آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلوایا لکھوانے کے لئے مگر حضرت علیؓ کے آنے سے پہلے حضرت جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کا پیغام لے آئے کہ ان کو آپ نہیں ہٹا سکتے"

"وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (سورۃ النسا آیت ۵۲)

لاتترو دالـذيـن يـد عون ربهم بلغدات و العشى يـريـدون وجـهه "اب آگے غور کرو پھر کیا ہوگا" فتترد هم فتكون من الظالمين "کس کو کہا جا رہا ہے؟ کس کی خاطر کہا جا رہا ہے؟ ذرا جانہین میں غور کرو اور کیا لفظ آ رہا ہے؟ "فتكـون مـن الظالمين " اگرچہ یہ مقام اسی صحبت کے طفیل ملا ہے اور اس مقام ملنے کے بعد اللہ کے اتنے قریب ہو چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو کہہ رہا ہے ان کو اگر آپؐ نے ہٹایا تو آپؐ ظالمین میں سے ہو جائینگے تو آپؐ نے سرداروں کو کہا تمہاری مرضی بیٹھو تمہاری مرضی نہ بیٹھو میرے رب نے مجھے روک دیا ہے ان کو اپنے پاس سے اٹھانے سے ۔ تو صحابہ کے دلوں میں کوئی بات نا آ جائے اس اثر کو اللہ پاک نے دھویا...... وہ کیسے دھویا " سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ" یہ انہیں کے بارے میں آیات نازل ہوئی ہیں۔ قانون شریعت یہ ہے کہ ہم اس مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں کوئی باہر سے آئے تو اسے امر ہے کہ وہ ہمیں سلام کرے مگر اللہ پاک نے یہاں قانون بدلا اور کہا اے میرے حبیبؐ جب تیری محفل میں یہ لوگ آئیں تو ان کے لئے ترمیم کی جا رہی ہے کہ تو انہیں سلام میں پہل کر۔ تو پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا" اے اللہ تیرا شکر کہ تو نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے جنہیں سلام میں پہل کرنے کا مجھے حکم ہوا"۔

تاریخ صرف اس وقت مستند ہے جب وہ قرآن وسنت سے نہ ٹکرائے اگر قرآن وسنت سے تاریخ ٹکرائے تو میں کہتا ہوں کسی تاویل کی ضرورت نہیں اس تاریخ کو دیوار پر ماردو اللہ اور اس کے رسولؐ کے بعد ہمیں کسی اور کی گواہی کی ضرورت نہیں ہے۔

"الصحابة كلهم عدول "سب صحابہ کا عادل ہونا بھی بہت بڑا اعزاز ہے لیکن "الـصـحـابـة كـلـهـم مغفور "صحابہ کا مغفور ہونا اس سے بھی بڑا اعزاز ہے۔

☆☆☆☆☆

تبصرہ کتب

نام کتاب......مولانا میر حسین مدنی سوانح وافکار

ترتیب وتبویب......مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی

صفحات...... 368

ناشر القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان۔

شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی شخصیت سے کون واقف نہیں ہوگا۔ حضرت مدنیؒ بیک وقت ایک عظیم مدرس واستاد تھے۔ قابل تقلید مجاہد اور لیڈر تھے۔ پراثر خطیب اور ادیب تھے۔ آپؒ کی پوری زندگی جفاکشی، انتھک محبت، جہد مسلسل، مصائب وآلام سے نبرد آزما اور دین حق کی ترویج واشاعت میں گزری۔

المختصر اگر آپؒ کی زندگی پر لکھا جائے تو ہزاروں نہیں لاکھوں صفحات بھی کم پڑ جائینگے۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے آپؒ کی زندگی کو آنے والی نسلوں تک پہنچانے کے لیے مولانا مدنیؒ کے سوانح وافکار پر کتاب لکھی ہے۔ جس میں انہوں نے مختلف ابواب قائم کیے ہیں۔ جس میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱):......سوانح مدنیؒ، ولادت سے وفات تک

(۲):......حضرتؒ کی وفات پر پاکستان کا غم

(۳):......خطبات مدنیؒ

(۴):......حضرت مدنیؒ اور اقبالؒ

(۵):......منظوم خراج تحسین وغیرہ شامل ہیں۔

صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان

(ذی القعدہ ۶ھ)

تحریر: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کا طواف کیا۔

یہ رویائے صادقہ تھا، لیکن اس میں زمانہ، مہینہ اور سال کا کوئی تعین نہ تھا (تفسیر سورۃ الفتح ۲۷ از ابن کثیر) آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو مدینہ میں یہ خواب سنایا، یہ خوش خبری سن کر سب لوگ بہت مسرور ہوئے مکہ اور کعبہ (جس کی محبت وعظمت ان کے خمیر میں شامل اور ان کے رگ وریشہ میں پیوست تھی) مدت ہوئی ان سے چھوٹ چکا تھا، ان کے دل میں طواف کا بڑا اشتیاق تھا اور وہ بہت بے چینی سے اس دن کے منتظر تھے، جب یہ سعادت ان کو دوبارہ حاصل ہو، مہاجرین میں مکہ کا اشتیاق قدرتی طور پر بہت زیادہ تھا، اس لئے کہ وہ وہیں پیدا ہوئے اور پلے بڑھے تھے، اور اس کی محبت گویا ان کی گھٹی میں پڑی تھی، بایں ہمہ عرصۂ دراز سے وہ اس کے دیدار اور زیارت سے محروم تھے، جب رسول اللہؐ نے ان کو یہ خبر دی تو ان کو اس میں ذرا بھی شبہ نہ ہوا کہ اس خواب کی تعبیر اسی سال نکل آئے گی۔ اس بات نے ان کی آتش شوق کو اور بھڑکا دیا اور وہ سب کے سب آپؐ کے ساتھ روانہ ہونے کے لئے آمادہ ہو گئے شاذ ونادر ہی کوئی اس سے مستثنیٰ تھا، عمرہ کا احرام بھی آپؐ نے باندھ لیا تھا تا کہ لوگوں کو اس کا علم ہو جائے کہ آپ صرف زیارت بیت اللہ کی غرض سے تشریف لے جا رہے ہیں۔

(زادالمعاد ج ۱ ص ۳۸۰ نیز ابن ہشام ج ۲ ص ۳۰۸)

وہاں پہنچ کر آپ ﷺ نے قبیلہ خزاعہ کے ایک مخبر کو قریش کا پتہ لگانے کے لئے متعین کیا جب آپ مقام عسفان (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک موضع ہے) کے قریب پہنچے تو اس مخبر نے آپؐ کو اطلاع دی کہ قبیلہ کعب بن لوی نے آپ ﷺ کے مقابلہ اور پیش قدمی روکنے کے لئے احابیش کو (جنگ جو افراد جو مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے) اکٹھا کر رکھا ہے اور خاصی بڑی فوج منظم کر لی ہے، ان کا ارادہ ہے کہ جنگ کر کے آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے باز رکھیں رسول اللہ ﷺ نے پیش قدمی جاری رکھی جب آپ ﷺ اس گھاٹی پر پہنچے جہاں سے ان کی طرف اتار شروع ہوتا ہے تو آپ ﷺ کی اونٹنی "قصواء" بیٹھ گئی لوگوں نے یہ دیکھ کر کہنا شروع کیا قصواء اڑ گئی، قصواء اڑ گئی، آپ ﷺ نے فرمایا قصواء اڑی نہیں، اور یہ اس کا شیوہ نہیں، اس کو ہاتھیوں کے روکنے والے روکا ہے (آپ کا اشارہ "ابرہہ" کے ہاتھی کی طرف تھا جس کو اللہ پاک نے مکہ میں داخل ہونے سے باز رکھا) اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، وہ لوگ کوئی بھی ایسا منصوبہ پیش کرتے ہیں جس میں اللہ پاک کی تعظیم کا پہلو مدنظر رکھا جاتا ہے، اور مجھ سے صلہ رحمی کا سوال کرتے ہیں تو میں ان کا سوال ضرور پورا کروں گا، پھر آپؐ نے اونٹنی کو ڈانٹا وہ اسی وقت اچھل کر کھڑی ہو گئی، لیکن اپنا رخ بدل کر حدیبیہ کی طرف روانہ ہو گئی اور اس کے آخری کنارہ پر ایک پانی کے گڑھے کے پاس جس میں ذرا سا پانی تھا رک گئی، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی، آپؐ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور حکم دیا کہ اس کو اس گڑھے میں ڈال دیا جائے اس کو ڈالتے ہی پانی اس میں جوش مارنے لگا اور سب لوگ اچھی طرح سیراب ہوئے۔ (زادالمعاد ج ۱ ص ۳۸۱)

مسلمانوں کے مکہ میں داخلہ سے قریش کی پریشانی:

قریش کو جب رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری اور اس جگہ قیام کی خبر ملی تو ان کو سخت گھبراہٹ ہوئی آپؐ نے اس موقع پر مناسب سمجھا کہ اپنے اصحاب کرامؓ میں سے کسی ایک کو بھیج کر ان کو اطمینان دلا دیا جائے چنانچہ وہاں بھیجنے کے لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا وہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مکہ میں بنی عدی بن کعب کا ایک آدمی بھی موجود نہیں ہے، جو ان کے درپے آزار ہونے پر میری حمایت کر سکے، آپ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وہاں جانے کا حکم فرمائیں کہ ان کا پورا خاندان وہاں موجود ہے، اور وہ پیغام رسانی کا فریضہ بھی اچھی طرح انجام دے سکتے ہیں، آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوا کر قریش کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ ان سے جا کر کہہ دو کہ ہم جنگ کرنے کے لئے نہیں بلکہ عمرہ کا ارادہ کر کے یہاں آئیں ہیں، ان کو اسلام کی بھی دعوت دینا، آپ ﷺ نے ان کو یہ بھی ہدایت کی کہ مکہ میں جو اہل ایمان مرد وعورتیں ہیں ان کے پاس جا کر ان کو فتح کی بشارت دیں اور ان کو یہ خوشخبری سنائیں کہ اللہ پاک مکہ میں اپنے دین کو غالب کرنے والا ہے، یہاں تک کہ ایمان کو پوشیدہ رکھنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ (زادالمعاد ج ۱ ص ۳۸۱)

عشق ووفا کا امتحان:

حضرت عثمانؓ روانہ ہوئے مکہ پہنچ کر وہ ابوسفیان اور قریش کے سربرآوردہ اشخاص کے پاس گئے اور رسول اللہؐ کا یہ پیغام ان کو پہنچایا، جب وہ اپنی بات کہہ چکے تو انہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اگر طواف کرنا چاہتے ہو تو طواف کر لو، انہوں نے جواب دیا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہ کر لیں گے، میں اس وقت تک طواف نہیں کر سکتا۔ (سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۳۱۵)

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ واپس آئے تو مسلمانوں نے کہا ابو عبداللہ تم تو بڑے مزے میں رہے تم نے تو طواف کر کے اپنے دل کا ارمان نکال لیا ہوگا، کہنے لگے تم لوگوں نے بڑی بدگمانی سے کام لیا، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مجھے ایک سال بھی وہاں ٹھہرنا پڑتا اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف فرما ہوتے تب بھی اس وقت تک طواف نہ کرتا جب تک کہ حضور پاک ﷺ طواف نہ کر لیتے، مجھے تو قریش نے طواف کی دعوت بھی دی تھی لیکن میں نے انکار کر دیا۔ (زادالمعاد ج ۱ ص ۳۸۲)

بیعتِ رضوان:

ادھر رسول اللہ ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت

> **نبی کریمؐ نے قصاص عثمانؓ کے لیے لوگوں کو بیعت کی دعوت دی تو تمام صحابہ کرامؓ جوش ووارفتگی کے ساتھ آپؐ کے چاروں طرف جمع ہو گئے**

عثمان غنیؓ کو شہید کر دیا گیا ہے، آپؐ نے لوگوں کو بیعت کی دعوت دی تمام لوگ جوش و وارفتگی کے ساتھ آپؐ کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔ آپ اس وقت ایک درخت کے نیچے تشریف رکھتے تھے، آپ ﷺ نے اس پر بیعت کی کہ کوئی راہ فرار نہ اختیار کرے گا رسول اللہ ﷺ نے خود اپنا دست مبارک تھاما اور فرمایا یہ عثمانؓ کی طرف سے ہے (زاد المعاد ج ا ص ۳۸۲)

یہ وہی بیعت رضوان تھی جو حدیبیہ میں ببول کے ایک درخت کے نیچے انجام پائی اور اس کا ذکر قرآن مجید کی حسب ذیل آیات میں کیا گیا۔

ترجمہ: ..... "(اے پیغمبرؐ) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے، تو خدا ان سے خوش ہوا، اور جو (صدق و خلوص) ان کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا تو ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں جلد فتح عنایت کی۔" (سورہ فتح۔ ۱۸)

نبی کریمؐ کا دیا ہوا تیر گڑھے میں ڈالنا تھا کہ پانی چھلکنے لگا اور سب صحابہ کرامؓ اچھی طرح سیراب ہو گئے

مذاکرات، ثالثی اور صلح کی کوشش:

یہ صورت حال ابھی قائم تھی کہ اچانک بدیل بن ورقاء الخزاعی، خزاعہ کے کچھ آدمیوں کے ساتھ وہاں پہنچا اس نے ان معاملات پر گفتگو کرنا چاہی اور دریافت کیا کہ آپ کی آمد کا مقصد کیا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم لوگ کسی سے جنگ کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں ہم صرف عمرہ کی نیت سے یہاں آئے ہیں، قریش کو جنگ نے پہلے ہی چور چور کر رکھا ہے، اگر وہ چاہیں تو میں کچھ مدت ان سے طے کر لوں، اور وہ میرے اور لوگوں کے درمیان کا راستہ چھوڑ دیں، اور اگر وہ چاہیں تو اسی گروہ میں شامل ہو جائیں جس میں اور لوگ شامل ہوئے ورنہ انہیں کچھ مدت آرام کا موقع تو مل ہی جائے گا لیکن اگر جنگ کے علاوہ کوئی صورت ان کو قبول نہیں تو اس ذات کی قسم جس کی قبضے میں میری جان ہے میں اپنے اس معاملہ (دین) کے سلسلہ میں جنگ کروں گا، یہاں تک کہ میرا سرتن سے جدا ہو جائے، یا اللہ اپنے دین کو غالب فرمائے۔

جب بدیل نے ان کو رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچایا تو عروۃ بن مسعود ثقفی نے کہا کہ انہوں نے بہت سمجھداری کی تجویز رکھی ہے، میری رائے یہ ہے کہ تم اس کو مان لو اور مجھے ان سے مل لینے دو، سب نے کہا ہاں جاؤ بات کر لو، عروہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ سے آ کر ملے اور آپ ﷺ نے ان سے گفتگو شروع فرمائی، عروہ کنکھیوں سے صحابہ کرام کو دیکھتے جاتے تھے جن کا حال یہ تھا کہ اگر آپ تھوکتے تو کوئی نہ کوئی اس کو ہاتھ پر لے لیتا اور اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا، آپ کوئی حکم فرماتے تو ہر شخص تعمیل کے لئے لپکتا، وضو فرماتے تو وضو کے پانی پر جان نثار اس طرح ٹوٹتے کہ لڑائی کا خطرہ ہونے لگتا، آپ کلام فرماتے تو سب ہمہ تن گوش ہو جاتے فرط تعظیم اور ادب کی وجہ سے کوئی آپؐ سے نظریں ملانے کی ہمت نہ کرتا، عروہ نے واپس جا کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اے قوم! میں بادشاہوں کے دربار میں گیا ہوں میں نے قیصر و کسریٰ اور نجاشی کی شان و شوکت بھی دیکھی ہے، لیکن خدا کی قسم میں نے نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے درباری و مصاحبین ایسا اداب اور اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جیسے کہ محمد ﷺ کے ساتھ محمد ﷺ کی کرتے ہیں، انہوں نے جو کچھ یہاں دیکھا اس کی تفصیل ان کو بتائی اور کہا کہ انہوں نے بہت اچھی تجویز رکھی ہے تم لوگ اس کو مان لو۔ (زاد المعاد ج ا ص ۳۸۲)

معاہدہ و صلح نامہ:

اس دوران بنی کنانہ کا ایک اور شخص (جس کا نام مکرز بن حفص تھا) بھی وہاں پہنچا اور دونوں نے اپنے چشم دید واقعات قریش کے سامنے بیان کئے قریش نے سہیل بن عمرو کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا آپؐ نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا کہ ان کو بھیجنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صلح کے خواہشمند ہیں، آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ معاہدہ کی تحریری دستاویز تیار کرو۔ (سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۳۱۶ نیز صحیح بخاری باختلاف بعض الفاظ ملاحظہ ہو کتاب المغازی باب عمرۃ القضاء)

حلم و حکمت کی جامعیت کی ایک مثال:

آپؐ نے معاہدہ کی تحریر کے لئے کاتب (جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے) طلب فرمایا اور ارشاد ہوا لکھو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سہیل نے کہا جہاں تک رحمان کا تعلق ہے بخدا ہم اس سے واقف نہیں ہیں، اسی پرانے دستور کے مطابق "باسمک اللھم" لکھو، آپ نے فرمایا کہ لکھ دو "باسمک اللھم" مسلمان یہ دیکھ کر بول اٹھے کہ نہیں ہم تو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" لکھیں گے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہوا...... "باسمک اللھم" ہی لکھو۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ لکھو یہ وہ ہے جس کا اللہ کے رسول ﷺ نے معاہدہ کیا یہ سن کر سہیل نے کہا کہ خدا کی قسم اگر ہمارا اس پر ایمان ہوتا کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ ﷺ کو بیت اللہ سے روکتے ہی کیوں؟ اور آپ ﷺ سے جنگ ہی کیوں کرتے، آپؐ اس کی جگہ محمد بن عبداللہ لکھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... میں اللہ کا رسولؐ ہوں خواہ تم جھٹلاؤ، لکھو محمد بن عبداللہ آپؐ نے حضرت علیؓ کو اس کے مٹانے کا حکم دیا حضرت علیؓ نے کہا کہ خدا کی قسم مجھ سے یہ کام نہیں ہو سکتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی جگہ دکھاؤ انہوں نے آپ ﷺ کو یہ جگہ دکھائی تو آپؐ نے اس کو خود مٹا دیا۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد و السیر باب صلح الحدیبیہ)

صلح اور آزمائش:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اللہ کے رسول نے یہ معاملہ اس پر کیا ہے کہ تم لوگ ہمارے بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہو اور ہم اس کا طواف کر لیں سہیل نے کہا کہ ہمیں ڈر ہے کہ عربوں میں ایسا چرچا ہونے لگے کہ یہ معاہدہ ہم نے دب کر کیا ہے، آئندہ سال آپ طواف کر سکتے ہیں، آپ ﷺ نے یہ دفعہ بھی معاہدہ میں شامل کر لی۔

سہیل نے کہا کہ یہ بھی لازم ہو گا کہ اگر ہمارے یہاں سے کوئی شخص آپ ﷺ کے یہاں چلا جائے خواہ وہ آپ ﷺ ہی کے مذہب پر ہو تو آپ ﷺ اس کو ہمیں پلٹا دیں گے، مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ اگر کوئی مسلمان ہو کر ہمارے پاس آتا ہے تو ہم اس کو مشرکوں کے حوالے کیسے کر سکتے ہیں؟ یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ اچانک ابو جندل بن سہیل بیڑیوں میں گرتے پڑتے پہنچے وہ مکہ کے نشیب سے آئے تھے، اور کسی نہ کسی طرح اپنے آپ کو مسلمانوں تک پہنچا دیا تھا، سہیل نے کہا اے محمد ﷺ یہ پہلا شخص ہے جس کی واپسی کا مطالبہ (عہد نامہ کی رو سے)

آپؐ حکم فرماتے تو ہر صحابی تعمیل کے لیے لپکتا اور آپؐ جب کلام فرماتے تو سب ہمہ تن گوش ہو جاتے اور فرط تعظیم اور ادب کی وجہ سے کوئی آپؐ سے نظریں ملانے کی ہمت نہ کرتا

اس صلح نے مسلمانوں اور مشرکوں کو جو، اب تک باہم دست وگریباں تھے ایک دوسرے سے ملنے جلنے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقعہ بھی فراہم کیا اور اس کی وجہ سے اسلام کے وہ محاسن مشرکین کے سامنے آئے جو اب تک اس قدر حسن وزیبائی کے ساتھ سامنے نہ آئے تھے

میں آپؐ سے کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ......ابھی تو ہم نے تحریر بھی مکمل نہیں کی،،، اس نے جواب دیا،،، اگر ایسا ہے تو پھر میں کسی بات پر آپ سے معاملہ کرنے پر تیار نہیں ہوں،،، آپؐ نے فرمایا میرے کہنے سے انہیں اجازت دیدو، اس نے کہا میں آپؐ کے کہنے سے اجازت نہیں دے سکتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اچھا جو تمہارا جی چاہے کرو، اس نے کہا مجھے کچھ نہیں کرنا ہے، یہ سب سن کر ابو جندل بولے، مسلمانو! میں مسلمان ہو کر آیا ہوں اور پھر مشرکوں کو واپس کیا جا رہا ہوں، کیا تم لوگ دیکھتے نہیں میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے اللہ کے راستے میں سخت تکلیفیں اٹھائی تھیں، (زادالمعاد ج ا ص ۳۸۳ صحیح بخاری میں یہ واقعہ "باب الشروط فی الجہاد" کے تحت آیا ہے)۔

رسول اللہ ﷺ نے اس مطالبہ پر ان کو واپس فرما دیا، فریقین میں یہ بھی معاہدہ ہوا کہ دس (۱۰) سال تک دونوں کشت وخون سے پرہیز کریں گے، تاکہ لوگ امن و اطمینان کے ساتھ رہ سکیں، اور کوئی کسی پر دست درازی نہ کر سکے دوسری بات یہ طے ہوئی کہ اگر محمد ﷺ کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص قریش کے پاس آ نکلا تو وہ اس کو واپس نہ کریں گے، نیز یہ کہ جو شخص محمد ﷺ کے معاہدہ اور جوار (حفاظت) میں داخل ہونا چاہیے ہو سکتا ہے، اسی طرح جو قریش کے معاہدہ اور جوار میں آنا چاہیے، اس کو اس کی اجازت ہوگی۔ (سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۳۱۷، ۳۱۸)

مسلمانوں کا امتحان:

جب مسلمانوں نے یہ صلح اور واپسی کی بات سنی اور انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس طرح اس کو برداشت کیا تو یہ بات ان کے لئے اتنی روح فرسا ثابت ہوئی کہ ان کی جان پر بن گئی، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم لوگ بیت اللہ جائیں گے اور طواف کریں گے؟ انہوں نے کہا ہاں فرمایا تھا، لیکن کیا انہوں نے تم سے یہ کہا تھا کہ تم اسی سال بیت اللہ بھی جاؤ گے اور طواف بھی کرو گے؟ (صحیح بخاری، باب الشروط فی الجہاد والمصالحۃ مع اہل العرب)

جب رسول اللہ ﷺ اس صلح نامہ سے فارغ ہوئے تو آپ قربانی کے جانوروں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو جا کر ذبح کیا اس کے بعد حلق کرایا مسلمانوں کے لئے یہ بات کس سانحہ سے کم نہ تھی، اس لئے کہ مدینہ سے نکلتے وقت ان کے دل میں اس کا وسوسہ بھی نہیں تھا کہ انہیں مکہ جانے اور عمرہ کرنے کا موقع نہ مل سکے گا، لیکن جب انہوں نے آپ کو قربانی کرتے اور حلق کراتے دیکھا تو سب اسی وقت تیزی سے کھڑے ہو گئے اور آپ کی اتباع کرتے ہوئے قربانی اور حلق میں مشغول ہو گئے۔ (تفصیل کیلئے دیکھیں زادالمعاد ج ا ص ۳۸۳ صلح الحدیبیہ)

ذِلت آمیز صلح یا کھلی ہوئی فتح؟

اس کے بعد آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور راستہ ہی میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

ترجمہ:......"اے محمد ﷺ ہم نے تم کو فتح دی صریح وصاف، تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تمہیں سیدھے راستہ پر چلائے، اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے۔" (سورۂ فتح ۱، ۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہی فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں (دیکھئے صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب)۔

بصورت ناکامی، بحقیقت کامیابی:

جب آپؐ مدینہ تشریف لے آئے آپؐ کے پاس قریش کا ایک آدمی پہنچا جس کا نام "ابو بصیر" عتبہ بن اسید تھا، اس کی تلاش وتعاقب میں انہوں نے دو شخص بھیجے اور وہ معاہدہ آپ کو یاد دلایا، چنانچہ آپ نے اس شخص کو ان دونوں کے حوالے کیا، اور یہ دونوں اسے ساتھ لے کر واپس آ گئے، لیکن راستہ میں یہ شخص کسی طرح بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا، اور سمندر کے ساحل پر آ گیا، دوسری طرف ابو جندل بن سہیل بھی کسی طرح ان کی زد سے نکل آئے اور ابو بصیر سے آ ملے اور اب یہ ہونے لگا کہ قریش کا جو بھی مسلمان مکہ سے جان اور ایمان بچا کر نکلتا تو وہ سیدھا ابو بصیر سے جا ملتا، رفتہ رفتہ ان کی پوری جمعیت تیار ہو گئی، یہ لوگ یہ کرتے کہ قریش کا جو بھی قافلہ شام جانے والا انہیں ملتا یہ اس کا راستہ روک کر اس کے مال واسباب پر قبضہ کر لیتے اور سب قافلے والوں کو قتل کر ڈالتے، عاجز آ کر قریش نے اللہ کا واسطہ اور رشتہ داری اور قرابت کی دہائی دے کر رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ان لوگوں کی ضرور بلوا بھیجیں اب جو بھی آپ ﷺ کے پاس پہنچے گا، وہ مامون ومحفوظ رہے گا۔ (زادالمعاد ج ا ص ۳۸۴)

یہ صلح فتح وظفر میں کیسے تبدیل ہوئی؟

آخر میں پیش آنے والے واقعات نے یہ ثابت کر دکھایا کہ صلح حدیبیہ سے (جس میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے موقف سے بہت کچھ اتر کر معاہدہ فرمایا تھا اور قریش کا مطالبہ مان لیا تھا اور انہوں نے بھی اس کو اپنی بڑی جیت اور نفع کا سودا سمجھا تھا اور مسلمانوں نے اس کو اپنی ایمانی قوت اور نبی کی کامل اطاعت کے جذبہ سے برداشت کر لیا تھا) دراصل اسلام کے لیے اقبال وظفر مندی کا ایک نیا دروازہ کھل گیا اور اس کی وجہ سے اسلام کو جزیرۃ العرب میں اس قدر تیزی کے ساتھ فروغ ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا، اس نے فتح مکہ کا بھی دروازہ کھولا اور اسی کے نتیجے میں قیصر و کسریٰ مقوقس نجاشی اور امراء عرب کو دعوت اسلام دی گئی اللہ پاک نے بالکل صحیح ارشاد فرمایا ہے......

ترجمہ:......"مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لئے مضر ہو اور (ان باتوں کو) خدا ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔" (سورۂ بقرۃ ۲۱۶)

اس صلح کے بہترین فوائد ونتائج میں ایک یہ بات بھی تھی کہ قریش نے مسلمانوں کی حیثیت اور مرتبہ کو تسلیم کیا اور ایک باعزت اور طاقتور فریق کی حیثیت سے جس کے ساتھ معاہدے کئے جاتے ہیں، اور مذاکرات ہوتے ہیں، ان کو ان کی جائز جگہ دی اور شاید اس صلح کا سب سے بہتر ثمرہ وہ جنگ بندی اور امن کی فضا تھی جس کی وجہ سے مسلمانوں کو (جو عرصہ سے جنگوں کے ایک طویل سلسلے میں الجھے ہوئے تھے اور جس نے ان کی ساری توانائی اور قوت نچوڑ لی تھی) اطمینان کی سانس لینے، اور کسی قدر آرام کرنے، نیز اس پرسکون اور پرامن وقفہ میں یکسوئی اور جمعیت خاطر کے ساتھ

اس کی دعوت پہنچانے اور فریضہ تبلیغ ادا کرنے کا بہترین موقع مل گیا۔

اس صلح نے مسلمانوں اور مشرکوں کو جواب تک باہم دست وگریبان تھے ایک دوسرے سے ملنے جلنے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع بھی فراہم کیا، اور اس کی وجہ

ابن ہشام کہتے ہیں زہری کے قول کی مزید دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں (بروایت جابر بن عبداللہ) چودہ ۱۴۰۰ سو آدمی تھے اس کے دو سال بعد فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ دس ہزار صحابہ کی جمعیت تھی۔ (سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۳۲۲)

> ''اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تم کو فتح دی صریح وصاف، تا کہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تمہیں سیدھے راستہ پر چلائے، اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے گا۔''

سے اسلام کے وہ محاسن مشرکین کے سامنے آئے جو اب تک اس قدر حسین وزیبائی کے ساتھ سامنے نہ آئے تھے، مثلاً شرک و بت پرستی کی نجاست سے یکسر نجات، دشمنی و عداوت، انسانی خون کی پیاس اور قتل وغارت گری سے مکمل نفرت جو قومی شیوہ بن گیا تھا، اخلاقی قلب ماہیت و انقلاب جو پندرہ (۱۵) سال کی قلیل مدت میں ان لوگوں کی زندگی میں رونما ہوا تھا جو کسی دوسری قوم کے افراد یا کسی غیر ملک کے باشندے نہ تھے، انہیں کے ہم قوم ہم رنگ اور ہم زبان تھے، انہیں کی طرح مکہ میں پیدا ہوئے تھے اور ان کی ایک عمر انہیں کے ساتھ بسر ہوئی تھی۔

پھر یہ کس چیز کا کرشمہ تھا کہ وہ ان چند برسوں میں مٹی سے اکسیر اور پتھر سے پارس بن گئے تھے؟ اسلام کی تعلیمات اور صحبت نبوی کے سوا کوئی چیز، اہل مکہ اور مہاجرین کے درمیان فرق کرنے والی نہ تھی، چنانچہ ایک سال بھی اس صلح پر گزرا تھا، اور مکہ بھی ابھی فتح ہونا باقی تھا کہ عربوں کی اتنی بڑی تعداد حلقہ بگوش اسلام ہوئی کہ گذشتہ پندرہ (۱۵) برسوں میں اس قدر نہ ہوئی تھی۔

امام ابن شہاب زہری (م ۱۲۴ھ) کہتے ہیں، اسلام کو اس سے پہلے اتنی بڑی کوئی فتح حاصل نہیں ہوئی، جب فریقین (قریش اور مسلمان) میں صلح ہوئی، جنگ بندی کا اعلان ہوا، اور لوگ بلا خوف وخطر ایک دوسرے سے ملنے لگے، اور ان کو ساتھ رہنے اور بات چیت کرنے کا موقعہ ملا جس سمجھدار آدمی سے اسلام کے بارے میں گفتگو کی گئی وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

تنہا ان دو (۲) برسوں میں اتنے آدمی داخل اسلام ہوئے جتنے اب تک ہوئے تھے بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ۔ (سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۳۲۲)

اس جنگ بندی اور صلح نامہ کی بدولت ان مسلمانوں کو فائدہ پہنچا جو مکہ میں اپنی مجبوری و بے بسی کی وجہ سے باقی رہ گئے تھے، اور قریش کے استہزاء و اہانت کا ہدف بنے ہوئے تھے، اور ابو جندل کے ہاتھ پر قریش کے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا، اسلام کے اس نئے داعی اور مبلغ کی یہ کوشش اور اسلام کا مکہ میں فروغ مشرکین کے لئے ایک دردسر بن گیا۔

یہ سب لوگ ابو بصیر کے کاروان حق سے آملے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسلام کی دعوت وقوت وشوکت کا ایک بڑا مرکز تعمیر ہو گیا، قریش کو اس کی بڑی فکر دامن گیر ہوئی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ان لوگوں کو مدینہ بلا لیں، چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا اور اس طرح جس تنگی و مصیبت میں یہ لوگ گرفتار تھے، اس سے ان کو نجات ملی، یہ سب دراصل اسی صلح کی برکت اور جنگ بندی کے اسی معاہدہ کا نتیجہ تھا۔

(زادالمعاد ج ۱ ص ۳۸۸، ۳۸۹)

اس مصالحانہ اور امن پسندانہ رویہ کا جو آپ ﷺ نے اس موقع پر اپنایا، نیز جنگ سے عدم دلچسپی صلح جوئی کے جذبہ اور بردباری و اعتدال کے جس طرز عمل کا آپ ﷺ سے اظہار ہوا اس کا ایک فائدہ یہ بھی نکلا کہ وہ عرب قبائل جو ابھی اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے، اس نئے دین اور اس کے داعی کو نئی نظر سے دیکھنے لگے، ان کے دلوں میں اسلام کی عظمت اور اس کا وہ احترام اور محبت پیدا ہو گئی جو اس سے پہلے نہ تھی، یہ ایک ایسا تبلیغی و دعوتی فائدہ تھا، جس کو معمولی نہیں کہا جا سکتا، اگرچہ اس کی کوئی کوشش رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے نہیں کی تھی۔

☆......☆......☆

اسلامک میرج سروس

نکاح میں تاخیر کیوں

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو۔

(۱):......نماز جب اسکا وقت ہوئے۔

(۲):...... جنازہ جب تیار ہو جائے۔

(۳):...... اور بے نکاحی عورت جب اس کیلئے مناسب خاوند مل جائے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جس کی کوئی اولاد (لڑکا یا لڑکی) ہو اس کو چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھے آداب سکھائے، جب بالغ ہو تو اس کی شادی کر دے۔ بلوغت کے بعد اس نے اس کی شادی نہیں کی (تو اگر وہ گناہ میں مبتلا ہوئے) تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا۔ (رواہ بیہقی)

ہمارے معاشرے میں سب سے بڑا مسئلہ رشتوں کے حوالے سے فرمائشی جہیز اور غیر شرعی رسم ورواج کے وہ بت ہیں جنہیں ہم نے خود اپنے ہاتھوں سے تراشہ ہے۔ 90 فیصد لڑکیوں کے والدین ان بتوں پر چڑھاوے کا بندوبست نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ سے وہ بن بیاہی رہ جاتی ہیں جو کہ بہت بڑا معاشرتی مسئلہ ہے۔ اب ہم سوچ لیں کہ آج جب کہ گھر گھر میں بے دینی و بے حیائی کو فروغ دینے کے آلات 24 گھنٹے اپنا اثر دکھا رہے ہیں اس میں، ہم مروجہ رسومات اور بکھیڑوں میں الجھ کر گناہوں کو فروغ دینا چاہتے ہیں یا ان سے بچتے ہوئے سنت نکاح کو عام اور آسان کرنا چاہتے ہیں۔

دنیا بھر کے اچھے رشتے با آسانی حاصل کرنے کیلئے ابھی رابطہ کریں:

ہر عمر، ہر ذات و برادری، ہر طبقہ و مسلک، لیٹ میرج، سیکنڈ میرج، خود مختار اور بیوہ، مطلقہ خواتین بھی اس تحریک سے فائدہ اٹھائیں اور نکاح کے بعد حقیقی خوشگوار، پرسکون اسلامی زندگی بسر کریں۔ دنیا بھر کے اچھے اچھے رشتوں کیلئے رابطہ ''نکاح آسان تحریک'' میں رجسٹریشن کیلئے آپ آج ہی نکاح کوائف فارم پر کروا کر ادارہ کو بھجوایئے۔ فارم ادارہ سے براہ راست حاصل کریں یا 40 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں۔ پھر اللہ پاک کی جانب سے بہتر فیصلہ کروانے کیلئے دعاؤں اور اعمال کا بھرپور اہتمام کریں۔

رابطہ کیلئے:

مولانا عمر فاروق مدنی 0303-7740774

محمد عبداللہ آصف 0333-6698610

Email@asif@yahoo.com

حصہ 12

12 اماموں کے حیرت انگیز کمالات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

یہ مضمون دراصل شہید اسلام مفکر اہلسنت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی معرکۃ الآرا تصنیف "اختلاف امت اور صراط مستقیم" کا ایک عنوان ہے۔ یہ کتاب انہوں نے اپنے علاقے کے ایک مشہور شیعہ حکیم میاں حسن شاہ کی طرف سے اپنے ایک مختصر "اختلاف امت" نامی پمفلٹ پر اعتراضات کے تفصیلی جواب کے لیے تحریر فرمائی تھی۔ یہ کتاب اللہ پاک کے ہاں ایسی مقبول ہوئی جس سے اللہ پاک نے ہزاروں بیمار ذہنیتوں کو ایمان کی لازوال دولت سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ یہ کتاب اب "بولتے حقائق" کے عنوان سے بھی طبع ہو چکی ہے۔ اس کتاب کے چند اہم عنوانات شکریہ کے ساتھ قارئین نظام خلافت راشدہ کے لیے شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

تمہیدی نکات کا خلاصہ:

"اختلاف اُمت اور صراط مستقیم" کی تمہید میں اس ناکارہ نے سائل کے سوالات کا جواب دینے سے پہلے یہ ضروری سمجھا کہ "صراط مستقیم" کی تشخیص وتعیین کر دی جائے۔ اس مقصد کے لئے میں نے ایک آیت شریفہ اور چند ارشادات نبویہ سے استدلال کرتے ہوئے ان کی روشنی میں سات نکاتی نتیجہ اخذ کیا، جس کا خلاصہ یہ تھا:

"خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ٹھیک راستہ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا، جس پر صحابہ کرامؓ اور خلفائے راشدینؓ چلے اور جس کی پیروی ہمیشہ سلف صالحینؒ اور اولیائے امتؒ کرتے آئے۔ اس ایک راستے کے سوا باقی سب شیطان کے ایجاد کئے ہوئے راستے ہیں۔ جو لوگ ان میں سے کسی راستے کی دعوت دیتے ہیں، وہ شیطان کے ایجنٹ بلکہ مجسم شیطان ہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ صراط مستقیم کو چھوڑ کر ان پگڈنڈیوں پر نکل پڑے گا، اسے معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کسی اندھیرے غار میں کسی اژدہے کے منہ میں جائے گا یا کسی لق ودق صحرا میں بھٹک کر کسی بھیڑیے کا تر نوالہ بن کر رہ جائے گا...... (ص:۱۸ حصہ اول)

آنجناب اس ناکارہ کے تمہیدی نکات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"علمائے اہل سنت کے نزدیک احترام صحابہؓ تو ضروری ہے، لیکن ان کی خطاؤں کے پیش نظر اور گناہوں کی پاداش میں محدود ہونے کے باعث، نیز اپنے اجتہادات میں متفاوت ہونے کے باعث من حیث القوم ان کی اتباع کا حکم مطلق نہیں دیا جا سکتا۔ امام ابن حزم نے اپنی کتاب الاحکام جلد:۶ میں "اصحابی کالنجوم" کی تحقیق میں جو باتیں لکھی ہیں، آپ یقیناً ان سے بے خبر نہ ہوں گے......"

محترم! حافظ ابن حزمؒ کی ان عبارات کا تعلق تقلید صحابی کے مسئلے سے ہے، جبکہ اس ناکارہ کے تمہیدی نکات میں تقلید صحابی کا مسئلہ زیر بحث نہیں، بلکہ جو چیز زیر غور ہے

> **جو شخص خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر پگڈنڈیوں پر چلے گا وہ کسی اندھیرے غار میں کسی اژدھے کے منہ میں جائے گا یا پھر کسی لق ودق صحرا میں بھٹک کر کسی بھیڑیے کا نوالہ بنے گا**

وہ یہ ہے کہ نظریاتی اختلاف کے طوفان بلاخیز میں، صراط مستقیم کی وہ تشخیص کی جو اُوپر نقل کر چکا ہوں۔ اس میں کسی صحابی کی تقلید کا مسئلہ...... جیسا کہ واضح ہے...... سرے سے زیر بحث ہی نہیں آیا۔ جس صورت میں کہ حافظ ابن حزمؒ کی یہ عبارتیں، جن کے نقل کرنے کی آپ نے زحمت فرمائی ہے، میرے زیر بحث مسئلے سے متعلق ہی نہیں تو غیر متعلق عبارتوں کو نقل کر کے میں نہیں سمجھتا کہ آپ نے اس ناکارہ پر کیا تنقید فرمائی اور اس کی کس غلطی کی اصلاح فرمائی......؟

حافظ ابن حزمؒ اور صراطِ مستقیم:

آپ اطمینان رکھیں کہ جو مسئلہ اس ناکارہ کے زیر بحث ہے، یعنی صراط مستقیم کیا ہے؟ اور اس پر چلنے والے اہل حق کون ہیں؟ اس مسئلے میں حافظ ابن حزمؒ میرے مخالف نہیں، بلکہ میرے ہم نوا ہیں، چنانچہ وہ اپنی کتاب "الفصل فی الملل والأهواء والنحل" میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ:...... "اور اہل السنۃ، جن کو ہم بیان کریں گے، وہی اہل حق ہیں اور ان کے سوا جتنے ہیں سب اہل بدعت ہیں۔ چنانچہ اہل حق، وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے تابعین کرام رحمہم اللہ ہیں، پھر اصحاب حدیث اور ان کے متبعین فقہاء ہیں جو طبقہ در طبقہ ہمارے زمانے تک پہنچے ہیں اور مشرق ومغرب کے وہ عوام جنہوں نے ان حضرات کی اقتدا و پیروی کی" رحمہم اللہ۔

آپ حافظ ابن حزمؒ کی اس عبارت کو اس ناکارہ کی مندرجہ بالا عبارت سے ملا کر پڑھیں، آپ کو دونوں کے درمیان کوئی فرق نظر نہیں آئے گا، الحمدللہ کہ:

"متفق گردید رائے بوعلی با رائے من!"

"صراطِ مستقیم" صحابہؓ کا راستہ ہے، اس کے مزید دلائل:

الغرض اصل گفتگو تو اس میں تھی کہ صراط مستقیم وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا اور جس پر حضرات صحابہ کرامؓ قائم تھے، اور ان کے بعد حضرات اکابر تابعینؒ، ائمہ مجتہدینؒ اور اولیائے امت طبقہ در طبقہ اس پر گامزن رہے۔ اس مسئلے کے ثبوت میں جو آیت اور احادیث اپنے رسالے "اختلاف امت اور صراط مستقیم" میں نقل کر چکا ہوں، ایک منصف کے لئے تو وہ بھی کافی وشافی ہیں۔ تاہم جناب کے مزید اطمینان کے لئے چند آیات واحادیث شریف مزید پیش کرتا ہوں:

پہلی آیت:

حق تعالیٰ شانہٗ نے سورۂ فاتحہ میں ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت مانگنے کی تعلیم فرمائی ہے...... "اهدنا الصراط المستقیم" اور "صراط مستقیم" کی تعیین وتشخیص کے لئے فرمایا:

"صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين" (الفاتحہ)

ترجمہ:...... "راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے فضل فرمایا، جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔ (شیخ الہندؒ)

اور سورۃ النساء آیت نمبر ۶۹ میں (ان حضرات کے، جن پر انعام ہوا) چار گروہ ذکر فرمائے ہیں، نبیین، صدیقین، شہداء، اور صالحین، چنانچہ ارشاد ہے:

ترجمہ:...... "اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا، سو وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر اللہ پاک نے انعام کیا کہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت ہیں، اور اچھی ہے ان کی رفاقت، یہ فضل ہے اللہ پاک کی طرف سے، اور اللہ کافی ہے جاننے والا" (ترجمہ: شیخ الہندؒ)

معلوم ہوا کہ یہ چار گروہ بارگاہِ الٰہی کے انعام یافتہ ہیں، اور ان کا راستہ "صراطِ مستقیم" ہے، جس کی درخواست سورۂ فاتحہ میں کی گئی ہے۔ حضرات صحابہ کرامؓ نبی نہیں، لیکن صدیقین، شہداء اور صالحین کا اولین مصداق ہیں۔ اس سلسلے میں درج ذیل احادیث ملاحظہ فرمائیے۔

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ: (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، اور حضرت عثمان غنیؓ (مدینہ کے مشہور پہاڑ) احد پر چڑھے تو وہ ہلنے لگا، آنحضرت ﷺ نے اپنا پاؤں مبارک اس پر مارا اور فرمایا...... اے احد! تھم جا، تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔" (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

ترجمہ:...... "اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حراء پہاڑ پر کھڑے تھے کہ وہ ہلنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اے حرا! تھم جا، تجھ پر تو صرف نبی، صدیق اور شہید تشریف فرما ہیں۔" (صحیح مسلم ج:۲ ص:۲۸۲)

ترجمہ:...... "حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) احد تھرتھرانے لگا، اس وقت اس پر رسول اللہ ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ تشریف فرما تھے، رسول اللہؐ نے فرمایا...... اے احد! تھم جا، تجھ پر تو ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید تشریف فرما ہیں۔ (مجمع الزوائد ج:۹ ص:۵۵)

(امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابو یعلیٰؒ نے روایت کی ہے اور اس کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں)

ترجمہ:...... "حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حراء (پہاڑ) پر تشریف فرما تھے، اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ بھی تشریف فرما تھے، پہاڑ ہلنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اے حرا! تھم جا، تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید تشریف فرما ہیں۔"
(مجمع الزوائد ج:۹ ص:۵۵)

صراطِ مستقیم نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے راستے کا نام ہے جس کو مانگنے کی ہر نماز میں اہلِ ایمان کو تلقین کی گئی ہے

ان آیات واحادیث سے معلوم ہوا کہ صراطِ مستقیم، نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے راستے کا نام ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت علیٰ حسب مراتب مؤخر الذکر تین جماعتوں میں تقسیم ہے۔ ان میں سے بعض اکابر صدیقین کی صف میں شامل ہیں، بعض شہداء کی جماعت کے سرکردہ ہیں، اور باقی دیگر حضرات صالحین کی جماعت کے امام ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا صدیق ہونا اور حضرت عمر و عثمانؓ کا شہید ہونا نص سے ثابت ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا اور صحابہ کرامؓ کا راستہ "صراطِ مستقیم" ہے جس کو مانگنے کی ہر نماز کی ہر رکعت میں اہل ایمان کو تلقین کی گئی ہے۔ اور یہ ٹھیک وہی بات ہے، جس کو آنحضرت ﷺ نے "ما انا علیه و اصحابی" سے تعبیر فرمایا ہے۔ یعنی "وہ طریقہ جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ۔"

ان دونوں آیتوں سے جہاں یہ ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ اور حضرات صحابہ کرامؓ کا راستہ...... "ما انا علیه و اصحابی" صراطِ مستقیم ہے، وہاں دو فائدے اور بھی حاصل ہوئے۔

کسی مسلمان کی نماز صحیح نہیں ہوگی جب تک کہ وہ نہایت اخلاص وخشوع اور غایتِ محبت کے ساتھ صحابہ کرامؓ کے راستے پر چلنے کی دعا نہ مانگے

اوّل:...... یہ کہ کسی مسلمان کی نماز...... جو ام العبادات ہے...... صحیح نہیں ہوگی جب تک کہ وہ نہایت اخلاص وخشوع اور غایت محبت کے ساتھ حضرات صحابہ کرامؓ کے راستے پر چلنے کی دعا نہ مانگے، الحمد للہ! کہ اہل سنت "الذین انعمت علیهم" کی راہ پر چلنے کی دعا مانگتے ہیں۔

دوم:...... یہ کہ اللہ پاک کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والوں کو قیامت میں "الذین انعم الله علیهم" کی رفاقت ومعیت کی خوشخبری دی گئی ہے، اور اس رفاقت ومعیت پر "حسن اولئک رفیقا" کی مہر تحسین ثبت کی گئی ہے۔ وللہ الحمد کہ اس خوشخبری کا مصداق بھی اہل سنت ہیں، جو ان حضرات سے عقیدت ومحبت رکھتے ہیں اور ان کی معیت ورفاقت کے حصول کی حق تعالیٰ شانہٗ سے دعائیں کرتے ہیں۔

دُوسری آیت:

ترجمہ:...... "کہہ دے یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر میں اور جو میرے ساتھ ہیں، اور اللہ پاک ہے اور میں نہیں شریک بنانے والوں میں۔" (یوسف:۱۰۸)

اس کے ساتھ درج ذیل آیت شریفہ بھی ملاحظہ کیجئے:

ترجمہ:...... "اور اسی طرح بھیجا ہم نے تیری طرف ایک فرشتہ اپنی طرف سے، تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور ایمان، ولیکن ہم نے رکھی ہے یہ روشنی اس سے راہ سمجھا دیتے ہیں، جس کو چاہیں اپنے بندوں میں، اور بے شک تو سجھاتا ہے سیدھی راہ، راہ اللہ کی اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں، سنتا ہے، اللہ ہی تک پہنچتے ہیں سب کام۔" (الشوریٰ:۵۲، ۵۳)

پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے متبعین داعی الی اللہ تھے، اور دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ "صراطِ مستقیم" کے داعی تھے، یہی "صراطِ مستقیم" (اللہ کا راستہ) ہے اور یہی آنحضرت کا راستہ ہے۔

دونوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ (جو آپ ﷺ کے متبع تھے) اور نہ صرف صراطِ مستقیم پر قائم تھے، بلکہ صراطِ مستقیم کے داعی بھی تھے۔

تیسری آیت:

ترجمہ:...... "محمد، اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں، اے مخاطب! تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں، کبھی سجدہ کر رہے ہیں، اللہ پاک

CamScanner

کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں لگے ہیں، ان کے آثار بوجہ تاثیرِ سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں، یہ ان کے اوصاف توریت میں ہیں، اور انجیل میں ان کا یہ وصف ہے کہ جیسے کھیتی، اس نے اپنی سوئی نکالی، پھر اس نے اس کو قوی کیا، پھر وہ اور موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی، تا کہ ان سے کافروں کو جلا دے، اللہ پاک نے ان صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کر رہے ہیں، مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔" (الفتح:۲۹)

حضرات صحابہ کرامؓ کو اللہ پاک نے نبوت ورسالت کے گواہ کے طور پر پیش کیا ہے

ترجمہ:......"مشہور شیعہ عالم علی بن ابراہیم قمی اپنی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بواسطہ ابن ابی عمیر بیان کیا اور انہوں نے حماد سے اور حماد نے بواسطہ حریز ابوعبداللہ جعفر سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت (یعنی سورۂ بقرہ کی آیت:۶) جس کا ترجمہ ہے...... "بے شک جو لوگ کافر ہو چکے، برابر ہے ان کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہ لائیں گے") یہود و نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے......"جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی (یعنی تورات وانجیل) وہ ان کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کو) اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں۔" کیونکہ اللہ عزوجل نے توراۃ، زبور اور انجیل میں محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب کی صفات اور آپ ﷺ کی جائے بعثت اور جائے ہجرت کو نازل فرما دیا تھا، اور وہ (صفات یہ) ہیں......"محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں، اے مخاطب! تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں، کبھی سجدہ کر رہے ہیں، اللہ پاک کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں لگے ہیں، ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں، یہ ان کے اوصاف توریت میں ہیں اور انجیل میں ان کا یہ وصف ہے کہ جیسے کھیتی، اس نے اپنی سوئی نکالی، پھر اس نے اس کو قوی کیا، پھر وہ اور موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی، تا کہ ان سے کافروں کو جلا دے، اللہ پاک نے ان صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کر رہے ہیں، مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔" (تفسیر قمی ج:۱ص:۳۲،۳۳)

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کے یہ اوصاف توراۃ وانجیل میں بیان کئے گئے ہیں، لیکن جب اللہ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرما دیا تو اہل کتاب نے آپ کو پہچان لیا، جیسا کہ جل جلالہٗ کا فرمان ہے......"پھر جب وہ آ گیا جس کو وہ پہچانتے تھے تو اس (کو ماننے اور پہچاننے) سے انکار کر دیا۔"

یہ آیت شریفہ چند اہم ترین فوائد پر مشتمل ہے:

اوّل:......آیت شریفہ میں کلمہ "محمد رسول اللہ" ایک دعویٰ ہے، اور اس کے ثبوت میں "والذین معہ" کو بطور دلیل ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرات صحابہ کرامؓ کو اللہ پاک کی رسالت ونبوت کے گواہ کے طور پر پیش کیا ہے اور ان گواہوں کی تعدیل وتوثیق فرمائی ہے، پس جو شخص ان حضرات پر جرح کرتا ہے وہ نہ صرف آنحضرت ﷺ کی رسالت پر جرح کرتا ہے بلکہ قرآن کریم کے دعوے کی تکذیب کرتا ہے۔

دوم:......حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو "والذین معہ" کے عنوان سے ذکر فرما کر ان کے لیے آنحضرت کی جو منقبت وفضیلت ثابت فرمائی تھی، اس کے علاوہ ان کی کوئی فضیلت ذکر نہ کی جاتی، تب بھی یہی ایک دولت دنیا و آخرت کی تمام دولتوں سے بڑھ کر تھی، چہ جائیکہ اسی پر اکتفا نہیں فرمایا گیا، بلکہ ان کی صفات کمالیہ کو بطور مدح بیان فرمایا...... "اشداء علی الکفار رحماء بینھم" جس میں ان کے تمام علمی وعملی، اخلاقی ونفسیاتی کمالات کا احاطہ کر لیا گیا۔

پس یہ اکابر ممدوح خداوندی ہیں، اور وحیٔ الٰہی ان

> **جو شخص صحابہ کرامؓ پر جرح کرتا ہے وہ نہ صرف آنحضورؐ کی رسالت پر جرح کرتا ہے بلکہ قرآن کریم کے دعوے کی تکذیب بھی کرتا ہے**

کے کمالات سے رطب اللسان ہے، اس کے بعد اگر کوئی شخص ان اکابر کے نقائص ومطاعن تلاش کرتا ہے تو یوں کہنا چاہیے کہ اسے اللہ پاک سے اختلاف ہے۔

چہارم:......یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ان اکابر کی مدح وستائش صرف قرآن کریم ہی میں نہیں، بلکہ سابقہ توراۃ وانجیل میں بھی ان کی اعلیٰ وارفع شان بیان فرمائی گئی ہے۔ "ذلک مثلھم فی التورۃ ومثلھم فی الانجیل" گویا ان جاں نثاران محمد ﷺ کے نام کا ڈنکا دنیا میں ہمیشہ بجتا رہا، انبیائے سابقین علیہم السلام ان کے کمالات سے آگاہ و معترف رہے ہیں، اور امم سابقہ بھی ان کے اوصاف مدح و کمال کا تذکرہ کر کے اپنے ایمان کو تازہ کرتی رہی ہیں۔

پنجم:......یہ بھی بیان فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت کے گواہوں اور آپ کے جانثاروں سے اگر کسی کو غیظ اور جلاپا ہو سکتا ہے تو صرف کافروں کو، اور اللہ پاک نے محمدؐ کے صحابہ کرامؓ کو اسی مقصد کے لئے ایسا باکمال بنایا ہے تاکہ اللہ پاک ان کے ذریعے کافروں اور بے ایمانوں کو غیظ و بغض کی آگ میں ہمیشہ جلاتا رہے۔ "لیغیظ بھم الکفار" گویا قرآن نے حضرات صحابہ کرامؓ کی مدح وستائش پر اکتفا نہیں فرمایا کیونکہ جس شخص کے دل میں حضرت محمد ﷺ کی ذرا بھی محبت ہو، اور جو شخص ادنیٰ ذرۂ ایمان سے بہرہ ور ہو، اس سے یہ ممکن ہی نہیں کہ حضرت محمدؐ کے ان جاں نثاروں سے بغض وکینہ رکھے جن کی مدح وستائش اللہ پاک نے فرمائی ہے، جن کی عظمت وشان انبیائے گزشتہ (علیہم السلام) تک نے بیان فرمائی ہے، اور جو امم سابقہ کے بھی ممدوح ومحبوب رہے ہیں۔

ششم:......آخر میں ان حضرات کے ایمان وعمل صالح کی بنا پر ان سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے، یہ ان اکابر کے حسن حال کے ساتھ ان کے حسن مآل کا، آغاز کے ساتھ ان کے انجام کا، ان کی "العاجلۃ" کے ساتھ ان کی "الآخرۃ" کا اور ان پر عنایات ربانی کے خلاصے کا ذکر فرمایا ہے......

"فطوبیٰ لھم ثم طوبیٰ لھم"

ان چھ نکات میں سے ہر نکتہ مستقل طور پر بآواز بلند پکار رہا ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ صراطِ مستقیم پر تھے، اور یہ کہ صرف انہی کا راستہ "صراط مستقیم" کہلانے کا مستحق ہے، جس پر بعد کے لوگوں کو چلنا چاہیے۔

چوتھی آیت:

ترجمہ:......"اور جان لو کہ تم میں رسول ہے اللہ کا، اگر وہ تمہاری بات مان لیا کریں بہت کاموں میں تو تم پر مشکل پڑے، پر اللہ نے محبت ڈال دی تمہارے دل میں ایمان کی اور کھبا دیا (مرغوب کر دیا) اس کو تمہارے دلوں میں، اور نفرت ڈال دی تمہارے دل میں کفر اور گناہ نافرمانی کی، وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر اللہ کے فضل سے اور احسان سے، اور اللہ

سب کچھ جانتا ہے، حکمتوں والا۔" (الحجرات ۷۔۸) (شیخ الہند)

اس آیت شریفہ میں متعدد وجوہ سے صحابہ کرامؓ کی فضیلت ومنقبت بیان کی گئی ہے:

اوّل:.....ان پر اس انعام عظیم کا ذکر ہے کہ ان کے درمیان رسول اللہ ﷺ کا وجود مسعود رونق افروز ہے اور یہ وہ دولت کبریٰ ہے کہ ہفت اقلیم کی دولت اس کے سامنے ہیچ ہے۔ (اوپر کی آیت شریفہ میں اسی کو" والذین معہ" کے بلیغ الفاظ میں بیان فرمایا گیا تھا۔)

دوم:.....حق تعالیٰ شانہٗ نے نہ صرف ان کے ایمان کامل کی شہادت دی ہے، بلکہ یہ بھی بیان فرمایا کہ ایمان ان کے دلوں میں جان ومال اور اہل وعیال سے زیادہ محبوب ہے، اور اس ایمان سے ان کے قلوب معمور اور منور ومزین ہیں۔ کفر وفسوق اور عصیان کی کراہت ونفرت انکے قلوب میں من جانب اللہ القاء کی گئی ہے، ممکن نہیں کہ القائے ربانی کے بعد یہ آلودگیاں ان کے دامن ایمان کو داغدار کرسکیں۔

سوم:.....ان حضرات کو" اولٰئک ھم الرٰشدون" کا زریں تمغہ عنایت فرمایا گیا، اور اس کو کلمۂ حصر کے ساتھ ذکر کرکے تنبیہ فرمادی گئی کہ رشد وہدایت انہی کے طریقے میں منحصر ہے، جو شخص ان کی راہ پر چلے گا، آئندہ ہدایت اسی کو نصیب ہوگی۔

چہارم:.....یہ نعمت کبریٰ جو صحابہ کرامؓ کو ارزانی فرمائی گئی اس کو" فضلاً من اللہ ونعمۃ" فرماکر تصریح کردی گئی کہ یہ حضرات حق تعالیٰ شانہٗ کے فضل خاص اور انعام عظیم کا مورد ہیں، ان کو عام مسلمانوں پر قیاس نہ کیا جائے۔

پنجم:....." واللہ علیم حکیم" میں اس امر کی وضاحت ہے کہ اوپر صحابہ کرامؓ کی جس عظیم منقبت وفضیلت کا ذکر ہے، یہ حق تعالیٰ شانہٗ کے علم محیط اور حکمت بالغہ پر مبنی ہے، حق تعالیٰ شانہٗ کو ان حضرات کے ظاہری و باطنی تمام حالات سے آگاہی ہے اور ان کے انہی حالات و کمالات کے پیش نظر حق تعالیٰ شانہٗ کا یہ حکیمانہ فیصلہ ہے۔

قرآن کریم میں اور بھی بہت سے مقامات پر ان حضرات کے صراط مستقیم پر فائز ہونے کی طرف اشارات دکھائی دیتے ہیں، مگر میں بنظر اختصار انہی چار آیات پر اکتفا کرتا ہوں، حق تعالیٰ شانہٗ تمام اہل اسلام کو صحابہ کرامؓ کی محبت نصیب فرمائیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور آخرت میں آنحضرت ﷺ اور " والذین معہ" کی رفاقت ومعیت کی دولت سے مشرف فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ نمبر 16

یہ بے ہنگم جلوس بند کیے جائیں۔ خود شیعہ کے کئی لیڈر بھی اس جلوس کو اپنے دین اور مذہب کا حصہ نہیں قرار دیتے۔

حکومت اور مدیران جرائد کو یہ بات بخوبی معلوم کرنی چاہیے کہ اگر ہم خمینی کے انقلاب کو اسلامی انقلاب اور اس کی کارگزاری اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ لکھتے رہیں تو ایک طرف جہاں اسلام کے اصولوں سے غداری ہوگی، وہاں یہ بات پاکستان کی اکثریتی سنی آبادی کے جذبات کو کچلنے کے مترادف ہوگی اور اگر خدانخواستہ پاکستان میں شیعہ انقلاب برپا ہوا تو اس میں آپ جیسا کوئی سنی اپنے عہدے پر برقرار رہ سکے گا؟ جہاں بھی شیعہ انقلاب برپا ہوا وہاں سنی علماء اور ارکان حکومت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی ہر کوشش بروئے کار لائی گئی۔ آپ خمینی اور اسکے نظریات کی تعریف کرتے وقت یہ ضرور خیال رکھیں کہ ہم اسلام سے منافقت اور دشمنی کر رہے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو کافر لکھنے والا کس طرح اسلام کا ہیرو اور دینی انقلاب کا رہبر ہے کیا آپ تجاہل عارفانہ تو نہیں برت رہے۔ یا آپ خمینی کے کفریہ عقائد پر کسی خوف کا شکار ہیں ہر سال ۱۱ فروری کو خمینی کے انقلاب کی تقریبات کا موقع آتا ہے تو ایرانی سفارتخانہ اخبارات کے ذریعے خمینی ایڈیشن شائع کراتا ہے تین تین لاکھ روپے دے کر آپ ہی کے ہاتھوں میں آپ کے مذہب کی جڑیں کھوکھلی کراتا ہے۔ آپ یہ نہیں سوچتے کہ ہم نظریہ پاکستان پر کلہاڑا چلا رہے ہیں اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے والے کو اسلام کو ہیرو کہہ کر کھلی اسلام دشمنی کا اظہار کر رہے ہیں، کچھ لوگ ان رقوم کو ہضم کرنے کے لیے خمینی کی اپنی تحریروں کی تاویلیں کرتے ہیں، کچھ سیاستدان ووٹ لینے کے لیے کہتے ہیں کہ سارے شیعہ تو یہ عقائد نہیں رکھتے۔ کئی حکمران کہتے ہیں کہ یہ کتابیں خمینی نے نہیں لکھیں۔ ایران کی شائع شدہ خمینی کی تمام تصانیف کا آپ کیسے انکار کرسکتے ہیں؟

کئی اہل قلم ایران میں پردہ اور اسلام اسلام کے راگ سے متاثر ہوکر خلفائے راشدینؓ اور انبیاءؑ کے بارے میں خمینی کے ریمارکس بالائے طاق رکھ دیتے ہیں، مجھے افسوس ہے کہ کئی علماء ہر سال ایران کا ٹکٹ حاصل کرکے شیعہ انقلاب کے قصیدے پڑھتے ہوئے نہیں سمجھتے کہ ہم سپاہ صحابہ ہی نہیں بلکہ خود حضرات خلفاء راشدینؓ سے عداوت وبغض کا مظاہرہ کررہے ہیں۔

امید ہے گزشتہ سطور میں خمینی اور دیگر مصنفین کی عبارات کو بار بار پڑھ کر ضرور آپ ہمارے موقف کی تائید کریں گے۔ ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ جس طرح ممکن ہو آپ ہم سے تعاون کریں گے۔ زبانی تائید سے لے کر ہماری جماعت کے کارکنوں کے راستہ میں رکاوٹ نہ بن کر بھی ہماری جدوجہد کی حمایت کرسکتے ہیں۔

یہ عزیمت کا راستہ ہے کہ آپ جس دینی موقف کو درست سمجھتے ہیں جرأت کے ساتھ اس کا اظہار کریں اور عہد حاضر کی سب سے بڑی دینی جدوجہد میں ہمارے شانہ بشانہ چلیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ نمبر 21

اہل سنت علمائے کرام، تاجر، ڈاکٹرز اور عوام کو پڑوسی ایران ملک کے دہشت گردوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے شہدائے ناموس صحابہؓ کے مشن پر جان دے سکتے ہیں پیچھے نہیں ہٹیں گے ہم اصحاب رسول ﷺ کی عزت وناموس کی خاطر اپنی جانوں کو قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرینگے انہوں نے کہا کہ ناموس صحابہ کیلئے پرامن وقانونی جدوجہد جاری رکھیں گے ہم نے اپنی زندگی تحفظ ناموس صحابہؓ کیلئے وقف کردی ہے کارکنان پر ظلم، ناانصافی اور زیادتی کسی صورت بھی برداشت نہیں کرینگے دفاع صحابہ کا مشن جاری رہے گا جیلیں، ہتھکڑیاں، گولیاں، قید بند کی صعوبتیں، ظلم وتشدد ہمارے مشن کے راستہ میں نہ پہلے رکاوٹ بن سکی ہیں نہ ہی آئندہ بن سکیں گی عظمت صحابہؓ کے پرچم کو سرنگوں نہیں ہونے دینگے گلی گلی کوچہ کوچہ جھنگوی شہیدؒ کے پیغام کو پھیلاتے رہیں گے جو نظریہ مشن، ہمیں دیا ہے اس پر مرتے دم تک ثابت قدم رہیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت ہمارا راستہ نہیں روک سکتی۔

اہم اعلان

ادارہ کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمارے وہ ساتھی جو راہ حق میں شہید ہوچکے ہیں۔ ان کے کوائف، پیدائش تعلیم، جائے شہادت، قاتل کون ہے اور انکی گرفتاری ہوچکی ہے اگر نہیں تو رکاوٹیں کیا ہیں، جماعتی حیثیت کیا تھی؟ یہ سب چیزیں درج ذیل پتہ پر ارسال کریں ہم ہر ماہ ان کو شائع کریں گے۔ تاکہ پوری دنیا کو مشن جھنگوی شہیدؒ کی تکمیل کے لیے دی جانے والی اس عظیم جماعت کی قربانیوں کا ادراک ہوسکے اور ہمارے جذبہ وہمت میں اضافہ ہوسکے۔ (ادارہ)

پنجاب رابطہ آفس
Tahir smi @gmail.com
نظام خلافت راشدہ بخاری چوک سمندری فیصل آباد
0306-7810468 ، 041-3421396

شیعہ کا مکر و فریب

دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی طرف سے تاریخی کتب میں ردوبدل اور اہم تاریخی واقعات میں اپنے مطلب کی باتیں شامل کر کے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی وارداتوں کو بریلوی مکتب فکر کے نامور عالم دین حضرت مولانا محمد علی نقشبندیؒ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''میزان الکتب'' میں ننگا کر دیا ہے۔ اس کتاب سے ہر ماہ ایک موضوع قارئین کے مطالعہ کے لیے شائع کیا جاتا ہے تاکہ دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی اسلام کے خلاف سازشوں کا علم ہو سکے (ادارہ)

قاصدِ مدینہ:

اصغر، اکبر، قاسم ایدھر لگ گئے رب دے لیکھے
چک چک اڈیاں صغریٰ اودھر راہ ویراں دا ویکھے
ایدھر بابل لال اپنے دی ڈھیری پیا بنا وے
وچ خیالاں اوہ اصغر دا جھولا پئی جھلا وے
(صائم چشتی)

حضرت علی اصغر کو دفن کرنے کے بعد امام عالی مقام اب خود ہی میدان کارزار کا رخ کرنے والے ہیں۔ اس لئے کہ اب آپ کو روکنے والا بھی کوئی نہیں۔ تمام ساتھی ایک ایک کر کے آپ پر فدا ہو چکے ہیں۔ آپ نے ایک نظر میدان کارزار کو دیکھا۔ پشت پر ویران اور جلے ہوئے خیمے ہیں۔ اہل بیت کے ایک دو بڑے خیمے ہیں جن میں چیخوں اور آہوں کی صورت میں زندگی کے کچھ آثار نظر آتے ہیں۔ دائیں بائیں اور سامنے جہاں تک بھی نظر جاتی ہے یزیدی فوجوں کے پرے کے پرے نظر آتے ہیں۔ سورج کی تپش میں مزید اضافہ ہو چکا ہے۔ آپ نے خیال فرمایا کہ خیمے کے اندر جا کر اہل بیت کو آخری وصیت کر کے دربار خداوندی میں حاضر ہو جاؤں۔ ابھی آپ نے یہ خیال فرما کر خیموں کی طرف رخ کیا ہی تھا کہ سامنے ریت کا ایک بگولا سا اٹھتا ہوا نظر آیا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بگولے کے اندر ایک ناقہ سوار نظر آیا۔ آپ کو بھی شاید اسی کا انتظار تھا۔ اس لئے کہ کربلا کی خونی تصویر میں یہ خاکہ خالی تھا۔ ناقہ سوار آپ کے سامنے پہنچ چکا تھا۔ اونٹ بھی پسینہ پسینہ تھا اور ناقہ سوار بھی پسینہ میں شرابور تھا۔ اس نے اونٹ کو بٹھایا اور آپ کے قدموں کو بوسہ دیا اور پھر میدان کارزار کو دیکھ کر مضطرب اور پریشان ہو گیا۔

وہ انتہائی مایوسی کے عالم میں آپ کو دیکھے جا رہا تھا۔

آپ نے خاموشی کو توڑتے ہوئے فرمایا...... دوست ہم نہیں جانتے کہ تم کون ہو اور کس مقصد کے تحت یہاں رکے ہو۔ اگر کوئی کام ہے تو بتاؤ، ورنہ خدا حافظ، مجھے دشمن بار بار آواز دے رہے ہیں اور پھر خیموں کی طرف بڑھنے لگے تو وہ شخص پکار اٹھا یا امام! میری بات سن لیجیے۔

آپ رک گئے تو اس نے کہا حضور! میں آپ کی بیٹی کا قاصد ہوں۔ آپ جب مکہ معظمہ سے کوفہ کے لئے روانہ ہوئے تھے تو میں وہاں پر موجود تھا۔ حج کرنے کے بعد میں مدینہ منورہ میں زیارت رسول ﷺ کے لئے حاضر ہوا تو وہاں میں نے ایک پردہ نشین بچی کو دیکھا جو روضہ رسولؐ کے ساتھ ہی روضۂ بتول کے باہر بلند آواز سے رو رہی تھی۔ لوگ جا کر اس کے رونے کی وجہ پوچھتے اور پھر اس کا سوال پوچھ کر واپس آ جاتے۔ ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ اس بچی سے پوچھوں کہ اسے کیا ضرورت ہے۔ شاید میں ہی اس کے کسی کام آ سکوں۔ اور پھر جب میں نے پوچھا کہ بیٹا کیا بات ہے آپ اس طرح روتی کیوں ہیں اور آپ کون ہیں؟

معصومہ نے میری بات سنی تو اور زیادہ رونے لگی اور فرمایا...... یا عم میں صغریٰ بنت حسینؓ ہوں میرے ابا جان مکہ معظمہ سے کوفہ تشریف لے گئے تھے۔ یہ مجھے چچا عبداللہ بن جعفر نے بتایا تھا، کوفہ گئے ہوئے بھی انہیں کئی روز ہو چکے ہیں ان کا خیریت نامہ نہیں آیا میں بیمار تھی اس لئے وہ مجھے چھوڑ کر مکہ معظمہ میں چلے گئے تھے اور وہیں سے کوفہ چلے گئے ہیں۔ مجھے ان سے بچھڑے ہوئے چھ ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ چچا جان! میرا دل ڈوب ڈوب جاتا ہے۔ میرے ابا جان نے فرمایا تھا ہم تمہیں جلد ہی اپنے پاس بلوا لیں گے۔

میرے بھائی جان علی اکبر نے میرے ساتھ بڑا پکا وعدہ کیا تھا کہ میری پیاری بہن میں تمہیں خود آ کر لے جاؤں گا۔ مگر نہ ابا جان نے کسی کو لینے بھیجا ہے اور نہ ہی بھائی جان علی اکبر ابھی تک آئے ہیں۔

چچا! میں بے حد اداس ہو گئی ہوں مجھے ننھے علی اصغر کی یاد بہت ستاتی ہے میں نے اس کے لئے کئی جوڑے کپڑے سی کر رکھے ہیں۔ اس کے خالی جھولے کو جھلاتی رہتی ہوں۔

یا عم! اگر آپ نے کوفہ کی طرف جانا ہو تو میرا خط میرے ابا جان کے نام لے جائیں۔ بس میرا صرف یہ کام ہے اس کام کے عوض میں آپ کو کئی چیزیں پیش کروں گی اور پھر وہ بچی حجرہ کے اندر چلی گئی اور میرے روکتے روکتے ایک ایک کر کے کئی چیزیں اٹھا لائی۔ جن میں کچھ برتن اور ایک جانماز تھا۔ ایک دو کپڑے کی چادریں تھیں اور ایک پوٹلی میں چند چھوٹی چھوٹی چیزیں اور سکے وغیرہ بندھے ہوئے تھے۔

میں نے بچی کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا لاؤ بیٹی اپنا خط مجھے دے دو۔ میں اسی طرف کا رہنے والا ہوں۔ میں تمہارا خط ضرور پہنچا دوں گا۔ اور یہ اپنی چیزیں اٹھا لو میں اہل بیت رسول کا خادم ہوں اور یہ ہی کیا کم سعادت ہے کہ ابن رسولؐ کی بیٹی کا قاصد بن جاؤں۔ بچی بضد تھی کہ یہ سامان تم ضرور لے لو۔ تم یہ سامان تھوڑا سمجھ کر نہیں لے رہے۔ یہ سامان دیکھنے میں ضرور تھوڑا لگتا ہے لیکن بہت قیمتی سامان ہے بابا۔ اس میں میری دادی فاطمۃ الزہراؓ کے ہاتھوں کی کئی چیزیں ہیں۔

یہ تھوڑا سا سامان قبول کر لو۔ میرے بابا کو جب تم میرا خط دو گے تو وہ اور بھی بہت مال و دولت دیں گے۔ میرے ابا جان بڑے سخی ہیں۔ وہ تو سائلوں کو ویسے ہی بہت کچھ دے دیتے ہیں تم تو ان کی بیٹی کے قاصد بن کر جاؤ گے۔ پھر تمہاری تو بہت ہی قدر کریں گے۔ اس کے علاوہ ہم سب تمہارے حق میں دعا بھی کریں گے اور اپنے نانا جان سے جنت بھی لے کر دیں گے۔ اس معصومہ نے درد و فراق کی اور بھی بہت سی باتیں کی تھیں جن کے بیان کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ میں نے منت سماجت کر کے وہ سامان واپس کر دیا تھا اور یہ خط لے کر آپ تک پہنچا ہوں۔ میں نے دور سے اس طرف فوجوں کو دیکھ لیا تھا اس لئے راستہ بدل کر ادھر آیا ہوں۔ کہ دیکھتا جاؤں کہ یہ لشکر کدھر جا رہا ہے۔ مگر یہاں آ کر دیکھا تو آپ کو اس حال میں پایا۔''

تاریخ ابنِ خلقان سے منقول ہے کہ سیّدہ سکینہ کا انتقال مدینہ منورہ میں جمعرات پانچ ربیع الاوّل ۱۱۷ھ میں ہوا۔ واقعہ کربلا کے وقت وہ بلوغت تک پہنچ چکی تھیں اور شادی شدہ تھیں

سیّدہ زینب وسکینہ نے کسی قسم کی بے صبری کا مظاہرہ نہیں کیا، ان اعلیٰ وارفع ہستیوں کے متعلق کسی بھی مصنف کی گھٹیا تحریر ان پر افتراء باندھنے سے کم نہیں ہے

امام عالی مقام نے ٹھنڈی سانس بھر کر فرمایا کہ لاؤ میری بیٹی کا خط دے دو۔ میری بیٹی نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ میرے ابا جان تمہیں بہت کچھ دیں گے۔ اب تم ہمیں ملے ہی ایسے عالم میں ہو کہ ہم تمہیں دنیاوی مال سے وہ کچھ نہیں دے سکتے جو تمہارا حق بنتا ہے۔ البتہ ہم اپنی بیٹی کا دوسرا وعدہ ضرور پورا کریں گے کہ تمہیں اپنے ساتھ لے کر جنت میں جائیں گے۔ پھر بھی ٹھہرو۔ ہمیں اہل بیت کے خیموں سے جو کچھ بھی میسر آسکا تمہیں لا کر دیتے ہیں۔ قاصد نے سنا تو چیخیں نکل گئیں۔ عرض کیا...... یا امام! میرے لئے وعدۂ آخرت ہی بہت بڑی دولت ہے۔ خدا کے لئے اپنی یہ امانت بھی لیتے جایئے۔ پھر وہ کجاوے سے ایک چھوٹی سی پوٹلی نکال لایا آپ نے فرمایا...... یہ کیا ہے۔ عرض کی اس میں علی اصغر کے کپڑے ہیں۔

امام مظلوم نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے پوٹلی سنبھالی اور دل ہی دل میں کہا...... صغرا بیٹی! اب تیرے اصغر کو کیسے یہ تیرا تحفہ پیش کیا جائے۔ اصغر کی ننھی سی قبر قریب ہی تھی۔ آپ نے وہ پوٹلی اس پر رکھ کر فرمایا...... اصغر بہن کا تحفہ قبول کر لو۔ اور پھر وہ کپڑے اور خط لے کر خیموں میں تشریف لے گئے۔

خط کیا تھا تلوار تھی جو بیک وقت سب کے دلوں پر پھر رہی تھی۔ شکوے ہی شکوے، شکایتیں ہی شکایتیں، درد ہی درد، فراق ہی فراق، ابا جان سے شکوے، پھوپھی سے شکوے، امی سے شکوے، علی اکبر سے شکایتیں، سجاد سے شکوے، اصغر کی یادیں، سکینہ کے سلام، ایک ایک لفظ دلوں کو

"مشکل کشا" ہے جو حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی سوانح پر لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں صائم چشتی نے حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے متعلق انہی عقائد ونظریات کا پرچار کیا۔ جو رافضیوں کے ہیں۔ اور ان کے اصول دین میں سے شمار ہوتے ہیں۔ اور عنوان بھی ایسے باندھے کہ جن سے یقیناً شیعیت ٹپکتی ہے۔ مثلاً "خلیفہ بلا فصل علی، امتی نبی سے بڑھ سکتا ہے" وغیرہ۔ مطلب یہ تھا کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ تمام انبیاء کرام حتیٰ کہ حضور نبی کریم ﷺ سے بھی افضل ہیں۔ میں نے اس نام نہاد سنی نعت خواں کی اس کتاب کا تفصیلی اور تحقیقی رد "دشمنان امیر معاویہ ؓ" نامی کتاب میں لکھا ہے جو دو جلدوں پر مشتمل بازار میں آچکی ہے۔ اسے ضرور خریدیں تاکہ آپ کو کچھ ایسے پیروں اور مولویوں کے بارے میں پتہ چلے۔ جو سنیت کی آڑ میں شیعیت کا پرچار کرتے ہیں۔

ایک اور جھوٹی داستان:

سیدہ سکینہ کا امام حسین ؓ کے گھوڑے کے پاؤں سے چمٹنا نوحہ خوانی کا منظر دکھانا:

"شہید ابن شہید" تصنیف صائم چشتی فیصل آبادی بھی ان کتب غیر معتبرہ میں سے ایک ہے۔ جسے نام نہاد سنی نے تصنیف کیا۔ نام نہاد سنی اس لیے کہہ رہا ہوں کہ اس مصنف کی دوسری تصنیف "مشکل کشا" کا آپ مطالعہ فرمائیں۔ تو اس سے سنیت کی بجائے شیعیت ٹپکتی ہے اس

دیکھا تو وہاں کوئی اور ہی منظر بنا ہوا تھا۔ سیدہ زینب کے سر سے چادر اتری ہوئی تھی۔ بال بکھرے ہوئے ہیں۔ نظر پتھرائی ہوئی ہے۔ آنسوؤں کے دو موٹے موٹے قطرے پلکوں سے نیچے آکر ٹھہرے ہوئے ہیں...... صابروں کا امام بھی یہ منظر دیکھ کر تڑپ کر رہ گیا۔ حوصلہ کرکے آگے بڑھے۔ بہن کی گری ہوئی چادر کو اٹھایا۔ علی کی بیٹی کا سر ڈھانپ دیا۔ جناب سکینہ کو گود میں لیا، علی اکبر کے سینہ کے خون سے لتھڑے ہوئے سکینہ کے چہرے کو اپنے عمامہ سے صاف کیا۔ آنکھوں میں پڑی ہوئی ریت کو عمامہ کا پلڑا پھیر پھیر کر نکالا۔ بکھرے ہوئے بالوں کو انگلیوں سے درست کیا۔ اور فرمایا...... سکینہ ہوش میں آؤ، ابا کی آخری زیارت کر لو۔ پھر ساری عمر ابا کا چہرہ دیکھنے کے لیے ترس جاؤ گی۔ بیٹی سکینہ اٹھو! جلدی کرو! آخری ملاقات تو کر لو! آخری بار بابا کے سینہ سے تو لپٹ جاؤ! پھر تو تمہیں بھی صغریٰ کی طرح ساری زندگی رو رو کر تڑپ تڑپ کر ہی گزارنا ہے۔ اٹھو! بیٹی اب بابا بھی علی اکبر کے پاس جا رہا ہے۔ آپ دامن سے پنکھا بھی کر رہے تھے۔ اور بے ہوش بیٹی سے گفتگو بھی فرما رہے تھے جلد معصومہ نے آنکھیں کھول دیں۔ خود کو بابا کی گود میں دیکھا۔ تو لپٹ گئیں۔ تین دن کی پیاسی بچی تین دن کے پیاسے بابا سے گلے مل رہی ہے۔ بابا کی گود میں کچھ سکون ملا، بچی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، آپ نے تسلی دے کر فرمایا، صبر کرو میری بیٹی تم صابروں کی اولاد ہو، مجھے دشمن پکار رہے ہیں، اور میری خواہش تھی کہ تو مجھے آخری بار گلے مل لے۔ اب مجھے جانے دو، افسوس کہ تھوڑی دیر بعد تم یتیم ہو جاؤ گی"۔

جس بیٹی کو باپ یتیمی کی پیش گوئی کر رہا ہو کیا وہ بیٹی کو صبر کی تعلیم وتلقین کر رہا ہوگا یا بے صبری کی طرف بلا رہا ہوگا؟

چیرتا جا رہا تھا۔ ایک ایک جملہ پر چیخیں بلند ہو رہی تھیں۔ پیکر تسلیم ورضا امام مظلوم کی آنکھوں میں بھی اشکوں کا سیلاب آگیا تھا۔ درد فراق کے آنسو بہے جا رہے تھے۔ دکھے ہوئے دل کے آنسو، گرم گرم اور آتشیں آنسو، بیٹی کے غم آلود آنسو......

دوسوچ کے کامت دے ہے جے ہتھوں ہووے قتل امام تے کی ہندا
اصغر تائیں دفنا ونڈیاں آ جاوے چھٹی اصغر دے نام تے کی ہندا
پتے بچاؤ تا جا کبر دی لاش تائیں شکویاں بھریا سلام تے کی ہندا
گھلے صغریٰ نے قاصدوں سوڑ صائم ویں کے حالت تمام تے کی ہندا

نوٹ:

یاد رہے! کہ صائم چشتی کی ایک اور تصنیف......

کی بھرپور اور تفصیلی تردید "دشمنان امیر معاویہ ؓ کا علمی محاسبہ" میں پڑھیئے۔ "شہید ابن شہید" خاک کربلا کی طرح من گھڑت داستانوں اور حدود شرعیہ کو پامال کرنے والے جملوں سے اٹی پڑی ہے۔ اس لیے اب ہم کتاب شہید ابن شہید کا مستقل عنوان دے کر سکینہ کی جھوٹی داستان نقل کرتے ہیں۔

شہید ابن شہید مصنفہ صائم نعت خواں فیصل آبادی:

شہید ابن شہید:

"آپ بیمار عابد کے سر پر ہاتھ پھیر کر اٹھے۔ مڑ کر

(شہید ابن شہید ص ۳۱۵، ۳۱۶ مطبوعہ چشتی کتب خانہ جھنگ بازار فیصل آباد)

شہید ابن شہید:

امام حسینؓ نے جب اپنے گھوڑے کو چلانا چاہا، تو وہ ہل نہیں رہا تھا، آپ نے نگاہیں جھکا کر دیکھا تو سیدہ سکینہ گھوڑے کے پاؤں سے لپٹی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا...... بیٹی ان معصومانہ کوششوں سے باپ کے دل پر چھریاں نہ چلاؤ۔ (شہید ابن شہید ص ۲۱۷)

تردید اوّل:

اوپر ذکر کی گئیں دو عبارات میں جو مضمون آپ نے

پڑھا۔ اس قسم کی بات کسی بھی معتبر سنی یا شیعہ میں نہیں پائی جاتی۔ اس عبارت میں جس انداز سے واقعہ بھی من گھڑت بیان کیا گیا ہے۔ اس سے چند چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں جن کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱):......"سیدہ زینب کے سر سے چادر اتری ہوئی اور انکے بال بکھرے ہوئے تھے" کیا خاندان رسالت کی عظیم شاہزادی کا یہ عمل قرآن کریم اور احادیث شریف نبویہ کے صراحۃً خلاف نہیں ہے۔ قرآن کریم کہے کہ مصیبت کے وقت صبر کرو، اور نماز سے استعانت چاہو، اللہ صابرین کے ساتھ ہے۔ گویا صائم فیصل آبادی اس بے بنیاد عبارت سے سیدہ زینب ؓ کو قرآن و حدیث شریف کے احکام کے خلاف عمل کرنے والی ثابت کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ خانوادہ دنیا کے لیے اسلامی تعلیمات کا نمونہ تھا۔ سیدہ زینب کی مظلومیت کو اس انداز سے بیان کرنا کہ شرع ان پر حرف آتا ہو۔ کہاں کی محبت اہل بیت ہے۔ مولانا حسن رضا ؒ نے ایسے ہی لوگوں کے لیے کہا.........

اہل بیت پاک سے بے باکیاں گستاخیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنان اہل بیت

(۲):......سکینہ کو گود میں لے کر اس عمامہ سے کہ جس سے امام حسین ؓ نے علی اکبر کا خون صاف کیا، ان کی آنکھوں سے ریت کو نکالا" یہ واقعہ کس کتاب سے لیا گیا۔ تو جب کسی کتاب میں ان کا ذکر تک نہیں، تو امام عالی مقام کی طرف انہیں منسوب کرنا کس قدر بے باکی اور گستاخی ہے۔ اگر کسی معتبر کتاب میں امام عالی مقام کا ایسا کرنا اور ایسا کہنا صائم نعت خوان دکھا دے۔ تو منہ مانگا انعام پائے۔

(۳):......"اٹھو سکینہ بابا کے سینہ سے لپٹ جاؤ۔ ورنہ تم بھی صغریٰ کی طرح ساری زندگی رو رو کر اور تڑپ تڑپ کر گزار دو گی" گزشتہ اوراق میں ہم "فاطمہ صغریٰ" کے بارے میں تحقیق بیان کر چکے ہیں۔ اس نام کی امام حسین ؓ کی کوئی صاحبزادی نہ تھی جو مدینہ میں پیچھے رہ گئی ہو تو پھر جو دو آپ کی صاحبزادیاں تھیں۔ وہ آپ کے ساتھ میدان کربلا میں موجود تھیں۔ لہٰذا صغریٰ کا مدینہ میں رہنا اور وہاں آہ و بکا اور رونا رلانا۔ سب بے اصل ہے "سکینہ بابا کے سینہ سے لپٹ جاؤ" کیا امام عالی مقام نے سیدہ سکینہ کو واقعی یہ الفاظ کہے۔ اگر کہے تو اس کا کسی معتبر کتاب سے ثبوت پیش کر کے منہ مانگا انعام حاصل کیا جائے۔ علاوہ ازیں سیدہ سکینہ کوئی بچی نہیں کہ انہیں سینے سے لپٹ جانے کا کہا جائے...... انہیں بچی کہنا اور گود میں لیے جانے کی بات کرنا قطعاً من گھڑت ہے آپ شادی شدہ ہیں۔ اور ان کے خاوند عبداللہ بن حسن یہ دونوں واقعہ کربلا میں موجود تھے۔

صاحبزادہ افتخار الحسن نے "خاک کربلا" میں فرضی مکالمے اور من گھڑت گفتگو اس انداز سے تحریر کی ہے جیسے واقعہ کربلا کے چشم دید گواہ ہوں

(۴):......"اب مجھے جانے دو افسوس کہ تھوڑی دیر بعد تم یتیم ہو جاؤ گی" جس بیٹی کو باپ یتیمی کی پیش گوئی کر رہا ہو گیا وہ ایسا کر کے بیٹی کو صبر کی تعلیم و تلقین کر رہا ہو گا۔ یا بے صبری کی طرف بلا رہا ہو گا۔ ایسی عبارات لکھتے وقت ان لوگوں کو قطعاً خدا خوفی اور شرم اہل بیت کی پرواہ نہیں ہوتی۔ بس عبارت میں رنگینی پیدا ہو جائے چاہے حدود شرعیہ پامال ہو جائیں۔ اس کی پرواہ تک نہیں۔

(۵):......"بیٹی ایسی معصومانہ کوششوں سے باپ کے دل پر چھریاں نہ چلاؤ" "معصوم" عام طور پر نابالغ بچوں کو کہا جاتا ہے۔ یا پھر شیعہ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ بارہ امام اور ان کی اولاد معصوم ہیں۔ اگر معصوم سے مراد پہلا معنی ہے تو یہ روایات کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ سیدہ سکینہ شادی شدہ تھیں۔ اس پر مزید گفتگو عنقریب آ رہی ہے۔ اور اگر دوسرا معنی پیش نظر ہے تو یہ اہل سنت کا عقیدہ نہیں۔ لہٰذا صائم چشتی سنی بن کر شیعوں کے مسلک کی ترجمانی کر رہا ہے۔ یہی طریقہ اس نے "مشکل کشا" نامی کتاب میں اپنایا ہے۔ اور "شہید ابن شہید" بھی ایسے ہی خیالات و نظریات کا پلندہ ہے۔

سکینہ گھوڑے کے پاؤں پکڑے ہوئے ہونا صائم چشتی نے ذکر کیا۔ اسی من گھڑت داستان کو افتخار الحسن صاحب نے اپنے رنگ میں ڈھال کر بیان کیا۔ فرضی مکالمے اور من گھڑت گفتگو اس انداز سے کی۔ کہ جیسا واقعہ کے چشم دید گواہ ہوں۔ عبارت ملاحظہ ہو۔

صائم چشتی فیصل آبادی نے بے بنیاد عبارات سے سیدہ زینب ؓ کو قرآن و حدیث کے احکام کے خلاف عمل کرنے والی ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ہے

خاک کربلا:

"اب اٹھو اور اپنے بھائی حسین کی صورت جی بھر کے دیکھ لو، پھر قیامت تک نظر نہ آئے گی۔ پھر فاطمہ کا لال اٹھا، نانے پاک کا عمامہ سر پر باندھا۔ ماں فاطمہ ؓ کی چادر کمر پر لپیٹی اور باپ علی المرتضیٰ ؓ کی تلوار ہاتھ میں پکڑی گھوڑے پر سوار ہونے لگے۔ تو اس خیال نے رلا دیا......

جدوں معراج نبی نوں ہو یا جبرائیل براق تھمایا
جدوں علی ول خیبر چلیا نبی پاک نے آپ چڑھایا
اج کوئی نہیں رہ گیا واگاں پکڑن والا جدوں وار حسین دا آیا
خیماں وچوں بی بی زینب نکلی اس برقعہ منہ تے پایا
تھم رکاب گھوڑے دی آکھے وے چڑھ امڑی دیا جایا

سید پاک نے گھوڑے کا منہ میدان کی طرف کیا اور چلنے کا حکم دیا مگر گھوڑا اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔ امام پاک بار بار گھوڑے کو چلاتے۔ مگر وہ حرکت میں نہ آتا۔ حضرت حسین ؓ حیران رہ گئے۔ یا اللہ یہ ماجرا کیا ہے۔ گھوڑا میدان کی طرف کیوں نہیں جاتا۔ کہیں میں اس امتحان میں فیل تو نہیں ہو رہا۔ گھوڑے نے گردن اوپر اٹھائی۔ اور زبان حال سے اپنے سوار کو کچھ سمجھایا۔ سید مظلوم گھوڑے سے نیچے اترے۔ دیکھا تو بیٹی سکینہ نے گھوڑے کے پاؤں پکڑے ہوئے ہیں۔ امام عرش مقام نے بیٹی کو سینہ سے لگایا۔ اور فرمایا........

بیٹی عون و محمد قربان ہوئے تو تم نے صبر کیا۔ قاسم و عباس نثار ہوئے تو تم نے شکر کیا۔ علی اکبر شہید ہوا تو تم نے فریاد نہ کی، علی اصغر نے دم توڑا تو، تو نے حوصلہ نہ ہارا، مگر میں اب جا رہا ہوں تو تم رو رہی ہو۔ عرض کی ابا جان عون و محمد قربان ہوئے تو مجھے فکر نہ تھا۔ قاسم و عباس نثار ہوئے تو مجھے کوئی غم نہ تھا۔ اکبر و اصغر شہید ہوئے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں تھی، مگر ابا جان آپ جا رہے ہیں، سکینہ یتیم ہو جائے گی، بے سہارا ہو جائے گی، اور بے آسرا ہو جائے گی، ہائے ابا جی! میرے سر پر شفقت کا ہاتھ کون پھیرے گا، میں روؤں گی تو چپ کون کرائے گا، مدینہ کون پہنچائے گا؟، ہائے بابا میں روتی مر جاؤں گی، ٹھوکریں کھاتی پھروں گی، ابا جی آپ کے بعد مجھے بیٹی کہہ کر کون پکارے گا مجھے سینے سے کون لگائے گا، اور مجھے اپنی گود میں کون بٹھائے گا؟"

(خاک کربلا ص ۳۰۴ تا ۳۰۵ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

قارئین کرام! مذکورہ واقعہ نہ کسی معتبر کتاب میں موجود ہے اور نہ ہی ایسا ہونا ممکن ہے۔ یہ سب باتیں اور مکالمہ بازی افتخار الحسن صاحب کی اختراعی ہے۔ اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو بہت سی گستاخیوں سے بھری پڑی ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ کہ جب امام عالی مقام نے

باقی صفحہ نمبر 48

CS CamScanner

عالم اسلام کے ہر مسلمان کے نام کھلا خط کے ذریعے

قسط نمبر 28

غور وفکر کی دعوت

امت محمدیہ اور فرقہ جعفریہ کا علمی تجزیہ

از قلم: حافظ ارشاد احمد دیوبندی ظاہر پیر

چودہ سو سال سے دین اسلام کا نام استعمال کر کے اسلام کی بنیادیں کمزور کر دینے والے گروہ کے بارے میں اکابرین اسلام علماء امت فقہاء عظام مجتہدین کرام مفتیان محترم کے واجب التسلیم اقوال، تاریخ ساز فیصلہ جات پر مشتمل علمی دستاویز۔

شیعہ کے ساتھ اختلاف حق و باطل کا معرکہ ہے:

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ صحابہ کرامؓ اللہ پاک کی پاکباز اور برگزیدہ مقدس جماعت ہے جن کو قرآن مجید نے اولئک حزب اللہ کا عظیم الشان تمغہ عطا فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں بار بار صحابہ کرامؓ کے اوصاف جمیلہ اور عظیم الشان تعریف بیان کی گئی ہے۔ صحابہ کرامؓ کو اولئک اصحاب الجنۃ کی دنیا میں بشارت دی گئی۔ جب اللہ رب العزت کی ذات مقدس خود صحابہ کرامؓ کی شان بیان فرمائیں اور صحابہ کرامؓ پر تنقید یا تنقیص کرنے والوں کو خود اپنی طرف سے جواب دیں تو پھر ان حضراتؓ کی عظمت اور ان حضراتؓ کے راست باز ہونے میں کسی اور دلیل کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

فی الحقیقت صحابہ کرامؓ کی صداقت و عدالت پر کامل و مکمل اعتقاد دین اسلام کا بنیادی جزو اعظم ہے صحابہ کرامؓ سے قلبی محبت حضرت نبی کریم ﷺ سے محبت ہے اور حضرات صحابہ کرامؓ سے بغض و عداوت خود حضرت نبی کریمؐ سے ہی بغض و عداوت ہے۔

اسلام جغرافیائی دفاع سے کہیں زیادہ نظریاتی دفاع کو اہمیت دینے کا حامل اور عامل ہے۔ منافقین اور کافرین نے صرف اس لئے صحابہ کرامؓ سے عام مسلمانوں کو بدگمان اور بدظن کرنے کے لئے بڑی بڑی تحریکیں ہر ملک کے کونے کونے میں پھیلا دیں تا کہ عام مسلمانوں کو صحابہ کرامؓ کے بارے میں اختلافات کا شکار کر دیا جائے۔ اور کامل اسلام مضبوط ترین دیوار کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے حقیقی اسلام کو ہی رخصت کر دیا جائے۔ جب نبوت و رسالت کے گواہوں کو مشکوک کر دیا جائے گا تو خود بخود دعویٰ رسالت کی تکذیب لازم ہو جائے گی پھر جب رسالت و نبوت پر ایمان کمزور ہو گا تو پھر توحید رب العلمین، صداقت قرآن مجید حقانیت اسلام کی خود بخود نفی ہو جائے گی۔ یہی مقصد، غرض و غایت اور نصب العین شیعہ مذہب کی بنیاد تھی جس پر صحابہ کرامؓ دشمنی کی عمارت کھڑی کی گئی چونکہ اللہ پاک "علیم بذات الصدور" ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں دشمنان صحابہ کرامؓ کے اس کافرانہ عقیدے کا بڑا مضبوط پوسٹ مارٹم کر کے صحابہ کرامؓ پر رحمت الٰہی کی موسلادھار بارش سے دشمن اسلام کی عمارت کے پرخچے اڑا دیئے الحمدللہ۔

دشمنان صحابہ کرامؓ نے اپنی مذموم کوشش اور مذموم عزائم سے تفریق بین المومنین کی تکمیل کے لئے صحابہ کرامؓ کے خلاف کئی مراکز قائم کئے جن میں ایک مسجد کے نام سے قرآن کریم کے پارہ نمبر 11 میں بڑی تفصیل سے موجود ہے ملاحظہ فرمایئے۔

"والذین اتخذوا مسجدا ضرارا و کفرا وتفریقا بین المؤمنین — الخ۔

یہ منافقین عدوان صحابہ کرامؓ کی ایک سازش کا ذکر ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات کا شان نزول بھی قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ حضرت نبی کریمؐ کے ہجرت مدینہ طیبہ سے قبل قبیلہ خزرج کا ایک شخص ابو عامر راہب کے نام سے مشہور تھا یہ نصرانی ہو گیا تھا۔ اور راہبانہ زندگی اختیار کر لی تھی اس کو گرد و نواح کے اکثر لوگ اسے اپنا سردار کہنے لگے تھے حضرت نبی کریم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہ ابو عامر راہب بھی حاضر ہوا اور اسلام پر اپنے خبث باطن سے اعتراضات کئے جن کے حضرت نبی کریم ﷺ نے اس کو بڑے خوبصورت جوابات دیئے مگر بدقسمتی سے یہ مطمئن نہ ہوا بلکہ بکواس بکتے ہوئے کہا کہ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہو وہ مردود اور احباب و اصحاب سے دور ہو کر مسافرت میں مرے حضورؐ نے فرمایا آمین۔

یعنی اللہ پاک ایسا ہی کرے اس بدبخت کو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے حد درجہ بغض و حسد تھا اس لئے یہ بدبخت ادھر سے بھاگ کر مکہ مکرمہ پہنچا تا کہ کفار مکہ سے مل کر اہل اصحاب کرامؓ سے جنگ کا میدان گرم کرا سکے یہی دشمن رسول اللہ ﷺ اور دشمن اصحابؓ رسول اللہ معرکہ احد میں قریش مکہ کے ساتھ خود بھی شریک تھا اور احد کے میدان میں اسی ملعون نے وہ گڑھے کھدوائے تھے جن میں سے ایک گڑھے حضرت نبی اکرم ﷺ گر کر زخمی ہوئے تھے بہر حال اس ملعون نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ لڑائی اور جنگ کی متعدد سازشیں بنائیں جو کہ اللہ پاک نے اپنی قوت، طاقت سے سب کی سب ناکام بنا دیں اسی ملعون نے ہی منافقین مدینہ میں رہائش رکھنے والوں کو مشورہ دیا تھا۔ کہ تم فی الحال ایک مکان مسجد کے نام سے مدینہ میں بناؤ اور ظاہر یہ کرو کہ ہم یہ مسجد بنا رہے ہیں۔ تا کہ صحابہ کرامؓ کو یہ شبہ نہ ہو کہ یہاں ہمارے خلاف سازشیں تیار ہوا کریں گی۔

مسجد قبا کے علاقہ میں مسجد کے نام سے ایک مکان بنایا اور نبی کریم ﷺ کی بھی دعوت دی کہ آپ ﷺ ادھر ایک نماز ضرور ادا فرمائیں آپ نے فرمایا کہ میں فی الحال غزوۂ تبوک کے لئے روانہ ہو رہا ہوں۔ غزوۂ تبوک سے واپسی کے بعد میں آ کر اس میں نماز ادا کروں گا لیکن غزوۂ تبوک سے واپسی کے بعد جب آپ ﷺ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے تو سیدنا حضرت جبرائیل امین یہ مذکورہ آیات لے کر حاضر ہوئے جن میں دشمنان اصحاب رسول اللہ ﷺ کی خطرناک سازش کھول دی گئی اور ان کی ناپاک اغراض سے حضرت نبی کریم ﷺ کو مطلع کر دیا گیا ان آیات کے نازل ہونے پر رسول اللہ ﷺ نے چند صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ ابھی جا کر اس مکان کو جس کا نام ازراہ مکر و فریب مسجد رکھا گیا ہے گرا کر پیوند زمین بنا دو اور

باقی صفحہ نمبر 48

منافقین اور کفار نے صحابہ کرامؓ سے عام مسلمانوں کو بدگمان کرنے کے لیے بڑی بڑی تحریکیں ہر ملک کے کونے کونے میں پھیلا دیں تا کہ عام مسلمانوں کو صحابہ کرامؓ کے بارے میں اختلافات کا شکار کر دیا جائے

نگر نگر مشن ہمارا

☆:...... بہاولپور کی سرزمین پر اہلسنت والجماعت کے زیر اہتمام مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات راؤ جاوید اقبال کی زیر قیادت اور ڈویژنل نگران محمد شفیق معاویہ کی زیر نگرانی کامیاب عظیم الشان دفاع صحابہؓ واستحکام پاکستان کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں اہلسنت والجماعت مکاتب فکر کی تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے رہنماؤں نے شرکت کی، شدید گرمی کے باوجود صحابہ کرامؓ کے غلاموں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، اور کارکنوں میں جوش وخروش قابل رشک تھا۔ قائدین کے ولولہ انگیز خطابات سے شرکاء مستفید ہوتے رہے، ناموس رسالت ﷺ ودفاع صحابہ واہل بیتؓ اور استحکام پاکستان کے لیے متحد ہو کر جدوجہد اور مل کر ملک سے دہشت گردی اور فرقہ واریت کے خاتمے کے ساتھ ساتھ پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا عزم کیا گیا۔ بحرانوں اور مسائل کا حل خلافت راشدہ کے عملی نفاذ سے ممکن ہے۔ پارلیمنٹ میں گستاخ اصحاب رسول ﷺ واہل بیتؓ کے لئے سزائے موت کا قانون پاس کروائیں گے۔

سربراہ اہلسنت والجماعت سفیر امن مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ...... اہلسنت والجماعت پاکستان کی مظلوم ترین جماعت ہے کسی اور جماعت نے اتنے قائدین اور کارکنان کے جنازے نہیں اٹھائے ہوں گے جتنے ہم نے اٹھائے ہیں مگر ہماری جماعت پرامن طریقے سے اپنی منزل کی طرف گامزن ہے اور ہمارے راستے میں جو رکاوٹ آئے گی اس رکاوٹ کو ہٹاتے ہوئے ہم اپنی منزل کو پہنچیں گے۔

جمعیت علماء اسلام (ف) کے رہنما مفتی کفایت اللہ نے کہا کہ...... جمعیت علماء اسلام اور اہلسنت والجماعت ایک ہیں تمام مذہبی جماعتوں کو ایک اسٹیج پر جمع کر کے تحریک چلائیں گے اور پاکستان کے ایوانوں سے امریکی پٹھو اور صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کو باہر نکالیں گے انہوں نے کہا کہ ہم ایسی سیاست پر لعنت بھیجتے ہیں جس میں صحابہ کرامؓ کی ناموس محفوظ نہ ہو انہوں نے کہا جو اہل بیتؓ وصحابہ کرامؓ کا گستاخ ہو اس کو سزائے موت دینے کا قانون فوری طور پر بنایا جائے۔

شاہین اہلسنت ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں مرکزی جنرل سیکرٹری اہلسنت والجماعت پنجاب نے کہا کہ ارباب اختیار ودشمنان صحابہ کرامؓ سمجھ لیں کہ اگر ہمارے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند رکھ دیا جائے پھر بھی اصحاب رسول ﷺ کے دفاع سے ہم ہرگز باز نہیں آئیں گے۔

مولانا مسعود الرحمن عثمانی مرکزی ڈپٹی سیکرٹری نے کہا کہ دفاع صحابہؓ کی جدوجہد کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

جمشید دستی ایم این اے اور ڈاکٹر سید وسیم اختر امیر جماعت اسلامی پنجاب وایم پی اے نے کہا کہ پنجاب اسمبلی میں بابا گرو نانک کے ولادت کو قومی سطح پر منانے کی بات کی جارہی ہے آئندہ اجلاس میں خلفائے راشدینؓ کے ایام کو سرکاری سطح پر منانے اور ملک بھر میں عام تعطیل کے لیے قرار داد پیش کی جائے گی۔

قاری محمد یعقوب شیخ مرکزی رہنماء جماعت الدعوہ پاکستان، انجینئر اشفاق بخاری جنرل سیکرٹری پنجاب، زبیر احمد صدیقی ناظم اعلیٰ وفاق المدارس جنوبی پنجاب، مولانا صاحبزادہ ریحان محمود ضیاء نائب صدر اہلسنت والجماعت پنجاب نے کہا کہ...... گستاخ صحابہؓ واہل بیتؓ کے لیے پھانسی کی سزا مقرر کی جائے،

فرزند گوہر ضلعی صدر تحریک انصاف نے کہا کہ پاکستان کو ایک سازش کے تحت تقسیم کیا جارہا ہے ان گندی مچھلیوں کو نکال باہر کرنا ہوگا جو صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ کی گستاخی کا مرتکب ہورہے ہیں۔

قائد پنجاب مولانا اشرف طاہر صوبائی صدر، مفتی مظہر اسعدی، امیر جے یو آئی (ف) بہاولپور، مولانا عبدالرؤف ربانی امیر جمعیت علماء اسلام (ف) رحیم یار خاں، مفتی ارشاد احمد امیر جے یو آئی (س) بہاولپور، راؤ جاوید اقبال مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات، ڈویژنل نگران غازی محمد شفیق معاویہ صدر ضلع رحیم یار خان، بہاولپور کے ضلعی صدر ملک صدیق جوئیہ نے بھی خطاب کیا اس کے علاوہ علماء کرام، خطباء، شعراء دانشور، صحافی، وکلاء اور مذہبی وسماجی سیاسی شخصیات سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی کانفرنس کی سیکورٹی کے حوالہ سے انتظامات جماعت کے ذمہ داروں اور ورکروں نے سرانجام دیئے۔ آخر میں راؤ جاوید اقبال نے مذہبی وسیاسی قائدین کا دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کیا۔

☆:......رحیم یار خان اہلسنت والجماعت پاکستان کے سرپرست علامہ علی شیر حیدریؒ کا یوم شہادت ضلع بھر میں نہایت ہی عقیدت واحترام کیساتھ منایا گیا اور ان کی دین اسلام کی سربلندی کیلئے دی جانیوالی قربانیوں اور جدوجہد کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا شہدائے ناموس صحابہؓ کے مشن کی تکمیل کیلئے مولانا محمد احمد لدھیانوی کی قیادت میں متحد ومنظم ہو کر جدوجہد کرنے کا عزم کیا، اہلسنت والجماعت کے ضلعی صدر غازی محمد شفیق معاویہ، قاری عارف، امین مجاہد، اختر ساگی، ملک راشد، منظور صدیقی، مسعود الرحمن حیدری، رانا قربان علی، ابوبکر الحسینی، بلیم عباسی، عمران دستی، طیب لغاری، حاجی اکرم عباسی ودیگر نے امام اہلسنت علامہ علی شیر حیدریؒ کے یوم شہادت کے موقع پر مختلف مقامات پر منعقدہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کی گراں قدر دینی وملی خدمات ناقابل فراموش ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے ہر فورم پر اصحاب پیغمبر ﷺ کی وکالت کرتے ہوئے فریق مخالف کو پوری دنیا میں رسوا کیا اور دشمنان صحابہؓ واہل بیتؓ کو آپؒ کا سامنا کرنے کی جرات نہ تھی اور دشمن جب دلائل کی جنگ ہار چکا تھا اور اس نے گولی کا راستہ اختیار کرتے ہوئے 17 اگست کو تہجد کے وقت کانفرنس سے واپس آتے ہوئے حملہ کر کے انکو ساتھی سمیت شہید کر دیا، آج ہم اپنے شہید قائد کی روح سے عہد کرتے ہیں کہ علامہ حیدر ریؒ نے منصب حق نواز پر مولانا محمد احمد لدھیانوی جیسی عظیم شخصیت کا انتخاب کیا تھا آج تمام تر پابندیوں، ظلم وستم، شہادتوں کا طویل سفر، مصائب ومشکلات اور پرخطرات حالات کے باوجود غلامان صحابہؓ مولانا لدھیانوی کی جراتمندانہ قیادت میں جھنگوی شہید کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے اور ہماری منزل قریب ہے، آخر میں شہدائے ناموس صحابہؓ کیلئے بلند درجات وبے گناہ اسیران کی رہائی اور ملک کی سلامتی واستحکام کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

☆:......چک نمبر 115/10 R غریب آباد جہانیاں میں اہلسنت والجماعت کا یونٹ سیدنا فاروق اعظمؓ قائم کر دیا گیا اس موقع پر تحصیل صدر آصف محمود اور ڈپٹی سیکرٹری محمد عمران ڈھلوں نے عہدیداروں سے حلف لیا اور مشن جھنگوی شہیدؒ سے وفاداری کا عزم کیا۔

راؤ ساجد طفیل سیکرٹری اطلاعات خانیوال

☆:......پشاور میں سرگرم کارکن زرگر آباد حاجی سلیم اور جنرل سیکرٹری جواد خاں کے والد حاجی اسلم عرف فاتح شاہ پاراچنار کے شیعہ دہشت گردوں کی فائرنگ سے شہید ہو گئے۔ ترجمان پشاور سٹی

☆:......مشن جھنگوی شہیدؒ کو گلی گلی پھیلانے کا عزم، بلوچستان کے دشوار گزار راستے بھی قائد کراچی کے عزائم کو کمزور نہ کر سکے۔ قائد بلوچستان مولانا رمضان مینگل کے ہمراہ کارواں کا جگہ جگہ استقبال کیا گیا دالبدین، گرجی، چاغی اور خاران سے ہوتا ہوا پر امن کاروان حق ایران کے بارڈر تک پہنچ گیا تاریخی جلسوں نے مخالفین کی نیندیں حرام کر دیں۔ اہلسنت نیوز

☆:......اہلسنت والجماعت لاسی گوٹھ، علامہ عثمانیہ سوسائٹی میں جماعت کے 20 پرچم لہرادیے گئے اور دس نئے ساتھی جماعت میں شامل کرلیے گئے۔
حسنین معاویہ یونٹ صدیق اکبر لاسی گوٹھ

☆:......لیاقت آباد کراچی میں اہلسنت والجماعت یونٹ جھنڈا چوک کے سینئر کارکن فرحت فراز دہشت گردوں کی فائرنگ سے شہید اور پشاور میں شاعر اہلسنت محسن ساگر فاروقی بھی دہشت گردوں کی فائرنگ سے شہید کر دیے گئے۔ اہلسنت نیوز

☆:......14 اگست کو یوم آزادی کے موقع پر اہلسنت والجماعت ضلع مانسہرہ کی جانب سے اظہار تشکر ریلی نکالی گئی۔ درجنوں گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں پر مشتمل اس عظیم الشان ریلی کی قیادت صوبائی رہنما علامہ ربنواز طاہر نے کی ریلی مختلف علاقوں سے ہوتی ہوئی ایک بجے بالاکوٹ پہنچی جہاں پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا شاہ زمان شاکر، مولانا شمس الرحمٰن اور مولانا ربنواز طاہر نے خطاب کیا،
رپورٹ: ابوبکر معاویہ۔

☆:......کنری اور نواب شاہ میں اہلسنت والجماعت کی یوم آزادی ریلیوں پر پاکستان مخالف جماعت کی فائرنگ سے ایک ساتھی شہید اور 15 زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کی عیادت کے لئے قائد کراچی علامہ اورنگزیب فاروقی اور ڈاکٹر فیاض خاں سول ہسپتال حیدر آباد پہنچے اور ساتھیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اہلسنت نیوز

☆:......ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔
ضلعی قیادت کا پورے ضلع کا دورہ تحصیل پہاڑ پور میں 10 یونٹوں کا قیام اور تحصیل باڈی مکمل، علاقہ رکھ میں یونٹ اعظم طارق شہیدؒ کا قیام، علاقہ چیکاں میں سیدنا خالد بن ولیدؓ یونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ضلع بھر میں مزید کام جاری ہے۔ 0300-6921883

☆:......17 اگست 2014ء کو کراچی میں جنرل ورکر کنونشن سے واپس جانے والے نیو کراچی ٹاؤن کے مولانا عبدالسنان دہشت گردوں کی فائرنگ سے شہید اور مولانا نذیر معاویہ زخمی ہو گئے ،اہلسنت نیوز

☆:......قبول اسلام:
بھینس کالونی، بن قاسم ٹاؤن کراچی میں بھائی داؤد اور دیگر ساتھیوں کی کوششوں سے مولانا ذوالفقار عباسی کے ہاتھوں محمد رضوان نے شیعہ مذہب سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا اپنے گھر سے علم ہٹا کر اہلسنت والجماعت کا پرچم لہرانے کا اعلان کر دیا، 03046921883

☆:......قبول اسلام:
ڈیرہ اسمٰعیل خاں، سردارے والا تحصیل پہاڑ پور کے شیعہ زمیندار اللہ نواز بلوچ ولد غلام قاسم پوری فیملی سمیت مسلمان ہو گئے۔ کوہسار نیوز

☆:......کراچی میں شہدائے ناموس صحابہ کے اہلخانہ کی کفالت اور اسیران کی رہائی کے لئے رمضان المبارک میں بہترین کارکردگی پیش کرنے پر 300 سے زائد کارکنان کو انعامات سے نوازا گیا، کراچی ڈویژن کے 18 سیکٹروں میں اورنگی سنٹر نے اول، نارتھ ناظم آباد سیکٹر نے دوم اور گلشن اقبال سیکٹر نے سوم پوزیشن حاصل کی، ایڈیٹر ضرب حیدری نیوز نے یونٹ میں اول، سیکٹر میں دوم پوزیشن حاصل کر کے قائد اہلسنت کے دست اقدس سے انعام وصول کیا۔ کوہسار نیوز۔

☆:......اہلسنت والجماعت بھریا روڈ کی طرف سے 15 اگست 2014 کو بھریا روڈ شہر میں فلسطین پر اسرائیلی جارحیت کے خلاف ''اسرائیل مردہ باد'' ریلی نکالی جس میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی، آخری بیان وکیل صحابہ مولانا نعمت اللہ فاروقی نے کیا۔
03014932441

☆:......شہر فاروقی شہید سمندری میں 14 اگست 2014 کو اہلسنت والجماعت کے زیر اہتمام ''پاکستان زندہ باد موٹر سائیکل ریلی'' نکالی گئی جس میں کثیر تعداد میں کارکنوں اور اہل شہر نے شرکت کی جس کی قیادت مولانا نعمان فاروق ضیاء اور مولانا ابوبکر فاروقی فرما رہے تھے۔ یہ ریلی مرکزی جامع مسجد محمدی بخاری چوک قاسم بازار سے شروع ہوئی اور شہر کے مختلف راستوں سے ہوتی ہوئی واپس بخاری چوک پر ختم ہوئی، ارقم فاروق سمندری

☆:......علامہ تاج محمد حنفی اور مفتی ربنواز حنفی کی سیکورٹی واپس لینے کے بعد کراچی میں اہلسنت والجماعت کے خلاف غیر قانونی اور بلا جواز کریک ڈاؤن چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال، مولانا اللہ وسایا صدیقی کے صاحبزادے سمیت سینکڑوں کارکنان گھروں سے گرفتار کر لئے گئے۔ اہلسنت نیوز)

☆:......ڈیرہ اسمٰعیل خان، بستی لکھانی تحصیل تونسہ 12 اگست 2014 کو صبح 8 بجے سردار حبیب اللہ خاں کے جنازے کی صفوں سے غیور لکھانی کی عوام نے شیعوں کو باہر نکال دیا 03046921883

☆:......راولپنڈی میں سرپرست اعلیٰ اہلسنت والجماعت خلیفہ عبدالقیوم مدظلہ کا پہلا آپریشن کامیاب ہوا۔ مذہبی اور سیاسی رہنماؤں کی ہسپتال آمد، جلد صحت یابی کی دعاؤں تمام ساتھیوں سے خصوصی دعاؤں کے اہتمام کی درخواست ہے۔ عبدالرحمٰن فاروقی سیکرٹری خلیفہ عبدالقیوم مدظلہ

☆:......ہم قاری عبدالسنان نون کو تحصیل صدر منتخب ہونے پر اور تحصیل بھر میں 31 یونٹ قائم کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
قاری مختار معاویہ کوٹلہ شیخاں

دعائے مغفرت کی اپیل

☆:......مولانا حفیظ الرحمٰن محمد پورہ والے کے والد گرامی وفات پا گئے ہیں۔ قارئین نظام خلافت راشدہ سے دعاء مغفرت کی اپیل ہے۔ منجانب: مولانا عثمان فاروق ضیاء

☆:......اہلسنت والجماعت کے ہمدرد میاں عبد العزیز جوئیہ کے برادر نسبتی پچھلے دنوں فوت ہو گئے ہیں۔ تمام قارئین نظام خلافت راشدہ سے دعاء مغفرت کی اپیل ہے

☆:......اہلسنت والجماعت کے کارکن محمد رمضان قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں ساتھیوں سے دعاء مغفرت کی اپیل ہے۔ (بھائی محمد نسیم، ہارون آباد)

☆:......اہلسنت والجماعت گروٹ ضلع خوشاب یونٹ کے سابق صدر، ہنس مکھ طبیعت کے مالک محترم ڈاکٹر محبوب الٰہی حیدری روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئے، انکی نماز جنازہ سرپرست اہلسنت والجماعت صوبہ پنجاب مولانا عبدالحمید خالد حفظ اللہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں صوبائی راہنما اہلسنت ملک عبد الستار تاج اور ضلعی سرپرست اہلسنت مولانا یحیٰی فخری و دیگر مذہبی جماعتوں کے ذمہ داران کے علاوہ کارکنوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ قارئین نظام خلافت راشدہ سے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر واستقامت کی دعا کی درخواست ہے۔
منجانب: محمد رمضان صدیقی صدر اہلسنت والجماعت گروٹ ضلع خوشاب 0301-5372236

☆:......کرک، صدر اہلسنت والجماعت ضلع کرک مولانا عبدالسناف حیدری کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں، سب ساتھیوں سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

میری کہانی میری زبانی

کہانی: شیخ کاشف رضا
ترتیب: میاں ذوالفقار فیصل آباد

اگرچہ میرے آباؤاجداد شیعہ نہ تھے لیکن میں ماتمی جلوسوں اور عزہ داری کی مجلس سنتے سنتے عملی طور پر شیعہ بن گیا تھا ہمارے شہر میں میرے والد کی شیخ محمد حسین اینڈ سنز کے نام سے سب سے بڑی کپڑے کی دکان ہے۔ شروع میں والد محترم کے ساتھ کپڑے کی دوکان پر کام کرتا تھا پانچ سال قبل والد محترم فوت ہوئے تو دوکان پر بڑے بھائی شیخ آصف رضا نے قبضہ کرلیا میں نے اپنے بھائی سے الجھنا مناسب نہیں سمجھا اسی بازار میں دوکان کرائے پر لے کر کپڑے کا کام شروع کردیا اب اللہ کے فضل وکرم سے میرا کاروبار بہت اچھا ہے

میرے والد شیخ محمد حسین شہر کی سب سے بڑی جامع مسجد کے صدر اور بہت کٹر مذہبی آدمی تھے۔ میں نے چونکہ بچپن سے ہی والد صاحب کے ساتھ دوکان پر بیٹھنا شروع کردیا تھا اس لئے میٹرک سے زیادہ تعلیم حاصل نہ کرسکا۔

توقیر شاہ میرا بچپن کا دوست ہے ہم نے میٹرک کا امتحان بھی ایک ساتھ پاس کیا تھا۔ توقیر کا پورا گھرانہ نا صرف شیعہ ہے بلکہ ماتمی جلوسوں کے ساتھ ساتھ گھوڑے کی مکمل دیکھ بھال یہی لوگ کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے بچوں سے زیادہ گھوڑے کی پرورش کرتے ہیں صبح وشام اس کے پاؤں چھو کر گھر سے نکلتے ہیں۔ توقیر شاہ سے بچپن کی دوستی کی وجہ سے میں بھی گھوڑے کا خدمتگار بن گیا۔ گھوڑے کو گھاس ڈالنا، پانی پلانا اس کو باہر لے جاکر چہل قدمی کروانا توقیر شاہ کا روزانہ کا معمول تھا بعض اوقات میں بھی گھوڑے کی خدمت میں شامل ہوجاتا تھا بلکہ زیادہ وقت توقیر شاہ کے ساتھ مجلسیں سننے میں گزارتا تھا۔

میرے والد محترم نے کئی بار مجھے سمجھانے کی کوشش کی وہ کہتے تھے کہ یہ لوگ صحابہ کرام کے گستاخ ہیں اصحاب رسول کو (نعوذباللہ) گالیاں نکالنا شیعہ مذہب کا حصہ اور ان کے ایمانیات میں داخل ہے۔ مجھ پر والد محترم کی نصیحتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا جب میں صحابہ کرامؓ کو برا کہنے سے متعلق توقیر شاہ سے پوچھتا وہ کہتا تھا کہ ہم کسی صحابی کو برا نہیں کہتے بلکہ ہم تو صحابہ کرامؓ کو مانتے ہیں ہم تو صرف اہل بیتؓ کے دشمنوں کو برا کہتے ہیں یہ باتیں سن کر میں مطمئن ہوجاتا تھا، مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہ لوگ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ کو اہل بیت کا دشمن سمجھتے ہیں۔ توقیر شاہ نے مجھے بتایا تھا کہ کائنات کے اندر صرف پانچ افراد پاک ہیں وہ یہ ہیں (۱)...... نبی کریمؐ (۲)...... حضرت علیؓ (۳)...... سیدہ فاطمہؓ (۴)...... سیدنا حسنؓ (۵)...... سیدنا حسینؓ۔ ان کے علاوہ بارہ امام معصوم ہیں وہ کہتا تھا ساری کائنات حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ کی وجہ سے بنائی گئی ہے۔ ایک بار اس نے کہا کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ خدا ہیں اس لئے ہم حضرت علیؓ سے مدد مانگنے کے لئے "یا علی مدد" کہتے ہیں میں جب توقیر شاہ سے سلام لیتا تو وہ کہتا تھا کہ اس طرح سلام لیا کرو جس طرح فرشتے آپس میں سلام لیتے ہیں میں نے پوچھا فرشتے آپس میں سلام کیسے لیتے ہیں تو اس نے کہا کہ جب دو فرشتے آپس میں ملتے ہیں تو ایک کہتا ہے کہ "یا علی مدد" اور دوسرا جواب میں کہتا ہے "پیر مولا علی مدد" اس نے مجھے بتایا کہ اس طرح سلام لینے سے بہت ثواب ہے اور ہر کام میں برکت پیدا ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد میں نے بھی "یا علی مدد" کہہ کر سلام لینا شروع کردیا میں جب بھی توقیر شاہ سے ملتا تو "یا علی مدد" کہتا تھا تو جواب وہ میں "پیر مولا علی مدد" کہتا تھا۔

ایک مرتبہ جب گھر میں داخل ہوا تو میں نے اونچی آواز سے یا علی مدد کہہ دیا جب کسی طرف سے جواب نہیں آیا تو میں شرمندہ ہوگیا مجھے فوری طور پر احساس ہوگیا کہ میں امام باڑے میں نہیں بلکہ اپنے گھر میں داخل ہورہا ہوں جہاں پر میرے والد صاحب موجود ہیں جو شیعہ مذہب کو اسلام کے خلاف بہت بڑی سازش سمجھتے ہیں۔ میرے والد محترم اکثر کہا کرتے تھے کہ سیدنا علی المرتضیٰؓ اور دیگر تمام صحابہؓ آپس میں بہت زیادہ محبت، پیار اور الفت کے ساتھ زندگی گزارتے تھے ان کے درمیان لڑائی کا تذکرہ کرنے والے مسلمان نہیں بلکہ منافق ہیں کیونکہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں خداوند کریم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اشداء علی الکفار رحماء بینھم" یعنی صحابہ کرامؓ کی سب سے بڑی نشانی اور شان یہ ہے کہ یہ لوگ کفار کے مقابلے میں سخت اور آپس میں نرم دل ہیں۔ صحابہ کرامؓ کی عظمت کو دنیا میں آشکار کرنے کے لئے اللہ پاک نے سات سو سے زیادہ قرآن پاک کی آیات ان کی شان اقدس میں بیان فرمائی ہیں اسی طرح احادیث مبارکہ کا بڑا ذخیرہ بھی صحابہ کرامؓ کی شان میں موجود ہے۔

> **حضرت علی المرتضیٰؓ اور تمام صحابہ کرامؓ آپس میں محبت، پیار اور الفت کے ساتھ زندگی گزارتے تھے ان کے درمیان لڑائی کا تذکرہ کرنے والا منافق ہے**

حضرت علی المرتضیٰؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ کے درمیان لڑائی کا تذکرہ کرنے والے بدبخت لوگ یہ بات کیوں بھول جاتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضیٰؓ نے اپنی بیٹی ام کلثوم جو جگر گوشہ رسولؐ سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرہؓ کے بطن اقدس سے پیدا ہوئی تھیں ان کا نکاح امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کے ساتھ کردیا تھا اس طرح حضرت عمر فاروقؓ کو جہاں نبی کریمؐ کا سسر ہونے کا شرف حاصل ہے وہاں سیدنا علی المرتضیٰؓ اور سیدہ فاطمہؓ کے داماد ہونے کا درجہ بھی رکھتے ہیں۔ سیدہ ام کلثوم کا حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کے ساتھ نکاح کا ذکر صرف مسلمانوں کی تاریخ میں موجود نہیں بلکہ شیعہ کی معتبر ترین کتابوں کے اندر بھی اس نکاح کا ذکر موجود ہے جب میرے والد صاحب نے میرے منہ سے یا علی مدد کا نعرہ سنا تو انہوں نے مجھے سمجھایا کہ ہم مسلمان ہیں، مسلمان جب گھر میں داخل ہوتا ہے تو وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے، یا علی مدد نہیں کہتا میرے ذہن میں چونکہ اہل بیتؓ کی محبت کا سمندر موجزن تھا اس لئے ان کی اس بات کا میرے ذہن میں اثر نہیں ہوا۔ معاملات ایسے ہی چلتے رہے محرم کا مہینہ شروع ہوا اور میں نے عاشورہ شروع ہوتے ہی اپنا کاروبار چھوڑ دیا دوکان بند کر کے عزاداری کی مجلسوں میں شریک ہوگیا۔

ہمارے شہر میں ذوالجناح کا مرکزی جلوس حیدری چوک سے شروع ہو کر مین بازار سے ہوتا ہوا امام باڑے پہنچتا ہے عاشورہ کے جلوس سے پہلے ساری رات اپنے دوستوں کے ساتھ جاگتے رہنا میرا کئی سالوں سے معمول تھا اس سال بھی رات کو ذوالجناح کی خدمت کے لئے میری ڈیوٹی لگائی گئی تھی ہمارے شہر میں مجلس عزا کے آخر میں ذوالجناح برآمد ہوتا ہے اور حیدری چوک میں مجلس ماتم برپا ہوتی ہے ذوالجناح کے برآمد ہونے کے بعد تمام عزادار ماتمی

سنگت میں مصروف تھے کہ میری دوکان کے آگے سبزی کی ریڑھی لگانے والا چھما تیلی میرے آگے آکر کھڑا ہوگیا اس نے اونچی آواز سے نام لے کر حضرت ابوبکرؓ کو گالی دی پھر حضرت عمرؓ کو گالی دی پھر حضرت عثمانؓ کو گالی دی مجھ سے یہ برداشت نہ ہوا میں نے اس کو گردن سے پکڑ کر زمین پر پٹخ دیا اردگرد کے لوگ مجھے روکنے لگے تو میں اس کو بازو سے پکڑ کر جلوس سے باہر لاکر قریب کی گلی میں موجود اپنے مکان کی بیٹھک میں لے گیا۔ چھما بڑا پرانا اور کٹر قسم کا شیعہ ہے لیکن اس نے کبھی ایسی حرکت نہیں کی تھی بلکہ مجھے اکثر کہتا تھا کہ میں صحابہ اکرامؓ کو مانتا ہوں میں نے اس سے پوچھا کہ خلفاء راشدینؓ کو گالیاں دینے کا تجھے کس نے سبق دیا ہے پہلے تو وہ خاموش رہا جب میں نے سختی کی تو اس نے بتایا کہ کل امام بارگاہ کے ذاکر سید سبط الحسن کے پاس ایک مسئلہ پوچھنے گیا تھا اس دوران میں نے ذکر کردیا کہ میرا سبزی کا کاروبار ڈاؤن ہوگیا ہے جس کی وجہ سے معاشی طور پر بہت پریشان ہوں ذاکر صاحب نے مجھے کہا کہ میں تجھ کو ایک عمل بتاتا ہوں اگر وہ عمل کرلے گا تو تیرے کاروبار میں مولا علی کے صدقے بہت زیادہ برکت اور ترقی ہوجائے گی تیری ساری پریشانیاں بھی دور ہوجائیں گی لیکن ایک شرط ہے کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا اور نہ ہی کسی کو بتانا کہ یہ عمل میں نے تجھے سکھایا ہے اس نے کہا تھا کہ کسی کھلی جگہ یا چوک کے اندر اصحاب ثلاثہؓ پر تبرا کرنے سے تیرا کاروبار چمک جائے گا میں نے ذاکر صاحب کے کہنے پر یہ عمل کیا تھا۔ چھمے تیلی کی بات سن کر مجھے بہت غصہ آگیا میں نے اس کو کہا کہ آئندہ اگر کسی صحابی کی گستاخی کی یا کسی مجلس میں شامل ہوا تو میں تیرا بہت برا حشر کروں گا وہ تو مجھ سے وعدہ کر کے چلا گیا لیکن میرا دل بہت پریشان ہوگیا اس دن ساری رات میں سو نہیں سکا۔ شیعہ مذہب کے بارے میں سوچتا رہا اسی کیفیت میں مجھے نیند آگئی کیا دیکھتا ہوں کہ سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا ضیا الرحمٰن فاروقی شہیدؒ ایک گھوڑے پر سوار ہوکر آئے اور انہوں نے کہا کہ یہ جو مجلس شروع ہے اس پر اللہ کا عذاب آنے والا ہے تم اس مجلس کی طرف نہ جانا میں نے ان سے وعدہ کرلیا کہ میں اس مجلس میں نہیں جاؤں گا اسی وقت ایک زوردار دھما کہ ہوا دھماکے کے بعد ہر طرف چیخ و پکار شروع ہوگئی کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دوست توقیر شاہ کا سرا چھلتا ہوا میرے آگے آکر گر گیا میں بہت زیادہ خوفزدہ ہوگیا خواب کے دوران ہی میں نے شیعہ مذہب سے پکی توبہ کرلی اور اللہ پاک سے عہد کیا کہ آئندہ کبھی بھی مجلس سننے یا ماتم کرنے نہیں جاؤں گا اسی دوران میری آنکھ کھل گئی دیکھا کہ میرے کمرے میں انتہائی مسور کن خوشبو پھیلی ہوئی تھی اس کے بعد میں نے مولانا ضیاالرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی تقاریر کی سی ڈیز لے کر سننا شروع کیں جس سے میرے دل کی دنیا بدل گئی میرے والد محترم کی کہی ہوئی تمام باتیں سچ ثابت ہو گئیں۔ اب میں سپاہ صحابہ کا پکا کارکن بن چکا ہوں اللہ پاک مجھے استقامت نصیب فرمائے، آمین۔

بقیہ صفحہ نمبر 43

ایسا فرمایا ہی نہیں اور سیدہ زینب و سکینہ نے اس قسم کی بے صبری کا مظاہرہ نہیں کیا تو ان اعلیٰ وارفع ہستیوں کے متعلق ایسی گھٹیا تحریر ان پر افتراء باندھنے سے کم نہیں۔ ایسی ہی عبارات سے ''ماتم'' کا جواز نکلتا ہے۔ اور شیعہ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ دیکھو تمہارے عالم نے رونے رلانے کی باتیں سیدہ سکینہ کی نقل کی ہیں، سیدہ سکینہ ؓ کے بارے میں یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ وہ چھوٹی کم سن شہزادی تھیں۔ حالانکہ وہ شادی شدہ تھیں۔ اور ان کے خاوند عبداللہ بن حسن تھے۔ اس کی تصدیق و تائید سنی شیعہ دونوں مکتبہ فکر کی کتب کرتی ہیں۔ پچھلے صفحات میں اسی کے متعلق ''اعلام الوراء ص ۱۲۷ تاریخ الائمہ ص ۲۸۰'' کے حوالہ جات آپ ملاحظہ فرماچکے ہیں۔ ایک حوالہ اور ملاحظہ فرمائیں

ترجمہ:...... ''تاریخ ابن خلقان سے منقول ہے کہ سیدہ سکینہ کا انتقال مدینہ منورہ میں جمعرات پانچ ربیع الاول ۱۱۷ھ میں ہوا۔ ان کی عمر ٹھیک سے معلوم نہیں، لیکن واقعہ کربلا کے وقت بالغ عورتوں کی عمر تک پہنچ چکی تھیں۔ جیسا کہ ایک شعر میں آپ کو ''خیرۃ النسا'' کہا گیا۔ جو سیدہ الشہدا امام حسین ؓ کی طرف منسوب ہے۔ اور اس پر یہ امر بھی شاہد ہے کہ سیدہ سکینہ ؓ اپنے چچازاد حضرت عبداللہ بن حسن کے ساتھ بیاہی گئی تھیں، جو کربلا میں شہید ہوئے۔

(منتخب التواریخ ص ۲۲۳ باب پنجم در ذکر اولاد امجاد حضرت سید الشہداء)

قارئین کرام! شیعہ مؤرخ نے ایک معتبر سنی کتاب ''وفیات الاعلان'' جو ابن خلقان کے نام سے مشہور ہے ذکر کیا کہ سیدہ سکینہ ؓ واقعہ کربلا کے وقت شادی شدہ تھیں۔ اور بچپن کی عمر سے نکل کر بالغ عورت کی عمر میں تھیں۔ اب ایسی عمر کی عورت کی طرف ''ہائے بابا مجھے اپنی گود میں بٹھالو'' وغیرہ وغیرہ اخلاق سے گری ہوئی باتیں منسوب کرنا کہاں کی دانشمندی ہے۔ ان مقدس ہستیوں کی طرف سراسر جھوٹ کی نسبت کرنا ہے۔ جس کا حقیقت سے ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا ایسی نامعتبر کتب کے مندرجات ہم اہل سنت انہیں کوئی وقعت نہیں دیتے۔

☆......☆......☆

بقیہ صفحہ نمبر 44

اس کو گرا کر آگ لگادو، صحابہ کرامؓ فوراً روانہ ہوگئے اور اس عمارت کو گرا کر، جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور زمین کے برابر کر دی اس طرح اس دشمن صحابہ کرامؓ ابو عامر فاسق، فاجر، ملعون کے دل کے سب ارمان دل کے دل میں رہ گئے بلکہ یہ ملعون اپنی دعا کی وجہ سے وطن سے دور مر کر جہنم رسید اور واصل جہنم ہوگیا۔

حضرت نبی کریم ﷺ کے ''آمین'' فرمانے سے

فی الحقیقت صحابہ کرامؓ کی صداقت وعدالت پر کامل ومکمل اعتماد، دین اسلام کا بنیادی جزو اعظم ہے

اس دشمن اصحاب کی عاقبت برباد ہوگئی مگر قارئین محترم! خداوند قدوس کی قدرت ملاحظہ فرمایئے کہ اسی حاسد کے لڑکے ''سیدنا حضرت حنظلہ ؓ، حضرت نبی کریم ﷺ کے ایسے سچے اور پکے صحابی تھے جو جنگ احد میں لڑتے ہوئے شہید ہوگئے تھے۔ تاریخ اسلام میں حضرت سیدنا حنظلہ غسیل ملائکہ کے نام سے مشہور ہیں جن کی لاش مبارک کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔ اللہ اکبر کبیرہ۔

محترم حضرات بندہ عفاء اللہ عنہ' نے یہ واقعہ ذرا تفصیل سے اس لئے مرقوم کیا ہے کہ آج کل بھی مسجد کی بجائے ایسے مکانات تعمیر ہورہے ہیں۔ جنکا نام اگرچہ مسجد تو نہیں لیکن مقصد تفریقاً بین المؤمنین کے تحت انکو امام باڑہ بھی کہہ کر صحابہ کرامؓ کی توہین اور گالی گلوچ کا مرکز بنایا جاتا ہے۔ جس طرح منافقین کا مقصد اور مطلب اس مسجد کے نام سے یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کی یعنی صحابہ کرامؓ کی جماعت میں تفریق ڈالنے کے لئے مسلمانوں کو دو علیحدہ گروہوں میں تقسیم کرکے صحابہ کرامؓ کی قوت کو کمزور کردیا جائے دشمنان صحابہ کرامؓ کی مسجد ضرار سے زیادہ خطرناک غرض یہ تھی کہ......

''ارصاداً لمن حارب اللہ ورسولہ

جس کا واحد مقصد یہ تھا کہ اس مسجد ضرار سے یہ کام بھی لیا جائے کہ یہاں اللہ، رسول اللہ اور صحابہ کرامؓ کے دشمنوں کو پناہ ملے اور یہاں صحابہ کرامؓ کے خلاف سازش تیار ہوتی رہے کہ صحابہ کرامؓ کے خلاف کس طرح کام انجام دیا جائے۔

☆......☆......☆

بزمِ قارئین

☆:......میں نظام خلافت راشدہ کی پوری ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس پرفتن دور میں اس رسالہ کی مسلسل اشاعت کر کے بہت بڑی دینی وتبلیغی ذمہ داری کو پورا کیا ہے، مولانا عطاالرحمٰن

☆:......طاہر القادری، راجا ناصر عباس اور حامد رضا کے ساتھ مل کر پاکستان میں خمینی انقلاب لانے کی کوشش کر رہے ہیں حکومت نوٹس لے۔ مولانا اورنگزیب فاروقی کا ٹویٹر پر پیغام، اہلسنت نیوز۔

☆:......نظم:

نہ مکاری کے سائے میں نہ عیاری کے سائے میں
نمازِ عشق ادا ہوتی ہے بمباری کے سائے میں
جہاں والو چلو غزہ وہاں یہ دیکھ آئیں ہم
کہ راتیں کیسے کٹتی ہیں قہاری کے سائے میں
بم و بارود کے ڈھیروں سے ان کو کیا ڈراؤ گے
جو سجدے میں پڑے رہتے ہیں غفاری کے سائے میں
یہی صیہونیت کی ریت ہے برسوں سے دنیا میں
کہ لوگوں کو لوٹا کرتی ہے مکاری کے سائے میں
جہاد ہی جادۂ حق ہے اسی رستے پہ چل نکلیں
اٹھو مسلم کرو غیرت بیداری کے سائے میں

آفتاب احمد، کراچی 0345-2928342

☆:......مبارک باد:

فنانس سیکرٹری اہلسنت والجماعت مانسہرہ علامہ ریاض رشید ساغر کے ہاں بیٹے کی پیدائش پر مبارکباد پیش کرتے ہیں، وحیدالرحمٰن ترجمان اہلسنت والجماعت مانسہرہ

☆:......ایک ہزار قابل انسانوں کے مرجانے سے اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا ایک احمق کے صاحب اختیار بن جانے سے ہوتا ہے۔

مولانا روم...... 0301-6054188

☆:......نظم:

بڑا اعزاز پایا ہے صحابہ کی محبت میں
کہ جس نے سر کٹایا ہے صحابہ کی محبت میں
وہ جنت اور سر محشر یقیناً سرخرو ہوگا
لہو جس نے بہایا ہے صحابہ کی محبت میں

انتخاب: عارف حسین سیور منگرائی

☆:......دنیا میں اسلامی نظام نافذ کرنے کے لئے سب سے پہلے اپنے انداز، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے اور خوشی غمی میں سنت کا انداز اپنائیں یہ پہلا قدم ہے۔ دنیا میں اسلامی نظام کا نفاذ چاہتے ہو تو جہاں تمہاری حکومت ہے وہاں اسلامی نظام نافذ کرو جب ملک پر آئے تو ملک پر لیکن ابھی جو اپنی جان پر حکومت ہے تو اس پر اسلامی نظام نافذ کرو پھر دیکھنا دنیا پر اسلامی نظام کیسے نافذ ہوتا ہے،

فرمان علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ،

انتخاب عبدالقادر تونسانی

☆:......حضرت عثمان غنیؓ تیسرے خلیفہ تھے علامہ علی شیر حیدریؒ بھی جماعت کے تیسرے سربراہ تھے دونوں ہی اپنے اپنے شہر میں مظلومانہ شہید ہوئے دونوں کے قاتل ظاہر ہوئے دونوں کے قاتل رافضی ہیں۔ دونوں کی قبر مبارک اپنے پیشواؤں سے دور بنی دونوں کے قتل کو ذاتی جھگڑا کہا گیا دونوں شہداء کے جانشین تھے، دونوں کا نام "ع" سے شروع ہوتا ہے۔

مراسلہ: عالم زیب کوہستان

☆:......نظم

اصحاب کا دشمن تو خساروں میں رہے گا
دوزخ کے دہکتے ہوئے انگاروں میں رہے گا
اے شر کے پجاری سن تذکرہ ان کا
قرآن کی سطروں میں اور سپاروں رہے گا
انگشت زنی کرتے ہیں جو یارانِ نبی پر
ان کا شمار ہمیشہ بدکرداروں میں رہے گا
میں ہوں صحابہ کے غلاموں کا غلام
میرا نام بھی صحابہ کے حبداروں میں رہے گا

مراسلہ: ایم کامران رحمانی

☆:......سنہری باتیں

(۱):......کسی کی بداخلاقی سے دل برداشتہ ہو کر خود اخلاق کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ یہ بزدلی اور کم ظرفی کی علامت ہے

(۲):......اخلاق کی دولت رکھنے والا کبھی مفلس نہیں ہوتا۔

(۳):......غلطی کرنا انسان کی فطرت ہے اور معاف کرنا فطرت الٰہی ہے۔

انتخاب: عبدالوحد قاسمی

☆:......نظم:

صحابہ کی غلامی کے سدا ہم گیت گائیں گے
نظر بندی و پابندی کو خاطر میں نہ لائیں گے
جو دشمن ہے صحابہ کا وہ کافر تھا وہ کافر ہے
یہ نعرہ بر سر دار و رسن بھی ہم لگائیں گے

مراسلہ: منیر احمد ثاقب لیہ

☆:......دعائے مغفرت کی اپیل:

اہلسنت والجماعت ضلع ہری پور کے جنرل سیکرٹری مولانا صدیق کے والد وفات پا گئے ہیں تمام قارئین ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

رپورٹ: قاری شہزاد احمد ہری پور

☆:......نظم:

مت توڑ علیؓ کو ان یاروں سے
ہے پیار علیؓ کو ان پیاروں سے
اک اٹھاتا رہا نبوت کو غاروں میں
اک لڑتا رہا غداروں سے
علیؓ اور عثمانؓ رشتے داروں میں
بس ہیں چاروں نبی کے پیاروں میں
اب سوچ ذرا اے کافر
کیا فرق ہوا ان چاروں میں

اہلسنت والجماعت سٹی شیخوپورہ

☆:......نظم:

ملی تھی زندگی ہم بھی لیکن اسلام پر وار آئے
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے
تمنا خلد میں یہ ہر شہید باوفا کی ہے
تمہارے ساتھ میدانوں میں ہم بھی بار بار آئے
لہو اپنا چھڑک آئے ہیں گلشن کی فضاؤں میں
ہمیں بھی یاد کر لینا گلوں پر جب نکھار آئے

انتخاب: محمد عمر معاویہ، ڈی جی خان

☆:......ہمیں اپنے قائد محترم سفیر امن علامہ محمد احمد لدھیانوی کی قیادت پر فخر ہے اور ہم انشاءاللہ مشن جھنگوی کا کام حضرت لدھیانوی کی قیادت میں کرتے رہیں گے اور مشن جھنگوی شہیدؒ کو پوری دنیا میں پھیلا کر ہی دم لیں گے، قائد کراچی مولانا اورنگزیب فاروقی کو میری طرف سے بہت بہت سلام،

شفیق الرحمٰن معاویہ ڈی جی خان۔

☆☆☆☆☆

آپ کی مشکلات کا روحانی و طبی حل

خالق کائنات اللہ رب العزت نے حضور پاک کو طبیب کامل بنا کر بھیجا آپ ؐ نے لوگوں کا علاج قرآن پاک کے ساتھ ساتھ جڑی بوٹیوں سے بھی فرمایا کبھی شہد، کبھی کلونجی اور کبھی عجوہ کھجور کے ساتھ مختلف امراض کا علاج کیا ہے۔ غرض یہ کہ آقا دو جہاں ؐ نے انسانیت کا علاج روحانی بھی کیا اور جسمانی بھی۔ ذیل میں ہم طب نبیؐ کے دونوں طریقوں کو عوام الناس تک پہنچا رہے ہیں۔

کمالات عزیزی

سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے مجرب عملیات:

حاکم کے خوف سے نجات

جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اس کو چاہیے یوں کہے...... "کہیٰعص حٰمٓعسٓق حٰمٓعسٓق" پہلے لفظ کے لفظ کیساتھ دائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے۔ اور دوسرے لفظ کے ہر حرف کیساتھ بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے جب حاکم کے سامنے پہنچے تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول دے۔

برائے حفظ چیچک

جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا دھاگہ لے کر اس پر سورہ رحمٰن تلاوت کرے اور جب "فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن" پر پہنچے تو اس پر پھونک کر گرہ دے جب پورا ہو جائے تو مریض کی گردن میں ڈال دے۔

جس عورت کا بچہ نہ جیتا ہو

جس عورت کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو اس کے لیے اجوائن اور کالی مرچ لے، دونوں چیزوں پر دوشنبہ کے دن دوپہر کو چالیس بار "سورہ الشمس" پڑھے اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لے کر دودھ چھڑوانے تک۔

طریقہ استخارہ

جو شخص چاہے کہ خواب میں اپنا حال دریافت کرے کہ تنگی سے نکلنے کی سبیل کیا ہے جس میں مبتلا ہے تو وضو کر کے پاک کپڑے پہنے اور قبلہ رخ داہنی کروٹ لیٹ کر "سورہ الشمس" سات بار "سورہ اللیل" سات بار، سورہ اخلاص قل ھو اللہ احد سات مرتبہ اور سورہ التین سات مرتبہ پڑھ کر اللہ پاک کے حضور دعا کرے اے اللہ مجھ کو خواب میں فلاں فلاں چیز دکھلا دے جو مطلوب ہو اس کا نام لے پھر سو جائے اگر پہلی رات خواب میں پتہ چل گیا تو ٹھیک ورنہ سات رات تک عمل کرے۔ انشاء اللہ پتہ چلے گا۔

بچوں کی بدزبانی کا علاج

جس بچے کی بدخوئی بڑھ گئی ہو اور ماں باپ رنج و غم میں رہتے ہوں تو اس آیت شریفہ کو پڑھ کر روزانہ اس پر دم کریں اور اکتالیس بار پڑھ کر ہر روز پانچ سات دانے نہار منہ اس کو کھلایا کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"خلق عظیم لیس الزکر کا الانثیٰ وانی سمیتہا مریم وانی اعیذھا بک و ذریتہا من الشیطن الرجیم"

ہر مقصد میں کامیابی کیلئے

سورۃ البقرہ سات مرتبہ جس مقصد میں کامیابی کی نیت سے پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوگا۔

اگر اولاد زندہ نہ رہتی ہو

کچھ سیاہ مرچ اور اجوائن لے لیں۔ سوموار کو ظہر کی نماز کے بعد باوضو چالیس مرتبہ سورۃ والشمس پارہ نمبر ۳۰ ہر بار اول درود شریف پڑھیں اس طرح کہ چالیس مرتبہ سورۃ اور اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھا جائے ہر بار پڑھ کر مرچ اور اجوائن پر دم کرتے جائیں۔ دوران حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں دودھ چھڑانے تک عورت روزانہ معمولی مقدار میں اجوائن اور دو کالی مرچ پانی کیساتھ استعمال کرتی رہے انشاء اللہ العزیز بچہ زندہ رہے گا۔

پتہ کی بیماری کا علاج

"الرحمٰن علی العرش استویٰ" پتہ کی بیماری کے لیے گیارہ بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلانا بہت مفید ہے۔

مفرور اور بھاگے ہوئے کیلئے

کوئی ناراض ہو کر چلا گیا ہو یا بھاگ گیا ہو تو سورہ یاسین اکیس مرتبہ مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ اور یہ خیال رکھے کہ وہ چلا آ رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس روز نہیں تو دوسرے تیسرے روز ضرور آ جائے گا۔

طب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گوگل:

یہ گہرے سبز رنگ کی گوند جو گوگل کے درخت سے گھاؤ لگانے پر نکلتی ہے اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور خوشبو دار ہوتی ہے۔

اکثر اطبا لوبان اور گوگل کو ایک ہی چیز قرار دیتے ہیں مگر حیاتیاتی طور پر علم نباتات میں ان میں تفریق کی جاتی ہے۔

کندر لے کر رات کو اسے پانی میں بھگو دیا جائے صبح صبح نہار منہ اس کا پانی پیا جائے۔ تو یہ نسیان کے لئے بہترین دوائی ہے۔ (ابن قیم)

صبح نہار منہ اس میں شکر ملا کر پیا کرو یہ پیشاب کی تکلیف اور حافظہ کی کمی کے لئے بہترین ہے۔

جسم کے کسی حصے میں چوٹ وغیرہ سے انجماد خون کو دور کرتا ہے زخموں کو بھرتا ہے۔

بواسیر کے لئے بھی نافع ہے۔ فالج میں خون کی رکاوٹ کو دور کرتا ہے۔

گوگل کا تیل بھوک بڑھانے والا، گیس خارج کرنے والا اور آتشک میں مفید ہے۔

پیشاب کے امراض میں مفید ہے قوت مدافعت میں اضافہ کرتا ہے پسینہ کی بدبو کو کم کرتا ہے اس کی دھونی سے گھر کے کیڑے مکوڑے مرجاتے ہیں۔ پتھری کو نکالتا ہے حلق کے ورم، کھانسی، سیلان الرحم، ماہواری اور نمونیا میں فائدہ مند ہے۔

خط و کتابت کے لیے

نقشبندی و روحانی علاج گاہ

محمد عمر فاروق

جامع مسجد محمدیہ بخاری چوک قائم بازار سمندری فیصل آباد

0303-7740774

صبح 10 بجے سے 12 بجے تک وقت کا لحاظ رکھیں

2015

خلافتِ راشدہ ڈائری

زیرِ طبع

خوبصورت طباعت

بلند معیار

تاریخ ساز

مضبوط جلد

شہداء ناموس صحابہؓ کی تاریخہائے شہادت

نصیحت آموز اقوال کا مجموعہ

انتہائی مناسب قیمت

معلومات کا خزانہ

- نامور صحابہ واہم شخصیات کے ایامِ وفات وشہادت
- آپ کی مشکلات کا روحانی حل
- وزن، حجم اور مقدار کے پیمانے
- قرآنی آیات، احادیث اور بزرگوں کے اقوال
- ملکی وغیر ملکی فون کوڈ نمبرز
- ملک بھر کے مقررین ونعت خواں کے فون نمبرز
- اسلام کے بنیادی عقائد کا تعارف
- تعزیرات پاکستان کی دفعات
- سال بھر کی نمازوں کے اوقات
- نقشہ سحر وافطار
- ٹیلی فون انڈکس
- دنیا کے اہم ممالک کے دار الخلافے، کرنسی، آبادی، اوقات
- نامور مدارس، شخصیات، اہم جگہوں کے فون نمبرز
- گزشتہ اور آئندہ سال کا ہجری وعیسوی کیلنڈر

ضروری گزارش

ہماری 2014ء کی ڈائری میں بہت سے شہید ساتھیوں کا نام درج نہیں ہو سکا۔ تمام قارئین سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے علاقے کے شہید ساتھیوں کا نام مع ولدیت، جائے شہادت اور دن و تاریخ کسی بھی جماعتی ذمہ دار کی تصدیق کے ساتھ ہمارے ان پتوں پر ارسال کریں۔ شکریہ

KhelafateRashida@yahoo.com
SMS:0306-7810468

آج ہی اپنی کاپی محفوظ کروالیں

علماء، وکلاء اور اہل دانش کو آپ یہ تحفہ میں دے سکتے ہیں

ہدیہ 350 روپے

رابطہ کے لیے

انچارج خلافتِ راشدہ ڈائری

فیصل آباد پاکستان

0306-7810468 041-3421396

وقت صبح 9 بجے سے شام 6 بجے تک

ایمان کی دولت سے بہرہ ور ہونے والے شیعہ خواتین و حضرات
کی ولولہ انگیز کہانیوں پر مشتمل انتہائی خوبصورت کتاب

ہمیں ایمان کیسے ملا؟

عنقریب
منظر عام
پر آرہی ہے

نظام خلافتِ راشدہ

میں 5 سال تک شائع ہونے والی سچی کہانیاں
آپ دوستوں کو یہ قیمتی تحفہ عنائت کر سکتے ہیں۔

خوبصورت جلد | اعلیٰ کاغذ | مناسب قیمت | عمدہ طباعت

منجانب
اشاعت المعارف فیصل آباد

رابطہ کے لیے
0306-7810468
0331-6011139

CamScanner